بسم اللہ الرحمن الرحیم

آداب الدعاء

افادات:

فقیہ عصر حضرت خواجہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

ترتیب:

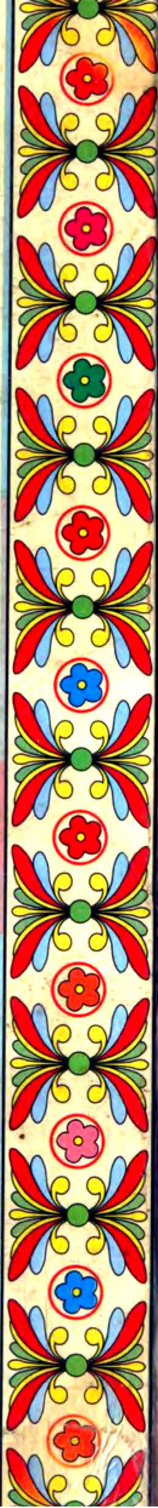
محمد کریم سلطانی

ناشر:

مکتبہ صبح نور

جامعہ ریاض العلوم مسجد خضراء فیصل آباد فون: 34-730833

Email: sultani@fsd.paknet.com.pk



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک ضروری گزارش!

معزز قارئینِ کرام! اس کتاب کو عام قاری کے مطالعہ، اُمتِ مسلمہ کی راہنمائی اور ثوابِ دارین کے خاطر پاکستان ورچوئل لائبریری پر شائع کر رہا ہوں۔ اگر آپ کو میری یہ کاوش پسند آئی ہے یا آپ کو اس کتاب کے مطالعے سے کوئی راہنمائی ملی ہے تو برائے مہربانی میرے اور میرے والدین کی بخشش کے لئے اللہ رب العزت سے دُعا ضرور کیجئے گا۔ شکریہ

طالبِ دُعا سعید خان

فہرست

☆☆☆

الحمد للّٰہ والشکر للّٰہ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ط

صلی اللّٰہ علٰی حبیبہ سیدنا محمد و آلہٖ وسلم

٢٥ جون ٢٠٠١ء دربار عالیہ گلہار شریف کوٹلی آزاد کشمیر سیدی وابی فقیہ العصر دامت برکاتھم العالیہ کی معیت میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ حضور سیدی وابی زید مجدہ نے وہاں کمرے میں بیٹھے ہوئے میرے ہاتھوں میں زیر نظر کتاب ''**آداب الدعاء**'' کا مسودہ دیکھا تو آپ نے اسے لیکر پڑھنا شروع کر دیا۔

٢٦ جون ٢٠٠١ء کو حضور سیدی وابی زیدہ مجدہ کی طبیعت مبارکہ بڑی ہشاش وبشاش تھی ادھر آپ مسودہ پڑھتے جاتے ادھر چہرہ انور پر مزید خوشی ومسرت کے آثار ظاہر ہوتے جاتے تقریباً آدھا مسودہ پڑھا ہوگا کہ آپ کی طبیعت مبارکہ پر انبساط اپنی انتہا کو چھو رہا تھا۔ فرطِ مسرت سے آپ فرماتے بہت اچھی کتاب لکھی ہے اللہ تعالیٰ خدمتِ دین کی مزید توفیق عطا

فرمائے۔آپ بار بار دعائیہ کلمات اپنی زبان مبارک پر لاتے اور میں اپنی بے مائیگی اور بے علمی کے باوجود اس درجہ مسرور ہو رہا تھا کہ اپنے آپ کو اس وقت خوش قسمت ترین آدمی تصور کر رہا تھا۔

میں تو سمجھتا ہوں کہ حضور سیدی وابی زید مجدہ کی ایک خوشی میرے لیئے بلکہ میرے اھل خانہ اور میری اولاد کیلیئے کافی ووافی ہے لیکن یہاں ایک خوشی نہیں بلکہ مسلسل خوشی و مسرت کی پھوار برس رہی تھی اور یہ انبساط کی پھوار مجھے مزید سعید و فیروز بخت بنا رہی تھی۔

دوران مطالعہ حضور سیدی وابی زید مجدہ ایک حدیث پاک کی تشریح پر اس درجہ مسرور ہوئے کہ آپ نے اپنے دونوں مبارک ہاتھوں سے مجھ نالائق کا سر پکڑا اور میری پیشانی کو رحمت و شفقت سے بھرپور بوسہ دے دیا۔

اے اللہ! اے ارحم الرحمین! میں اس کرم کے کہاں تھا قابل یہ صرف تیری بندہ پروری ہے۔

اے کریم اللہ! جب کسی کے ماں باپ خوش ہوتے ہیں تو تیری رحمت و کرم نوازی کو بھی جوش آتا ہے اور آدمی کو اپنی آغوش عاطفت میں لے لیتی ہے۔

کریم اللہ! میں بھی تیرے لطف و کرم کا طلبگار ہوں۔

بات یہیں پر بس نہ ہوئی بلکہ آپ نے انعام بھی عطا فرمایا۔ میرے پاس جو کچھ ہے وہ سب آپ ہی کا ہے پہلے بھی کسی چیز کی کمی نہ چھوڑی اب انعام عطا فرما کر اپنی مسرت و خوشی کا عملی اظہار فرما دیا۔

اے ارحم الراحمین! یہ سعید لمحات ہمیشہ عطا فرمائے رکھنا۔

اے رحیم و کریم پروردگار! سیدی وابی زید مجدہ کا سایہ عاطفت سلامت رکھنا اور انکی شفقتوں سے لبریز دعاؤں سے مجھے محروم نہ رکھنا۔

صلاۃ الظہر کے بعد وظائف پڑھنے کے بعد آپ نے پھر مسودہ دیکھا آخر میں آپ نے پھر دعاؤں سے نوازا پھر اپنے ہاتھوں کو بارگاہ خداوندی میں بلند کیا اور دیر تک دعائیں فرماتے رہے۔

اختتام پر یہ فرمایا

اے بیٹا! میری یہ دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اخلاص وللّٰہیت سے خدمت دین کی توفیق دیتا رہے اور اخلاص سے لبریز اس جیسی کئی سو کتابیں لکھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

یہ نورانی دعائیں میری زندگی کا قیمتی سرمایہ ہیں ان دعاؤں کے طفیل اب انشاء اللہ اپنی بقیہ زندگی خدمت دین میں بسر کرونگا اور قرآن وسنت کی خدمت کرتے ہوئے اپنی حیات مستعار کے لمحات گزاروں گا اور

اللہ تعالیٰ کے کرم سے کوئی بعید نہیں کہ حضور سیدی والی زید مجدہٗ کی دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازے اور مجھ ناکارہ ونالائق سے تصنیف وتالیف کے میدان میں کوئی کام لے لے۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْکَ حُبَّ حَبِیْبِکَ الْکَرِیْمِ وَحُبَّ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ.

محمد کریم سلطانی

خادم السنۃ المطہرہ

جامعہ تبلیغ الاسلام مفتی آباد

۷ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ فیصل آباد

29.6.2001

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ زَیَّنَ النَّبِیِّیْنَ بِحَبِیْبِہِ الْمُصْطَفٰی وَمَنَّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ بِنَبِیِّہِ الْمُجْتَبٰی – وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ بُعِثَ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً بَشِیْراً وَّنَذِیْراً وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَئِمَّۃِ الْھُدٰی.

امابعد!

سیدی والی فقیہ العصر حضرت خواجہ مفتی محمد امین صاحب – دامت برکاتہم العالیہ – عمر رسیدہ اور خدارسیدہ بزرگ ہیں۔ ان کی تمام زندگی، زندگی کے شب وروز خدمت اسلام کیلئے وقف ہیں۔

زیر نظر مضمون آپ کی زیر ترتیب کتاب "**احیاء السنۃ**" کے ایک حصہ "**کتاب الدعاء**" کا ایک باب بعنوان "**آداب الدعاء**" ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم – صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم – کے صدقے اس کوشش کو قبول ومنظور فرمائے۔

اس کتاب میں جوخوبی وکمال ہے وہ صرف اور صرف

حضور سیدی وابی زید مجدہٗ کی برکت سے ہے اور اس میں جو نقص وکمی وکجی ہے وہ میری کم علمی اور میری تحریر وترتیب میں ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک -صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- کے صدقے ہم سب کو خدمت دین متین کی سعادت ارزانی فرمائے اور ہمیں تبلیغ واشاعت دین میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق نصیف فرمائے۔

آمین یَـارَبَّ الْعٰـلَمِیْنَ - اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی- اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَامْلَأْ قُلُوْبَنَا بِنُوْرِ الْيَقِيْنِ وَبَرْدِ الْاِيْمَانِ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

محمد کریم سلطانی

خادم السنۃ المطہرہ

جامعہ تبلیغ الاسلام مفتی آباد

۷ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ فیصل آباد

29.6.2001

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ ، نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَأَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ.

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا.

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا. يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى حَبِيْبِكَ الْاَجْمَلِ

وَنَبِيِّکَ الْاَکْرَمِ الْمَبْعُوْثِ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَحَامِلِ لِوَاءِ الْحَمْدِ وَصَاحِبِ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى اٰلِهٖ بُدُوْرِ الدُّجٰى وَاَصْحَابِهٖ نُجُوْمِ الْهُدٰى وَمَنْ تَبِعَهُمْ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ.

اللہ وحدہ لاشریک انسان کا رب ہے، خالق و مالک ہے اور معطی و وھاب بھی ہے۔ اسی کے دستِ قدرت میں سب کچھ ہے، انسان اُس کی مخلوق ہے۔ اس کا مملوک ہے اللہ دینے والا ہے فرزند آدم لینے والا ہے۔ اللہ عطا فرمانے والا ہے اور انسان حاصل کرنے والا ہے، اللہ کی شان بندہ نوازی اور بندہ پروری ہے اور انسان کی حیثیت اس وحدہ لاشریک کی بارگاہ میں ایک سائل اور منگتے کی ہے۔ اولادِ آدم کو جس چیز کی ضرورت ہو اُسے لینے کیلئے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں التجاء والتماس کرنا ''دعا'' ہے۔

مرتضیٰ زبیدی لکھتے ہیں:

اَلدُّعَاءُ : اِسْتِدْعَاءُ الْعَبْدِ رَبَّهُ الْعِنَايَةَ وَاسْتِمْدَادُهُ اِيَّاهُ الْمَعُوْنَةَ. - اتحاف السادۃ المتقین جلد ۵ صفحہ ۲۷-

بندے کا اپنے رب سے فضل وعنایت کی استدعا کرنا اور اسی سے مدد واعانت طلب کرنا **دعا** کہلاتا ہے۔

اللہ کے حضور جھکنا اسی سے التماس والتجا کرنا اور اسی کی بارگاہ میں اپنے آپ کو حاجت مند اور فقیر ظاہر کرنا عبدیت کہلاتا ہے۔ عبد اپنے معبود کا در نہیں چھوڑتا اور غلام اپنے آقا و مالک کا ہی بن کر رہتا ہے۔

مالک حقیقی جل جلالہ نے اسی بات کو یوں ارشاد فرمایا ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ.

اور میں نے جن وانس کو اپنی عبادت کیلئے ہی پیدا فرمایا ہے۔

دعا عبد اور معبود کے رشتہ کو استوار کرتی ہے بندہ اور مالک کے تعلق میں نکھار پیدا کرتی ہے۔

دعا ہی کی ترغیب وتحریص اور اس کی عظمت وشان کے سلسلہ میں چند احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں۔

اللہ جل جلالہ ہم سب کو رسول عربی - صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم - کے طریقے اور سنت پر چلنے کی سعادت عطا فرمائے اور آپ ہی کی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔

نشانِ بندگی

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ. -المومن۴۰/۶۰-

ترجمہ:

اورتمہارے رب نے ارشادفرمایا:

مجھ سے دعائیں مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ بیشک جو لوگ میری عبادت کرنے سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب جہنم میں ذلیل وخوار ہوکر داخل ہونگے۔

-☆-

اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ:

بندے کا کام بندگی ہے قادر وقیوم اللہ کے احکامات ماننا ہی انسان کیلئے وجہ افتخار ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے بڑے سعید ہوا کرتے ہیں یہاں بھی اللہ تعالیٰ اھل ایمان کو دعا مانگنے کا حکم دے رہا ہے

جو اھل ایمان اس حکم پر عمل کرتے ہیں سعادت ونجابت ان کا مقدر ٹھہرتی ہے اور اللہ کی کرم نوازیوں سے خوب سیراب ہوتے ہیں۔

جو اللہ تعالیٰ سے نہ مانگے اس کے حضور دستِ دعا دراز نہ کرے وہ اللہ کی حکم عدولی کررہا ہے اور اللہ کے فرمان کو نہ ماننا خطرے سے خالی نہیں۔ انسان سوچے تو سہی کہ مانگنا کس سے ہے کس کی بارگاہ میں دعاء کیلئے ہاتھ اٹھانے ہیں اور کس کے در پر التجائیں کرنی ہیں۔ اللہ ذوالجلال کی ہی بارگاہ ہے جہاں سے مانگا جاتا ہے، زندگی اس کا عطیہ ہے، صحت سے اس نے نوازا ہے، اس عالم رنگ وبو میں اس نے سانس لینے کی توفیق دی ہے، پھر وہ رحیم ہے، کریم ہے، ستار ہے، غفار ہے تو انسان جب بھی اس کے دربار میں سوال کرے گا وہ ضرور کرم فرمائے گا اور اس کی دعا کو شرف قبولیت سے نوازے گا۔

وصف عاجزی:

دعا سے انسان کے اندر وصف عاجزی جنم لیتا ہے جو انسان اللہ کی بارگاہ میں دعا کرنے کا عادی ہوا کرتا ہے وہ پیکر عجز وانکسار بھی ہوا کرتا ہے یہ دعا مانگنا انسان کے اندر سے تکبر وغرور کا مادہ نکال دیتا ہے۔ متکبر شیطان کا ہم پیالہ اور ہم نوالہ ہوا کرتا ہے اور شیطان کے دام میں یوں پھنستا ہے کہ بالآخر

اپنی نعمت ایمان کو ضائع کر دیتا ہے۔ (العیاذ باللہ) لیکن عاجزی کرنے والا، فروتنی کرنے والا اللہ کا محبوب ہوا کرتا ہے دعا سے وصف عاجزی جنم لیتا ہے اور عجز وانکسار کے پیکر پر اللہ تعالیٰ کے کرم کی چادر ہوا کرتی ہے جس کو دیکھ کر شیطان کوسوں دور رہتا ہے اور اس کا ایمان وعمل شیطان کے دست برد سے محفوظ رہتا ہے۔

دعاء عین عبادت

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ –صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ –اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابی داود	رقم الحدیث (١٤٧٩)	جلد١	صفحہ٥٤٩
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (١٤٧٩)	جلد١	صفحہ٤٠٧
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (١)	رقم الحدیث (٣٨٢٨)	جلد٤	صفحہ٢٩٩
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (٢)	رقم الحدیث (٣٨٢٨)	جلد٥	صفحہ٣٥٣
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (٣١٠١)	جلد٣	صفحہ٢٥٢

کتاب	رقم الحدیث	جلد	صفحہ
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۸۳)	جلد۵	صفحہ۲۴۴
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۷۲)	جلد۳	صفحہ۳۸۳
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۶۴۳)	جلد۹	صفحہ۳۰
المصنف لابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۹۲۱۶)	جلد۱۰	صفحہ۲۰۰
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۸۴۵)	جلد۲	صفحہ۱۵۹
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۴۲۱)	جلد۲	صفحہ۴۷۳
قال المحققون الثلاثۃ:	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب/	رقم الحدیث (۱۶۲۷)	جلد۲	صفحہ۲۷۵
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۹۰)	جلد۳	صفحہ۱۷۲
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۳۸۴)	جلد۵	صفحہ۱۸۴
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
مسند ابی داود الطیالسی	رقم الحدیث (۸۰۱)		صفحہ۱۰۸
الادب المفرد للبخاری	رقم الحدیث (۷۱۴)		صفحہ۲۴۹
حلیۃ الاولیاء		جلد۸	صفحہ۱۲۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۲۶۸)	جلد۱۴	صفحہ۱۴۷

کتاب	رقم الحدیث	جلد	صفحہ
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۴۸۸)	جلد۲	صفحہ۲۴

ترجمۃ الحدیث:

حضرت نعمان بن بشیر -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: دعا عین عبادت ہے۔

اس کے بعد آپ -صلی اللہ علیہ وسلم- نے قرآن کی آیت تلاوت فرمائی: اور تمہارے پروردگار نے فرمایا مجھ سے دعائیں مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ یقیناً وہ لوگ جو میری عبادت وبندگی سے ازراہِ تکبر اعراض کرتے ہیں وہ عنقریب جہنم میں ذلیل ورسوا ہو کر داخل ہوں گے۔

-☆-

عبادت کرنا بندے پر فرض ولازم ہے۔ جو عبادت وبندگی نہیں کرتا اسے نافرمان بندہ کہا جائے گا۔ فرمانبردار اور اطاعت شعار بندہ عبادت میں ہی لطف پاتا ہے اور اس کے بغیر اسے چین وقرار نہیں آتا۔

بسا اوقات انسان دعائیں مانگتا ہے لیکن ظاہراً اسے قبولیت کے آثار نظر نہیں آتے اس سے وہ مایوس ہوتا ہے اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ فرما کر مایوسی کو ختم کیا گیا ہے۔

اے اللہ کے بندے! اللہ تعالیٰ خالق ومالک ہے، وہ دے یا نہ دے

اس کی مرضی لیکن تو تو اس کا عبد ہے، تجھ پر لازم ہے کہ اسی سے ہی مانگتا جا
اس دعا کو معمولی نہ سمجھنا یہ عین عبادت ہے، اس دعا کے ذریعے تیرا اللہ سے
رشتہ محکم ہوتا جارہا ہے اس میں جتنا استحکام پیدا ہوگا اتنا ہی تیرے لئے بہتر
ہوگا۔

کیا دردر مانگنا بہتر ہے جہاں مانگنے سے عزت نفس مجروح ہوتی
ہے، رسوائی بھی ہے اور بے چینی بھی یا اس احکم الحاکمین سے مانگنا بہتر ہے
جہاں مانگنے سے نفس کو عزت وتوقیر ملتی ہے، روح کو اطمینان وسکون ملتا ہے
بلکہ اس سے مانگنا فرضِ بندگی ادا کرنا ہے۔

اللہ سے دعائیں مانگنے والا دونوں جہاں میں معزز ہے، اسے
احترام وتوقیر سے دیکھا جاتا ہے، وہ جہاں سے گزرے دیدہ ودل فرش راہ
ہوتے ہیں۔

عبادتیں بے شمار ہیں ان عبادات کی روح دعا ہے۔ جس چیز میں
روح نہ ہو وہ کارآمد نہیں اس لئے عبادات کے ساتھ دعا کو لازمی قرار دیا گیا
تاکہ کوئی بھی عبادت روح وجوہر سے خالی نہ ہو۔

ہاں یہ بات بھی واضح ہے کہ روح کے لئے جسم بھی چاہیئے روح
بمنزلہ مکیں کے ہیں اور جسم بمنزلہ مکان کے، بات تب ہی درست ہوگی جب

مکین ومکان دونوں کو وجود ہو، ایسا نہ ہو کہ صرف دعا ہی کے لئے متمنی ہوں
اور باقی عبادات کو نظر انداز کردیں باقی جملہ عبادات ہوں گی تب ہی دعا
کارآمد ہوگی اس لئے پہلے فرائض وواجبات کی پابندی ہوگی، سننِ
سید المرسلین۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کو حرزِ جاں بنانا ہوگا اور مستحبات سے بھی
روگردانی نہ کرنی ہوگی اس کے بعد دعا مانگی جائے گی ایسی دعا، دعا ہوگی اسی
دعا کو جوہر عبادت اور روح عبادت قرار دیں گے اگر عبادت ہی نہ ہو تو اس کا
جوہر اور روح چہ معنی دارد؟

اکرم الاشیاء

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ –صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ– لَیْسَ شَیْیٌ'' اَکْرَمَ عَلَی اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۸۷۳۳) — جلد۸ — صفحہ۴۰۷
قال احمد محمد شاکر: صحیح
تحفۃ الاشراف — رقم الحدیث (۱۲۹۳۸) — جلد۹ — صفحہ۴۶۶
سنن الترمذی — رقم الحدیث (۳۳۸۱) — جلد۵ — صفحہ۲۴۳
قال الترمذی: ھذا حدیث حسن غریب
صحیح سنن الترمذی — رقم الحدیث (۳۳۸۰) — جلد۳ — صفحہ۳۸۳
قال الالبانی: صحیح
سنن ابن ماجہ — رقم الحدیث (۳۸۲۹) — جلد۴ — صفحہ۳۰۰
قال محمود محمد محمود: الحدیث حسن
صحیح سنن ابن ماجہ — رقم الحدیث (۳۱۰۲) — جلد۳ — صفحہ۲۵۲

قال الالبانی: حسن
المستدرک — رقم الحدیث (۱۸۰۱) — جلد۲ — صفحہ۶۸۸
قال الحاکم: ھذا حدیث صحیح
قال الذھبی: صحیح
الادب المفرد — رقم الحدیث (۷۱۲) — صفحہ۲۴۹
صحیح ابن حبان — رقم الحدیث (۸۷۰) — جلد۳ — صفحہ۱۵۱
قال شعیب الارنووط: اسنادہ حسن
مسند ابی داود الطیالسی — رقم الحدیث (۲۵۸۵) — صفحہ۳۳۷
موارد الظمان — رقم الحدیث (۲۳۹۷) — صفحہ۵۹۵
مشکاۃ المصابیح — رقم الحدیث (۲۲۳۲) — جلد۲ — صفحہ۶۹۳
اتحاف السادۃ المتقین — جلد۵ — صفحہ۲۹
الترغیب والترھیب — رقم الحدیث (۲۴۲۳) — جلد۲ — صفحہ۴۷۳
قال المحقق: حسن
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۱۶۲۹) — جلد۲ — صفحہ۲۷۶
قال الالبانی: حسن
کنز العمال — رقم الحدیث (۳۱۴۳) — جلد۲ — صفحہ۶۶

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوہریرہ –رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– نے ارشاد فرمایا:

اللہ کے نزدیک کوئی عمل دعا سے زیادہ مکرم نہیں۔

حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے عظیم الشان خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا:

کسی عربی کو عجمی پر کسی عجمی کو عربی پر اور کسی گورے کو سیاہ رنگ والے پر فضیلت نہیں تم تمام حضرت آدم -علیہ الصلاۃ والسلام- کی اولاد ہو اور حضرت آدم -علیہ الصلاۃ والسلام- کو اللہ جلا جلالہ نے مٹی سے پیدا فرمایا ہے۔

ہاں سن لو

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاکُمْ

اللہ تعالیٰ کے ہاں تم میں سے معزز ومکرم وہ ہے جو تقویٰ سے آراستہ ہے۔

زیر نظر حدیث پاک سے عیاں ہوا کہ کوئی عمل دعا سے بڑھ کر معزز ومکرم نہیں اور اس خطبہ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ متقی اللہ کے ہاں سب سے معزز ومکرم ہیں تو بات واضح ہوئی کہ تقویٰ اور دعا لازم وملزوم ہیں۔ متقی ہی اللہ سے دعا مانگتے ہیں اور اللہ کے حضور دستِ سوال دراز کرنے والا ہی تقویٰ سے مزین ہے۔

دعا بھی اللہ کی عنایت وتوفیق کے بغیر نہیں مانگی جاسکتی۔ جب توفیق الٰہی شامل حال ہو اس وقت دعا کا کیف نرالا ہوتا ہے۔ دل کیف ومستی میں

ڈوبا ہوتا ہے اور آنکھیں ساون برسا رہی ہوتی اور بندہ، عاجز بندہ یوں سمجھتا ہے کہ میں بارگاہِ خداوندی میں بیٹھا ہوں وہ میری التجائیں بڑی محبت سے سن رہا ہے اور اب مجھ پر نظر کرم فرمایا ہی چاہتا ہے۔

کسی بھی نیک اور صالح کام بشمول دعا کے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ اللہ کی اعانت وتوفیق کے بغیر ہو رہا ہے۔ اگر دل میں ایسی بات ہے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ عمل نہ نیک ہے اور نہ صالح اور وہ دعا بھی دعا نہیں بلکہ نفس وشیطان کا فریب ہے۔

اَللّٰھُمّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ مَکَائِدِ النَّفْسِ وَوَسَاوِسِ الشَّیْطَانِ.

تمام دینی معاملات اور دنیوی کاروبار میں سلامتی عافیت کہلاتی ہے اللہ جل جلالہ سے عافیت مانگنا گویا سب دین ودنیا خیرات وبرکات مانگنا ہے اس لئے اس پروردگار عالم جل جلالہ کو یہ بات بڑی پسند ہے کہ اس کا بندہ اس سے دنیا وآخرت، دین وایمان کی ہر بھلائی کا سوال کرے جب انسان یہ سمجھتے ہوئے کہ اللہ کو عافیت کا سوال کرنا بڑا محبوب ہے اور پھر وہ خلوصِ دل سے عافیت مانگے تو یقیناً وہ احکم الحاکمین دنیا وآخرت، دین وایمان کی ہر نعمت، ہر خیر اور ہر بھلائی عطا فرمائے گا۔

انفع الاشیاء

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ -صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ- اِنَّ الدُّعَاءَ یَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ یَنْزِلْ فَعَلَیْکُمْ عِبَادَ اللّٰہِ ! بِالدُّعَاءِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

اتحاف السادۃ المتقین		جلد۵	صفحہ۳۰
کشف الخفاء	رقم الحدیث (۱۲۹۷)	جلد۱	صفحہ۴۰۳
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۴۸)	جلد۴	صفحہ۳۹۱
قال ابوعیسیٰ:	ھذا حدیث غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۴۸)	جلد۳	صفحہ۴۵۹
قال الالبانی:	حسن		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۲۳۴)	جلد۲	صفحہ۶
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۱۶۳۴)		جلد۲	صفحہ۲۷۸
قال الالبانی:	حسن لغیرہ		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۸۵۰۴)	جلد۶	صفحہ۲۴۶

کنزالعمال	رقم الحدیث (۳۱۵۲)	جلد۲	صفحہ۶۷

ترجمة الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر -رضی اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشادفرمایا:

دعا نفع دینے والی ہے ان حوادث میں جو نازل ہو چکے ہیں اور فائدہ مند ہے ان حوادث میں بھی جو ابھی نازل نہیں ہوئے۔

اے اللہ کے بندو! دعاء کا لازمی اہتمام کرو۔

-☆-

انسان ڈرتا بھی رہتا ہے اور گھبرایا بھی رہتا ہے ان مصائب وآلام سے وہ ڈررہا ہوتا ہے جو اس پر نازل ہو چکے ہوتے ہیں اور اس بات پہ بھی کہ وہ گھبراہٹ کا شکار رہتا ہے کہ کہیں اس پر مزید حودثات وتکالیف نازل نہ ہوجائیں۔

ان دونوں قسموں کے ڈر سے بچنے کیلئے حضور رسول عربی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ہمیں دعا کی تعلیم دی جو موجود مصائب وبلیات کو ختم کردیتی ہے اور نازل ہونے والے رنج والم کا مداوا بھی بن جاتی ہے۔

اسی نبی عربی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے آخر میں بڑے محبت بھرے انداز سے اپنی امت کوفرمایا:

فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ ! بِالدُّعَاءِ.

اے اللہ کے بندو! دعا کو لازم پکڑے رکھو۔

"عِبَادَ اللّٰهِ" کے الفاظ میں جو لطف ہے وہ اہل نسبت زیادہ جانتے ہیں۔

گویا یہ واضح اعلان ہے کہ بندگی کا دعویٰ کرنے والو، بندگی کا قلادہ بھی گلے میں ڈالو، بندگی کا قلادہ ہی تمہاری پہچان ہوگی اور وہ "دعاء" ہے۔

احسان الٰہی کو متوجہ کرنے کا ذریعہ

عَنْ سَلْمَانَ –رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ– قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ "كَرِيْمٌ" يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۶۵)	جلد۴	صفحہ۳۲۲
قال محمود محمد محمود:	صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۳۱)	جلد۳	صفحہ۲۶۳
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۴۴۹۴)	جلد۴	صفحہ۲۹
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۲۴۴)	جلد۲	صفحہ۶۹۴
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۴۸۸)	جلد۱	صفحہ۵۵۴
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۴۸۸)	جلد۱	صفحہ۴۰۹

قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۶۷)	جلد ۵	صفحہ ۳۲۶
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۵۶)	جلد ۳	صفحہ ۴۶۳
قال الالبانی:	ھذا حدیث حسن غریب		
مصابیح السنة	رقم الحدیث (۱۶۰۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۴۲
المسند الجامع	رقم الحدیث (۴۸۶۰)	جلد ۷	صفحہ ۶۷
المعجم الکبیر (للطبرانی)	رقم الحدیث (۶۱۴۸)	جلد ۶	صفحہ ۲۵۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۷۶)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۰
قال شعیب الارنووط:	حدیث قوی		
شرح السنة (للبغوی)	رقم الحدیث (۱۳۸۵)	جلد ۵	صفحہ ۱۸۵
قال البغوی:	ھذا حدیث حسن غریب		
المستدرک (للحاکم)		جلد ۱	صفحہ ۴۹۷
التلخیص بذیل المستدرک		جلد ۱	صفحہ ۴۹۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۶۰۴)	جلد ۱۷	صفحہ ۸۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحدیث:

حضرت سلمان فارسی -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ حیا اور کرم والا ہے جب اس کا بندہ اس کے آگے مانگنے

کیلئے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اس کو حیا آتی ہے کہ کچھ عطا کئے بغیر ان کو خالی لوٹا دے۔

-☆-

اللہ جل جلالہ صمد ہے، بے نیاز ہے تمام مخلوق اس کی محتاج ہے لیکن اسے کسی کی احتیاج نہیں وہ جو چاہے کرے اس سے کوئی پوچھنے والا نہیں لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ اس ساری شانِ صمدیت کے باوجود جب بندہ، عاجز و ناچار بندہ، بے کس و بے نوا بندہ اس کے حضور ہاتھوں کو پھیلاتا ہے تو اسے شرم آتی ہے کہ اسے خالی لوٹا دے۔

اے بندہ مومن! غفلت کی چادر پھینک دے اور اللہ کے حضور دل و جاں سے حاضر ہو جا اس کا در کرم کھلا ہے اور وہ اپنی رحمتیں لٹا رہا ہے دیکھ وہ فرماتا ہے مجھ سے مانگنے والے کو اگر کچھ نہ دوں تو مجھے شرم آتی ہے۔

اے فرزند آدم! اب صد حیف ہے تجھ پر اگر تو اس کی کرم نوازیوں سے کچھ حاصل نہ کر سکے اس کا بحرِ کرم تو موجیں مار رہا ہے تو ہی اپنا رخ بدل لے تو تیرا قصور ہے اس کا سحابِ لطف وعنایت موسلا دھار برس رہا ہے اور اگر تو ہی اپنا برتن الٹا کر دے تو اس میں تیری ہی حرماں نصیبی ہے اس کے عطا و بخشش میں ذرہ برابر بھی کمی نہیں۔

اللہ کی رحمتیں تو متوجہ ہونے کے لئے تیار ہیں وہ ہمیں دعا کی قبولیت کی نوید بھی سنانے والی ہیں لیکن ہم اس سے کچھ مانگتے ہی نہیں۔

اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا اَنْ نَطْلُبَ رِضَاکَ دائِماً.

بلاء اور تقدیر کی دافع دعاء ہے

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ : لا يَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلا يَزِيْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۴۵۰۲)	جلد۴	صفحہ۳۲
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۳۹)	جلد۴	صفحہ۴۴۸
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۳۹)	جلد۲	صفحہ۴۴۳
قال الالبانی:	حسن		
شرح مشکل آثار	رقم الحدیث (۳۰۶۸)	جلد۸	صفحہ۷۸
قال شعیب الارنووط:	حدیث حسن لغیرہ		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۱۵۴)		جلد۱	صفحہ۲۳۶
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۲۳۹)	جلد۹	صفحہ۵۱۲
قال المحقق:	ھذا حدیث حسن غریب.		

کتاب الدعاء للطبرانی / رقم الحدیث (۳۱)   جلد ۲   صفحہ ۷۹۹

قال الدکتور محمد سعید البخاری: رجال اسنادہ ثقات

المستدرک للحاکم   جلد ۱   صفحہ ۴۹۳

قال الحاکم: ھذا حدیث صحیح الاسناد

التلخیص بذیل المستدرک   صفحہ ۴۹۳

قال الذھبی: صحیح

المصنف لابن ابی شیبہ   رقم الحدیث (۹۹۱۶)   جلد ۱۰   صفحہ ۴۴۲

ترجمۃ الحدیث:

حضرت سلمان فارسی - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے اور نیکی عمر میں اضافہ کر دیتی ہے۔

-☆-

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : لَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلاَّ الْبِرُّ وَلَا يَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَاءُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ   رقم الحدیث (۹۰)   جلد ۱   صفحہ ۳۵

قال محمد فواد عبد الباقی: حسن

سنن ابن ماجہ   رقم الحدیث (۴۰۲۲)   جلد ۲   صفحہ ۱۳۳۴

قال فواد عبد الباقی: اسنادہ حسن

تحفۃ الاشراف   رقم الحدیث (۲۰۹۳)   جلد ۲   صفحہ ۱۳۳

شعب الایمان   رقم الحدیث (۱۰۲۳۳)   جلد ۷   صفحہ ۲۵۸

شرح مشکل الآثار   رقم الحدیث (۳۰۶۹)   جلد ۸   صفحہ ۷۹

قال شعیب الارنؤوط: اسنادہ حسن فی الشواھد

المعجم الکبیر للطبرانی   رقم الحدیث (۱۴۴۲)   جلد ۲   صفحہ ۱۰۰

شرح السنۃ للبغوی   رقم الحدیث (۳۴۱۸)   جلد ۱۳   صفحہ ۶

قال المحقق: حدیث حسن دون قولہ وان الرجل لیحرم الرزق بالذنب یصیبہ

مسند الشھاب للقضاعی رقم الحدیث (۸۳۱)   جلد ۲   صفحہ ۳۵

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۱۵۴)   جلد ۱   صفحہ ۲۳۶

قال الالبانی: فالخلاصۃ ان الحدیث حسن

موارد الظمان   رقم الحدیث (۱۰۹۰)   صفحہ ۲۶۸

مسند الامام احمد   رقم الحدیث (۲۲۲۸۶)   جلد ۱۶   صفحہ ۲۹۱

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد   رقم الحدیث (۲۲۳۳۷)   جلد ۱۶   صفحہ ۳۰۶

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد   رقم الحدیث (۲۲۳۱۲)   جلد ۱۶   صفحہ ۲۹۹

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت ثوبان -رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

نیکی عمر میں اضافہ کر دیتی ہے، دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے۔

-☆-

لَا یَرُدُّ الْقَدَرَ اِلاَّ الدُّعَاءُ:

دعاء وہ قوت ہے جس سے تقدیر میں لکھی ہوئی محرومیاں مٹ جاتی ہیں انسانی دل سے نکلی ہوئی دعا وہ تاثیر رکھتی ہے کہ وہ آسمانوں کی وسعتوں کو چیر کر لوح محفوظ تک پہنچ جاتی ہے اور وہاں لکھی تقدیر کو بدل دیتی ہے۔

آج ہم تقدیر کا رونا روتے ہیں مصائب وآلام کے وقت جزع وفزع کا بھرپور اظہار کرتے ہیں خوامخواہ ایک دوسرے کو موردِ الزام ٹھہراتے ہیں تقدیریں بدلنے کا نسخہ تو محسنِ انسانیت -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ہمیں بتا دیا۔ اگر اس نسخہ پر ہم عمل نہ کریں اس میں ہمارا قصور ہے اللہ کے فضل وکرم اور اس کے احسانات کا قصور نہیں ہے۔

عبث ہے شکوہِ تقدیر یزداں
تو خود تقدیر یزداں کیوں نہیں ہے (کلیات اقبال)

دعاء اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

اے ہمارے پروردگار! ہم سب کو اس نعمت عظمٰی سے سرفراز ہونے کی سعادت عطا فرما۔

لَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلاَّ الْبِرُّ :

نیکی سے انسانی عمر میں زیادتی ہوتی ہے۔ رضائے الٰہی کی خاطر کوئی بھی عمل صالح کیا جائے اس سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے لیکن موت کا ایک وقت مقرر ہے۔ اجل کا لمحہ مُعَیَّن ہے۔ اس میں زیادتی وکمی نہیں پھر عمر کے اضافہ کا کیا مفہوم ہے؟

یہ دنیا دارالعمل ہے عالم برزخ یعنی قبر کا جہاں دارالعمل نہیں لیکن جب ایک مومن ومسلم نیک عمل کرتا ہے ایک موحد وکلمہ گو عمل صالح کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے بعض ایسے امور سرانجام دلواتا ہے جو قبر میں اس کے رفع درجات کا سبب بنتے ہیں اور عالم برزخ میں اس کا اجر وثواب ملتا جاتا ہے۔ نیکی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اولاد صالح کی نعمت سے سرفراز فرمائے جس سے اس کے قبر میں پہنچ کر بھی درجات بلند ہوتے رہیں گے اولاد اپنے والدین کیلئے استغفار کرتی ہے تو مولیٰ تعالیٰ اس کے والدین کے قبر میں درجات بلند کرتا جاتا ہے یا اس نیک کام کرنے والے کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ

اس دنیا میں کوئی کام کرواجاتا ہے جو صدقہ جاریہ کا روپ دھار لیتا ہے کہ جب تک وہ چیز رہے گی اس کا اجروثواب مسلسل اسے ملتا رہے گا۔

حضور نبی کریم -صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم- کی معیت میں

وَلا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ. -الانعام ٦/٥٢-

ترجمہ:

جو اپنے رب سے صبح وشام دعائیں مانگتے ہیں انہیں اپنے قرب سے دور نہ کیجئے وہ تو اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں۔

-☆-

اپنے رب تعالیٰ سے صبح وشام دعائیں مانگنے والا کس درجہ فیروز بخت ہے ایسے خوش بخت کو حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی معیت نصیب ہوتی ہے جسے حضور فداہ ابی وامی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی معیت نصیب ہوا اس کی ہمسری کون کرسکتا ہے۔

اے مردمومن! اے اللہ کے پیارے حبیب -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے پیارے امتی! صبح وشام اللہ کے حضور دعاؤں کا تسلسل جاری رکھنا اس میں انقطاع نہ ہونے دینا مسلسل مانگے ہی جانا یہ قیاس نہ کرنا کہ اتنا عرصہ ہوگیا مانگتے مانگتے ابھی تک کچھ نہیں ملا کیونکہ اس اللہ کی بارگاہ میں دعا کیلئے ہاتھ پھیلانا ہی اس کا بہت بڑا عطیہ ہے اس کی بارگاہ میں سوالی ہونا ہی اس کے عطاوکرم سے ہے۔

صبح وشام دعائیں مانگنے والے کیلئے یہ نعمت کیا کم ہے کہ اسے حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی بارگاہ اقدس میں حضوری نصیب ہوتی ہے اور جو آج نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ساتھ ہے وہ انشاء اللہ کل قیامت کے دن بھی آپ کے ساتھ ہوگا۔

وَلاتَطرُدُ:

دور نہ کیجئے : دور اسے ہی کیا جاتا ہے جو نزدیک ہو تو دعائیں مانگنے والا اللہ کے پیارے حبیب -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے نزدیک ہے۔

اللہ کی رضا چاہنے والے یہ ضعفاء ومساکین اللہ کے ہاں کس درجہ وجیہ ہیں روساء قریش آتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ جب ہم آئیں آپ ان غرباء کو اپنے سے دور کردیا کریں تو فورا جبریل امین علیہ الصلاۃ

والسلام حاضر خدمت ہو کر اللہ کا یہ فرمان ذیشان پیش کر دیتے ہیں:

وَاصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ.

اے حبیب! یہ مساکین جو صبح وشام اپنے رب سے رب کی رضا کے طالب بن کر دعائیں مانگتے ہیں انہیں اپنے آپ سے دور نہ کیجئے۔

ان ضعفاء ومساکین کو جو معیتِ مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نصیب تھی ظاھری کروفر والے اس نسبت میں انقطاع چاہتے تھے اللہ الرحمٰن کی رحمت نے گوارا نہ کیا کہ جو اس کی رضا کا طالب بن کر دعائیں مانگے وہ دامنِ مصطفیٰ سے دور ہو جائے۔

اے اللہ کے حبیب -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے لاڈلے امتی!

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی شفقتیں اور محبتیں صرف اس خیرالقرون تک نہ تھیں بلکہ آپ کا فیضان عظیم قیامت تک جاری وساری ہے۔

اللہ کی رضا کی خاطر اس سے صبح وشام دعائیں مانگنے والے ضعفاء آج بھی دامنِ مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- میں امان لیئے ہوئے ہیں۔ اگر اللہ نے دل کی نگاہ دی ہے تو دربار مصطفیٰ میں دیکھ لیجئے کہ کرم کا جوبن کیسا ہے۔

وَاصۡبِرۡ نَفۡسَکَ مَعَ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ رَبَّھُمۡ بِالۡغَدٰوۃِ وَالۡعَشِیِّ یُرِیۡدُوۡنَ وَجۡھَہٗ وَلَا تَعۡدُ عَیۡنٰکَ عَنۡھُمۡ.

-الکھف ۱۸/ ۲۸-

ترجمہ:

(اے میرے حبیب!) آپ اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ ہی رکھیئے جو صبح وشام اپنے رب سے دعائیں کرتے ہیں وہ چاہتے ہیں اسی (اللہ) کی رضا اور آپ کی نگاہیں ان سے نہ ہٹیں۔

-☆-

اعجز الناس

اَعۡجَزُ النَّاسِ مَنۡ عَجَزَ عَنِ الدُّعَاءِ وَاَبۡخَلُ النَّاسِ مَنۡ بَخِلَ بِالسَّلَامِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

کنز العمال رقم الحدیث (۳۱۳۳) جلد ۲ صفحہ ۶۴

الصحیحہ رقم الحدیث (۶۰۱) جلد ۲ صفحہ ۱۵۰

المعجم الاوسط رقم الحدیث (۵۵۹۱) جلد ۴ صفحہ ۱۶۶

قال محمد حسین محمد حسن اسماعیل: اسنادہ حسن

الترغیب والترھیب رقم الحدیث (۴۰۰۰) جلد ۳ صفحہ ۴۲۰

قال المحققون الثلاثة: حسن

صحیح الترغیب والترھیب/ رقم الحدیث (۲۷۱۴) جلد ۳ صفحہ ۳۰

قال الالبانی: حسن صحیح

مجمع الزوائد رقم الحدیث (۱۲۷۳۹) جلد ۸ صفحہ ۶۷

قال الھیثمی: ورجالہ رجال الصحیح

موارد الظمان رقم الحدیث (۱۹۳۹) صفحہ ۴۷۷

ترجمة الحديث:

لوگوں میں عاجز وہ ہے جو دعا کرنے سے عاجز ہے اور لوگوں میں بخیل وہ ہے جو السلام علیکم کہنے میں بخل کرتا ہے۔

-☆-

أَعْجَزُ النَّاسِ :

عَجَزَ – ضَعُفَ وَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ

عجز کا معنی کمزور ہونا ہے اور قادر نہ ہونا۔

آج کمزور اسے کہتے ہیں جس کے بازوؤں میں قوت نہ ہو جس کے قُوٰی مضمحل ہوں جو مال ومنال پر قادر نہ ہو جس کے اعوان وانصار نہ ہوں اور اس کا دل صدمہ کو برداشت کرنے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو۔

لیکن محسن انسانیت سید الخلق -صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نے سوچ کے دھارے بدلتے ہوئے فرمایا میری امت میں عاجز وہ ہے جو دعا کرنے سے عاجز ہے۔ مومن کا سب سے بڑا اسلحہ دعا ہے۔ وہ اللہ پر توکل کیا کرتا ہے اس کا بھروسہ ذاتِ وحدہٗ لاشریک پر ہوا کرتا ہے اور جو انسان دعا نہ کرے بارگاہ خداوندی میں حاضری نہ لگوائے، رحمت الٰہیہ کے دروازے پر دستک نہ دے وہ عاجز وکمزور ہے۔ جس سے دعا ومناجات کی توفیق چھین لی جائے وہ

ظاہری طور پر چاہے جتنا کرّ وفر والا ہو اسے اس بات کا احساس کرنا چاہیئے کہ مخبر صادق -صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نے اسے عاجز وکمزور قرار دیا ہے اور جو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول -صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی نگاہ میں کمزور ہے وہ کبھی بھی طاقت ور نہیں ہوسکتا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا نہ مانگنے والا شیاطین اور باطل قوتوں کیلئے تر نوالہ ہوا کرتا ہے وہ جس وقت چاہیں اسے قابو کر سکتے ہیں وجہ واضح ہے وہ قوت وطاقت سے محروم ہے، وہ کمزور اور بہت کمزور ہے آیئے دعا کرنا اپنی عادت بنالیں یہ صرف عادت ہی نہیں بندگی بھی ہے۔ دعا مانگنے والا اللہ تعالیٰ کا محبوب بندہ ہوا کرتا ہے، دعا مانگنے والا عابد کہلاتا ہے یہ قوت وطاقت سے لبریز ہوتا ہے یہ دنیاوی قوت نہیں بلکہ ربانی قوت ہے اور جو مرد مومن ربّانی قوت سے آراستہ ہو اسے ابلیس اور اسکی تمام ذُرِّیّت شکست نہیں دے سکتی وہ اس کارگاہِ حیات میں قوی ہوتا ہے عالم برزخ میں خداداد قوت کا مالک ہوتا ہے اور عالم آخرت میں اللہ کی عطا کردہ طاقت سے بھرپور ہوتا ہے۔

اَبْخَلُ النَّاسِ :

بخیل اسے کہتے ہیں جو اپنے مال پر سانپ بن کر بیٹھ جاتا ہے۔ ضروری کاموں میں بھی مال خرچ نہیں کرتا۔ اسکی اپنی صحت بگڑنے لگے علاج

کیلئے رقم خرچ کرتے ہوئے غشی کا دورہ پڑتا ہے۔ اسکے بچے تعلیم کے حصول
کیلئے رقم چاہتے ہیں وہ مسلسل بہانے بناتا ہے یہ مبغوض آدمی ہے جو کسی کام
میں بھی رقم خرچ نہیں کرتا یہ اپنی اولاد کو نظر انداز کر جاتا ہے۔ دین کے
کاموں میں کیسے رقم خرچ کرے گا ایسا آدمی یقیناً اللہ کی بارگاہ میں اور اسکے
فرشتوں کی نگاہ میں مبغوض ہے۔

لیکن حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم- نے اپنی امت کے
سوچ کے دھارے بدلتے ہوئے ارشاد فرمایا اس امت میں سب سے بڑا
بخیل وہ ہے جو السلام علیکم کہنے میں بخل کرتا ہے۔ اپنے کسی بھائی کو ملتے وقت
اس کی زبان سوکھ جاتی ہے اسکی گردن تن جاتی ہے وہ زبان سے السلام علیکم کا
لفظ تک ادا نہیں کرتا۔ یہ الفاظ ادا کرنے میں نہ رقم خرچ ہوتی ہے نہ قوت
صرف ہوتی ہے پھر بھی جو السلام علیکم نہ کہے وہ پرلے درجے کا بخیل ہے اور
اس سے بھی بڑا بخیل وہ ہے جو حضور سید العالمین -صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم- کی
بارگاہ اقدس میں سلام نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے

یَاأَیُّھَاالَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً.

اے ایمان والو! حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم- پر درود بھیجو

اور خوب سلام بھیجو۔

سلام کو مؤکد ذکر فرمایا، یہ حکم تاکیداً ہے وجہ واضح ہے کہ اس حکم کو نظر
انداز کرنے والے کثیر تعداد میں ہونگے اور جو آدمی اللہ کے مؤکد حکم کو نظر
انداز کرے وہ سعید لوگوں کی فہرست سے دور ہوتا چلا جاتا ہے تو وہ آدمی یقیناً
بہت بڑا بخیل ہے جو دن کے کسی لمحہ میں بھی بارگاہ خیر الوریٰ -صلی اللہ علیہ
واٰلہ وسلم- میں

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ کا نذرانہ نہ پیش کر سکے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآنی تعلیمات اور نبوی ھدایات علی صاحبھا
افضل التحیات واکمل التسلیمات پر عمل کی سچی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم سے لبریز

اِنَّ اللّٰهَ رَحِيمٌ" حَيِيٌّ" كَرِيمٌ" يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهٖ اَنْ يَرْفَعَ اِلَيْهِ يَدَيْهِ ثُمَّ لَا يَضَعُ فِيْهِمَا خَيْراً.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۸۷۵)	جلد۲	صفحہ ۱۷۰
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۳۸۶)	جلد۵	صفحہ ۱۸۶
کنز العمال	رقم الحدیث (۳۱۲۴)	جلد۲	صفحہ ۶۳

صحیح الترغیب والترھیب / رقم الحدیث (۱۶۳۶)

قال الالبانی: حسن لغیرہ

ترجمۃ الحدیث:

بیشک اللہ تعالیٰ رحم فرمانے والا، حیا والا اور کرم فرمانے والا ہے اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے سے حیا آتی ہے کہ وہ اس کی بارگاہ میں اپنے ہاتھوں کو بلند کرے پھر وہ ان ہاتھوں میں خیر و بھلائی نہ رکھے۔

اللہ تعالیٰ رحم فرمانے والا ہے اس کی رحمت کا کوئی کنارہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کرم فرمانے والا ہے اس کا کرم بے حد و بے حساب ہے۔ اللہ کا بندہ جب اس کی بارگاہ میں دعا کیلئے ہاتھ بلند کرتا ہے تو اس رحیم و کریم کے دریائے رحمت میں جوش آتا ہے اسکا سحاب کرم کھل کر برسنے لگتا ہے پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس دعا مانگنے والے، اس سوالی کا دامن گوہر مراد سے بھر دیا جاتا ہے۔ خیر و برکت اس کے مقدر میں لکھ دی جاتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی عنایاتِ کریمانہ سے مالا مال ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس حدیث پاک میں اپنے لطف و کرم کو جس انداز میں بیان فرمایا ہے اس سے اس کے دینے کے لیئے اس کی رحمت کی بے تابی کو دیکھا جا سکتا ہے۔

يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهٖ اَنْ يَرْفَعَ اِلَيْهِ يَدَيْهِ ثُمَّ لَا يَضَعُ فِيْهِمَا خَيْراً. (الحدیث)

اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے سے حیا آتی ہے کہ وہ اس کی بارگاہ میں دعا کیلئے ہاتھ بلند کرے اور وہ اللہ ان ہاتھوں میں خیر نہ رکھے۔

اے اللہ! اپنی رحمتوں سے ہم سب کو سرفراز فرما جب تیرا سحاب کرم کھل کر برس رہا ہو ہمیں بھی اپنے اپنے دامن بھرنے کی سعادت عطا فرما۔

جب تیری عنایات کے دریا کی موجیں ابھر رہی ہوں ہمیں بھی اپنے کشکول بھرنے کی توفیق عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ وَلِیُّ التَّوْفِیق.

رضائے الٰہی

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۲۳۸)	جلد ۲	صفحہ ۶۹۴
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۸۳)	جلد ۵	صفحہ ۲۴۴
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۷۳)	جلد ۳	صفحہ ۳۸۴
قال الالبانی:	حسن		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۲۷)	جلد ۴	صفحہ ۲۹۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث حسن		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۰۰)	جلد ۳	صفحہ ۲۵۲
قال الالبانی:	حسن		
المصنف لابن ابی شیبۃ	رقم الحدیث (۹۲۱۸)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۰۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۶۸۰)	جلد ۹	صفحہ ۲۹۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

فتح الباری		جلد۱۱	صفحہ۹۵
اتحاف السادۃ المتقین		جلد۵	صفحہ۳۰
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۵۴۴۱)	جلد۱۱	صفحہ۸۴
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۱۶۰۳)	جلد۲	صفحہ۱۴۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۶۶۲)	جلد۹	صفحہ۲۸۷

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرۃ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی اللہ سے سوال نہ کرے، اس سے دعائیں نہ مانگے اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے۔

-☆-

دنیا میں بڑے بڑے سخی ہیں ایک سے ایک بڑھ کر ہے، استاد شاگرد کے لئے، ماں باپ اولاد کے لئے، بھائی بھائی کے لئے، دوست دوست کے لئے سخی ہیں لیکن دنیا میں ایسا کوئی سخی نہیں کہ اگر اس سے سوال نہ کیا جائے تو وہ ناراض ہو جائے۔ ہاں بار بار سوال کرنے سے بڑے سے بڑا سخی اکتا جاتا ہے لیکن اللہ وحدہ لاشریک کی شان سب سے جدا ہے اس سے جو نہ مانگے، سوال نہ کرے اللہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔

اللہ جل جلالہ کے اسماء حسنیٰ میں ایک رحمٰن ہے اور دوسرا رحیم ان کے متعدد معانی ہیں ان ہی سے ایک یہ ہے:

اَلرَّحْمٰنُ اِذَا سُئِلَ أَعْطٰی وَالرَّحِیْمُ اِذَا لَمْ یُسْئَلُ غَضِبَ.

رحمٰن وہ ہے جب اس سے مانگا جائے وہ عطا فرماتا ہے اور رحیم وہ ہے اگر اس سے نہ مانگا جائے ناراض ہوتا ہے۔

اس حدیث پاک اور درج بالا رحیم کے معنی سے یہ بات واضح ہوئی کہ اگر اس سے نہ مانگا جائے تو وہ ناراض ہوتا ہے اس سے یہ نتیجہ بھی نکلا کہ اگر اس سے مانگا جائے تو وہ راضی ہوتا ہے۔

ہم کیسے بندے ہیں کہ اپنے اللہ سے مانگتے ہی نہیں ہم کیسی مخلوق ہیں کہ اپنے خالق کے حضور دستِ سوال دراز ہی نہیں کرتے ہم کیسے مومن ہیں کہ جس ذاتِ اقدس پر ہمارا ایمان ہے کہ وہی ہمارا خالق و معبود ہے ہم اسے راضی کرنے کی کوشش ہی نہیں کرتے۔ اس کی رضا کے حصول کے لئے لمبے چوڑے جتن نہیں بلکہ اس کے احکامات پر عمل پیرا ہونے کے بعد اس کے حضور دعائیں مانگنا ہے اور مسلسل مانگنا ہے اس کا یہ ارشاد ہماری آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہے:

جو مجھ سے نہ مانگے میں اس سے ناراض ہوتا ہوں۔

جنت کے لازوال انعامات

تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفاً وَطَمعاً وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ یُنْفِقُوْنَ. فَلا تَعْلَمُ نَفْس" مَااُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَاءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ. -السجدہ۳۲/۱۶،۱۷-

ترجمہ:

ان (خوش نصیب) افراد کے پہلوان کے بستروں سے دور رہتے ہیں وہ اپنے رب سے دعائیں کرتے ہیں (غضب الٰہی سے) ڈرتے ہوئے اور اسکی (دائمی انعامات کی) امید رکھتے ہوئے کوئی نفس نہیں جانتا جو انعامات ان کیلئے چھپا کر رکھے گئے ہیں جن سے انکی آنکھیں ٹھنڈی ہونگی یہ صلہ وجزا ہے ان اعمال کا جو وہ کیا کرتے تھے۔

-☆-

اجابت دعا کی صورتیں

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ : مَامِنْ مُسْلِمٍ یَدْعُوْ بِدَعْوَةٍ لَیْسَ فِیْهَا اِثْم" اَوْ قَطِیْعَةُ رِحْمٍ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا اِحْدٰی ثَلاثٍ اِمَّا اَنْ یُعَجِّلَ لَهٗ دَعْوَتَهٗ وَاِمَّا اَنْ یَدَّخِرَهَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ وَاِمَّا اَنْ یُصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا قَالُوا اِذاً نُکْثِرُ قَالَ اَللّٰهُ اَکْثَرُ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۱۱۰۷۵) — جلد ۱۰ — صفحہ ۵۹

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ حسن

مجمع الزوائد — رقم الحدیث (۱۷۲۱۰) — جلد ۱۰ — صفحہ ۲۲۴

الترغیب والترھیب — رقم الحدیث (۲۴۲۷) — جلد ۲ — صفحہ ۴۷۵

قال المحقق: حسن

صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۱۶۳۳) — جلد ۲ — صفحہ ۲۷۸

قال الالبانی: حسن صحیح

المستدرک	رقم الحدیث (۱۸۱۶)	جلد۱	صفحہ ۶۷۰
المستدرک	رقم الحدیث (۱۸۶۹)	جلد۲	صفحہ ۱۶۳
قال المحقق:	ھذا حدیث صحیح الاسناد		
مسند ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث (۱۰۱۹)	جلد۲	صفحہ ۲۹۶
کنزالعمال	رقم الحدیث (۳۱۷۱)	جلد۲	صفحہ ۸۰
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۸۴)	جلد۵	صفحہ ۳۴۴
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن غریب		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری -رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جب کوئی دعا کرتا ہے جس میں گناہ یا قطع رحمی کی بات نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے تین میں سے ایک ضرور عطا فرماتا ہے:

۱۔ اس دعا مانگنے والے کی دعا قبول کرتا ہے۔

۲۔ اس دعا مانگنے والے کی دعا کو آخرت کیلئے ذخیرہ کر لیتا ہے۔

۳۔ اس دعا مانگنے والے کی دعا کے برابر کوئی مصیبت اس سے دور کر دیتا ہے۔

حضرات صحابہ کرام -رضی اللہ عنہم- نے عرض کی:

(یا رسول اللہ) تب تو ہم کثرت سے دعائیں مانگیں گے

حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عطا

و بخشش تمہارے دعائیں مانگنے سے بہت زیادہ ہے۔

آج دعائیں مانگی جاتی ہیں پھر ان کی قبولیت کا انتظار کیا جاتا ہے۔ اگر حسب خواہش اثرات نظر نہ آئیں تو کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں قبول نہیں کرتا۔

درج بالا فرمانِ رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو ذھن میں محفوظ رکھتے ہوئے اب ایسا تصور دل سے نکال دینا چاہیئے۔

وہ قادر و قیوم اللہ تعالیٰ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْر اس کی شان ہے ساری کائنات اس کی محتاج ہے وہ کسی کا محتاج نہیں اگر وہ دعا نہ بھی قبول فرمائے تو پھر بھی ہمارا شکوہ بنتا نہیں شکوہ تو اس سے ہو جس پر کوئی احسان کیا ہو ہم خاک کے پتلے خود اللہ تعالیٰ کے احسانات میں ڈوبے ہوئے ہیں اس کریم اللہ نے ہم پر وہ احسانات کیے ہیں جن کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔

لیکن وہ ''الصمد'' پھر بھی ہماری دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتا ہے اس کے قبول کرنے کی تین صورتیں ہیں:

۱۔ جو دعا مانگی جائے وہی بعینہٖ عطا فرمادے۔

۲۔ جو دعا مانگی جائے اس کو یوم آخرت کیلئے ذخیرہ کرے اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے وہ ہم پر کس درجہ مہربان ہے ہم صرف زبان کو حرکت دیتے ہیں اور

اپنی خواہش کا اظہار کرتے ہیں وہ اسے بھی رد نہیں کرتا بلکہ وہ اکثر ہماری اس خواہش کو وہ قیامت کے دن کیلئے ذخیرہ فرمالیتا ہے اس دنیا کی اشیاء فانی وحادث ہیں لیکن اللہ الکریم کی رحمت جب کرم کرتی ہے تو اس چیز کو ذخیرہ کر کے عالم الآخرہ پہنچا دیتی ہے جہاں ہرنا پائیدار چیز جاکر پائیدار بن جاتی ہے۔فانی بھی لافانی ہو جاتی ہے اور ابدالاباد تک رہتی ہے۔

۳۔ جو دعا مانگی اتنی مقدار مصیبت دور کر دی گئی۔

یہ بھی کریم اللہ کی کرم نوازی ہے۔مصیبت نازل ہو رہی ہے دعا مانگنے والے نے دعا مانگی اسے اس مصیبت کا شعور تک نہیں اگر یہ مصیبت آجاتی تو شاید اس کی ساری زندگی پھیکی ہو جاتی اور اس کے ایام حیات دردو کرب میں گزرتے لیکن دعا مانگنے والے نے کوئی دعا مانگی اللہ تعالیٰ نے وہ چیز دینے کی بجائے اتنی مقدار مصیبت کو دفع کر دیا تو یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا کرم ہے اور اس کے لطف و کرم کا کوئی کنارہ نہیں۔

اس حدیث پاک سے عیاں ہوا کہ دعا مانگنے والے کو بے صبرا نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اسے صبر و استقامت کا مظاہرہ کرنا چاہیئے اگر جو نعمت وہ مانگ رہا تھا نہیں ملی تو پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں کریم اللہ نے اتنی مقدار میں کوئی مصیبت دور کر دی ہے یا اسے آخرت کیلئے ذخیرہ فرمالیا ہے۔

بندے کی خواہش ہی ہوتی ہے کہ میں جو مانگ رہا ہوں یہی مجھے عطا ہو لیکن بندہ مستقبل کو نہیں جانتا ممکن ہے کہ وہ مانگی ہوئی چیز نقصان دہ ہو۔

عَسٰی اَنْ تُحِبُّوا شَیْئًا وَّھُوَ شَرٌّ لَّھُمْ.

دعا قبول کرنے والا "اللّٰہ" قریب ہے

وَاِذَا سَأَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ.

-البقرة ۱۸٦/۲-

ترجمة:

(اے میرے حبیب!) جب آپ سے میرے بندے میرے بارے میں پوچھیں (کہ میں کہاں ہوں؟ تو آپ انہیں فرما دیجئے) بیشک میں ان کے قریب ہوں۔ جب بھی کوئی دعا مانگنے والا دعا مانگے تو میں اسکی دعا کو قبول کرتا ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ رشد وہدایت پا جائیں۔

-☆-

حضور ضیاء الامۃ -رحمۃ اللہ علیہ- اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

کتنی پیاری آیت ہے ہجوم بلا میں، طوفانِ مصائب میں، گرداب ہلاکت میں گھرے ہوئے شکستہ دل اور پریشان انسان کے لیے ان چند لفظوں میں اطمینان وسکون کا کیا روح پرور پیغام ہے۔

آپ غور فرمائیے! اِنِّی قَرِیْب"

کے دو لفظوں میں راحت واطمینان کی ایک دنیا سمیٹ کر رکھ دی گئی ہے۔ کسی فصلِ بہار کی نسیمِ سحر میں، کسی ابرِ نیساں کے حیات بخش قطروں میں وہ اثر کہاں جو اثر ان دو لفظوں میں ہے! دکھ درد کا مارا جب یہ سنتا ہے کہ میرا مالک، میرا خالق مجھ سے الگ تھلگ کہیں دور نہیں کہ اسے میرے حال کا علم نہ ہو، رنج والم کی خبر نہ ہو بلکہ وہ قریب ہے، بالکل قریب، نزدیک ہے، رگِ جاں سے بھی زیادہ نزدیک تو اسے کتنا قرار آ جاتا ہے۔ تمہاری زبان پر آئی ہوئی بات تو کیا تمہارے دل میں منہ چھپائے ہوئے اسرار جو قوتِ گویائی کو اپنا چہرہ دکھانے سے شرماتے ہیں، افکار اور اندیشوں کے وہ نازک ولطیف آبگینے جو ہوائی صوتی لہروں کو بھی برداشت نہیں کر سکتے ان سب کو وہ جانتا ہے۔ وہ قادر بھی ہے رحمٰن ورحیم بھی تم دستِ دعا دراز تو کرو، تم دامن طلب پھیلا کر تو دیکھو تم دل کے ہاتھوں سے اس کے درِ رحمت پر دستک تو دو، وہ سنے گا تمہاری فریاد، وہ قبول کرے گا تمہاری دعا، وہ بدل دے گا تمہاری بگڑی

ہوئی قسمت لیکن جب وہ کرم فرمائے تو سرکش نہ بن جانا۔اسی طرح سرِ نیاز اس کے درِ اقدس پر جھکائے رکھنا۔اسلام قبول کرنے پر جو ذمہ داریاں تم نے قبول کی تھیں جو عہد تم نے باندھا تھا ان کو نباہتے رہنا۔رُشد وہدایت پا جاؤ گے کامیاب وکامران ہو جاؤ گے۔ —ضیاء القرآن جلد اوّل—

دعا مانگنے کا طریقہ

ہر در سے مانگنے اور سوال کرنے کا طریقہ ہوتا ہے ہم تو احکم الحاکمین کے بندے اور اس کی عاجز مخلوق ہیں ہم تو اسی وحدہ لاشریک سے التجائیں کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔اس رب العالمین کے دربار سے دعائیں کرنے کے بھی کچھ طریقے اور سلیقے ہیں۔یوں تو اس ذات رحمٰن ورحیم سے جیسے بھی مانگیں وہ دیتا ہے لیکن اگر کچھ چیزوں کا خیال رکھ کر عرض کریں گے تو اس کے دینے کا انداز بھی نرالا ہوگا۔

پاک جسم

جس زبان سے الفاظ نکلتے ہیں اس زبان کا پاک ہونا ضروری ہے۔ جھوٹ، غیبت، چغلی اور گالی گلوچ سے یہ زبان آلودہ ہوجاتی ہے اس لئے ان عادات قبیحہ سے بچنا نہایت اہم ہے۔

دعاء صرف زبان سے کافی نہیں ہوتی بلکہ دل کا ہمنوا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے اس دل کا پاک ہونا بھی نہایت اہم ہے، حسد کینہ بغض حرام خوارک دل کا روگ ہیں ان چیزوں سے دل کو صاف کرکے اللہ کے حضور التجائیں کرنی چاہیں۔

یہ زبان اور دل جس جسم میں ہیں اس سارے جسم کا ظاہری اور باطنی نجاستوں سے پاک ہونا ضروری ہے۔ یہ پلیدیاں یہ نجاستیں ہماری دعاؤں سے قوتِ پرواز چھین لیتی ہیں ان نجاستوں کے ہوتے ہوئے دعا محض الفاظ کا بے جان مجموعہ ہوتی ہے جس کی اللہ کے ہاں کوئی قدر ومنزلت نہیں۔

اس ضمن میں رسول عربی -صلی اللہ علیہ وسلم- کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَااَیُّهَاالنَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ طَیِّبٌ" لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّباً وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا أَمَرَبِهِ الْمُرْسَلِیْنَ فَقَالَ : یَااَیُّهَاالرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحاً إِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْم. وَقَالَ یَااَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا کُلُوْا مِنْ طَیِّبَاتِ مَارَزَقْنَاکُمْ ثُمَّ ذَکَرَ الرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ أَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَیْهِ اِلَى السَّمَاءِ یَارَبِّ یَارَبِّ وَمَطْعَمُهٗ حَرَام" وَمَشْرَبُهٗ حَرَام" وَمَلْبَسُهٗ حَرَام" وَغُذِّیَ بِالْحَرَامِ فَأَنّٰى یُسْتَجَابُ لِذَالِکَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۰۰۰)	جلد۴	صفحہ۲۶۴
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۹۸۹)	جلد۳	صفحہ۲۰۰
قال الالبانی:	حسن		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۱۵)	جلد۲	صفحہ۳۹۸
فتح الباری		جلد۹	صفحہ۵۱۸
مسند الدارمی	رقم الحدیث (۲۷۵۹)	جلد۳	صفحہ۱۷۸۶
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۳۳۰)	جلد ۸	صفحہ ۲۸۵
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۶۳۹۴)	جلد ۳	صفحہ ۴۸۲
قال للبیہقی:	رواہ مسلم فی الصحیح		
شرح السنۃ (للبغوی)	رقم الحدیث (۲۰۲۸)	جلد ۸	صفحہ ۷
قال البغوی:	ھذا حدیث صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۳۲۳۶)	جلد ۲	صفحہ ۸۱

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: اے اولاد آدم! اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ صرف پاک ہی کو قبول کرتا ہے۔ اس نے ایمان والوں کو وہی حکم دیا ہے جو اس نے اپنے رسولوں کو دیا ہے۔ رسولوں سے اس نے فرمایا:

اے گروہِ مرسلین! تم کھاؤ طیب وطاہر رزق اور عمل صالح کرو اور میں خوب جانتا ہوں جو تم (پاکیزہ) عمل کرتے ہو۔

اور اس نے ایمان والوں سے فرمایا:

اے ایمان والو! وہ طیب وطاہر رزق کھاؤ جو ہم نے تمہیں عطا فرمایا:

اس کے بعد حضور -صلی اللہ علیہ وسلم- نے ایک ایسے آدمی کا ذکر کیا جو طویل سفر طے کر کے کہیں پہنچتا ہے اس کی حالت یہ ہے کہ اس کے بال پراگندہ، اس کے کپڑے غبار آلود ہیں وہ اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف

بلند کر کے دعا مانگتا ہے اور عرض کرتا ہے اے میرے رب! اے میرے رب! (میری فریاد سن) حالانکہ اس کی حالت یہ ہے کہ اس کا کھانا حرام کمائی کا، پینا حرام کمائی کا، لباس حرام کمائی کا (الغرض) اس کی غذا بھی حرام کمائی کی (تو سنو) ایسے شخص کی دعا کیسے قبول ہو۔

-☆-

قبولیتِ دعا کے لئے زبان ودل، جسم وجاں اور لباس کا ظاہری ومعنوی نجاستوں سے پاک وصاف ہونا ضروری ہے۔

حضور ضیاء الاسلام والمسلمین -رحمۃ اللہ علیہ- درج بالا حدیث کی تشریح کے ضمن میں فرماتے ہیں:

اگر ہماری دعائیں قبول نہ ہوں تو جائے تعجب نہیں بلکہ تعجب وحیرت تو اس کی رحمتِ بے پایاں پر ہے کہ پھر بھی وہ فریاد سن لیتا ہے۔

-ضیاء القرآن جلد اوّل-

پاک جگہ

جس جگہ دعاء مانگی جائے اس کا اپنا اثر ہے جس جگہ ذکر وفکر کی محفلیں منعقد ہوں، کلام الٰہی کی تلاوت ہو، سر بندگی جھکائے جاتے ہوں اس کا بہت بہتر اثر ہے۔

اس کے برعکس وہ جگہ جو ظاہری و حکمی نجاستوں سے آلودہ ہو، برائی اور بدی کا مرکز ہو وہاں دعا کا اثر اللہ ہی بہتر جانے کیسا ہو۔

اس ضمن میں یہ بات مدنظر رہے

حضور رسول عربی -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے دنیا میں تشریف لانے سے صدیاں پہلے ایک بستی پر بوجہ ان کی نافرمانیوں کے عذاب الٰہی نازل ہوا وہ بستی تباہ و برباد ہوگئی۔ رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم- کا ایک مرتبہ اس تباہ شدہ بستی سے گزر ہوا تو حضور -صلی اللہ علیہ وسلم- نے حکم فرمایا جلدی جلدی اس علاقہ سے گزر جاؤ۔

جہاں ایک مرتبہ اللہ کا عذاب نازل ہوا ہو اس کا اثر اس علاقہ اور

بستی پر صدیوں تک رہتا ہے تو جہاں اللہ کی رحمتیں نازل ہوں وہاں ان رحمتوں کا اثر بھی صدیوں پر محیط ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ کے حضور دستِ سوال دراز کرنے کے لئے اس جگہ کو منتخب کرنا چاہیئے جہاں اس کی رحمتیں نازل ہوئی ہوں۔

قرآن کریم میں حضرت زکریا -علیہ الصلوٰۃ والسلام- اور حضرت مریم -رضی اللہ عنہا- کا تذکرہ ملتا ہے حضرت مریم حضرت زکریا کی کفالت میں تھیں حضرت زکریا -علیہ السلام- نے ان کے لئے ایک عبادت گاہ بنادی تھی وہ عبادت گاہ باہر سے مقفل ہوتی اور حضرت مریم اس میں اپنے پروردگار کی بندگی میں مگن رہتیں۔ اب قرآنی الفاظ سنیئے:

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يٰمَرْيَمُ أَنّٰى لَكِ هٰذَا، قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

جب بھی حضرت زکریا -علیہ الصلاۃ والسلام- حضرت مریم -رضی اللہ عنہا- کی عبادت گاہ میں داخل ہوتے تو حضرت مریم کے پاس کھانے کی چیزیں (پھل وغیرہ) پاتے آپ نے حضرت مریم سے فرمایا یہ رزق تمہارے لئے کہاں سے آتا ہے؟ آپ نے عرض کی یہ اللہ کے پاس سے آتا

ہے۔ بے شک اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

حضرت زکریا -علیہ الصلوٰۃ والسلام- نے اللہ کی مقبول بندی، حضرت مریم -رضی اللہ عنہا- پر اللہ کی عنایاتِ خسروانہ کو دیکھا تو آپ نے اس موقع ومحل کو غنیمت جانا اور اسی محراب -عبادت کی جگہ- میں آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اُٹھا دیئے کیونکہ اس جگہ کی نسبت مقبول بارگاہِ الٰہی، حضرت مریم -رضی اللہ عنہا- سے ہو چکی تھی۔

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ.

وہیں حضرت زکریا -علیہ الصلاۃ والسلام- نے اپنے پروردگار سے دعا کی انہوں نے عرض کی اے میرے پروردگار مجھے اپنی جنابِ خاص سے پاکیزہ اولاد عطا فرما یقیناً تو ہی دعا سننے والا ہے۔

پاکیزہ جگہ، محرابِ مریم میں حضرت زکریا -علیہ الصلاۃ والسلام- بارگاہ لم یزل میں دست بدعا ہوئے تو اللہ جل جلالہ نے ان کی دعا کو شرف قبولیت سے نوازا اور جو کچھ انہوں نے مانگا تھا وہ انہیں عطا فرما دیا گیا۔

قرآن کریم اس قبولیتِ دعا کو یوں بیان فرماتا ہے:

فَنَادَتْهُ الْمَلٰئِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ اَنَّ اللّٰهَ

يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقاً بِكَلِمَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَسَيِّداً وَحَصُوراً وَنَبِيّاً مِنَ الصَّالِحِيْنَ.

فرشتوں نے آپ کو ندا دی اس حالت میں کہ آپ محراب میں مصروف عبادت تھے یقیناً اللہ خوشخبری دیتا ہے آپ کو (ایک فرزند) یحییٰ کی جو تصدیق کرنے والا ہوگا اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرمان کی، سردار ہوگا اور ہمیشہ عورتوں سے دور رہنے والا ہوگا اور نبی ہوگا صالحین سے۔

دیکھئے! حضرت زکریا -علیہ الصلوٰۃ والسلام- پاکیزہ اور طیب جگہ دعا مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ فوراً ان کی دعا کو قبول فرماتا ہے۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت مطہرہ پر عمل کرتے ہوئے دعا مانگنے کیلئے کسی پاکیزہ جگہ کا انتخاب کریں۔

بزرگانِ دین کے مزارات پرانوار کے پاس دعا مانگنے میں یہی حکمت کارفرما ہے کہ ان کے وجود مسعود کی برکت سے اللہ تعالیٰ دعا کو قبول فرماتا ہے۔

جہاں حضرت مریم -رضی اللہ عنہا- چند دن قیام کریں وہاں ایک اللہ کا نبی اپنے ہاتھ بلند کر کے دعا مانگتا ہے تو جہاں کوئی مقبول بارگاہِ الٰہی لیٹا ہوا ہو- اس کا مزار پرانوار ہو- تو وہاں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے

مانتے والے اگر ہاتھوں کو بلند کر کے اپنے پروردگار سے دعائیں کریں تو کوئی مضائقہ نہیں۔

اے اللہ! اے قادر وقیوم اللہ! ہمیں قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما۔

اے خالق و مالک! اے پاک پروردگار! ہمیں انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے نقش قدم پر چلنے کی سعادت عطا فرما۔

اے ارحم الراحمین! اے رب العالمین! جہاں تیرے کسی مقبول بندے کے قدم لگے ہوں، چند دن اس نے تیری بندگی کا کیف لیا ہو یا جہاں تیرا کوئی مقبول بندہ ابدی نیند سویا ہوا ہو اس کا مزار پرانوار ہو اس مبارک جگہ ہمیں اپنی بارگاہ سے مانگنے التجائیں کرنے اور دعائیں مانگنے کی توفیق ارزانی فرما۔

آمِيْنَ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ بِبَرَكَةِ اَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى وَبِبَرَكَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ.

بہتر وقت

سب وقت اللہ کے ہیں اور جس وقت بھی دعا مانگی جائے اللہ تعالیٰ سنتا ہے لیکن کچھ وقت ایسے بھی ہیں جن کی بزرگی اور شرف مُسلَّم ہے ایسے اوقات شریفہ کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے جیسے

۱۔ ماہِ رمضان

۲۔ جمعۃ المبارک

۳۔ رات کا درمیانی اور آخری حصہ

رمضان المبارک خیرات وبرکات سے بھرپور مہینہ ہے اس کی ہر ساعت قابل قدر ہے ایسے عظیم مہینہ میں کسی وقت بھی دعا مانگنا فائدہ سے خالی نہیں اس ماہِ مبارک میں شیطان مقید ہوتا ہے جہنم کے دروازے بند ہوتے ہیں اور جنت کے دروازے کھلے ہوتے ہیں رحمتِ الٰہی جوبن پر ہوتی ہے اور اللہ کی بارگاہ کا کوئی بھی سوالی محروم نہیں رہتا۔

جمعۃ المبارک یومِ مشہود ہے اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس دن بکثرت

نازل ہوتے ہیں اور انسانی اعمال بارگاہِ خداوندی میں خصوصیت سے پیش کئے جاتے ہیں ایسے مبارک دن میں اگر بندہ اپنے اللہ سے دست بدعاء ہوتو فرشتے اس کی دعا پر آمین، آمین کہتے رہتے ہیں اور پھر بارگاہِ خداوندی میں اس کے سوالی ہونے کی گواہی بھی دیتے ہیں اور اس کی سفارش بھی کرتے ہیں۔

اور جمعۃ المبارک میں ایک گھڑی ایسی بھی ہے جس میں جو دعا کی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ اے بندۂ مومن! اس دن اہتمام سے اپنے پروردگار سے دعا مانگ ہوسکتا ہے جس گھڑی تو دعا مانگ رہا ہو وہ مقبولیت کی گھڑی ہو۔

دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں رات کا آخری تیسرا حصہ سب سے بہتر وقت ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ :

یَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَیْلَةٍ اِلٰی سَمَاءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الآخِرِ فَیَقُوْلُ مَنْ یَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهٗ مَنْ یَسْأَلُنِیْ فَأُعْطِیَهٗ مَنْ یَسْتَغْفِرُلِیْ فَأَغْفِرَلَهٗ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۶۵۲)	جلد۳	صفحہ۳
قال البیہقی:	رواہ البخاری فی الصحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۳۹۹)	جلد۹	صفحہ۲۰۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۵۸)	جلد۲	صفحہ۱۸۸
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۴۶)	جلد۲	صفحہ۴۴۴
قال الترمذی:	حدیث ابی ھریرہ حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۴۶)	جلد۱	صفحہ۲۵۴
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۱۳۶۶)	جلد۲	صفحہ۱۶۱
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۱۳۶۶)	جلد۲	صفحہ۴۹۱
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۳۲)	جلد۱	صفحہ۴۰۷
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۴۵۰)	جلد۲	صفحہ۱۹۵
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۰۹۴)	جلد۱	صفحہ۳۸۴
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۷۳۳)	جلد۴	صفحہ۲۴۶

کتاب	رقم الحدیث	جلد	صفحہ
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۷۳۳)	جلد۳	صفحہ ۱۵۸
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الدارمی	رقم الحدیث (۱۵۱۹)	جلد۲	صفحہ ۹۲۷
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ حسن		
مسند ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث (۱۱۸۰)	جلد۲	صفحہ ۴۰۰
قال حسین سلیم اسد:	رجالہ ثقات		
الموطا للامام مالک	رقم الحدیث (۳۰)	جلد۱	صفحہ ۱۸۷
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۴۶۳)	جلد۱۰	صفحہ ۹۸
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۴۵۳)	جلد۲	صفحہ ۴۸۶
قال المحقق:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۲۰)	جلد۳	صفحہ ۱۹۹
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرط الشیخین		
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۲۲۳۲)		صفحہ ۲۹۷
المسند الجامع	رقم الحدیث (۱۴۳۷۴)	جلد۱۷	صفحہ ۷۲۳
المسند الجامع	رقم الحدیث (۱۴۳۷۳)	جلد۱۷	صفحہ ۷۲۱

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر رات آسمانِ دنیا پر جب رات کا آخری تیسرا حصہ باقی ہو نزول اجلال فرماتا ہے پھر فرماتا ہے: ہے کوئی مجھ سے دعا مانگنے والا میں اس کی دعا قبول کروں۔ ہے کوئی مجھ سے سوال کرنے

والا میں اسے عنایت فرماؤں۔ ہے کوئی مجھ سے گناہوں کی معافی مانگنے والا میں اس کے گناہ معاف کردوں۔

-☆-

غور فرمایئے پروردگار عالم جل جلالہ خود فرمارہا ہو مجھ سے مانگو، مجھ سے سوال کرو، مجھ سے مغفرت کی بھیک مانگو اگر ان گھڑیوں کو خواب غفلت کی نذر کردیا جائے تو یہ حرماں نصیبی نہیں تو اور کیا ہے۔ ازلی سعادتوں کا امین ہے وہ شخص جو ان رحمت بھری گھڑیوں میں اپنے اللہ سے دست بدعا رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ کتنا لطف وکرم ہے کہ اس نے ہم جیسے گنہگاروں اور غافلوں کے لئے وقفہ وقفہ سے ایسے لمحات عطا فرمادیئے جن میں تھوڑا سا بھی مانگنے سے اللہ بہت زیادہ عطا فرماتا ہے۔

آیئے ان لمحات کی قدر کریں۔ علیم وخبیر اللہ کی بارگاہ میں دست بدعا ہوں اللہ تعالیٰ ہر مسلم کو اپنے در سے مانگنے کی سعادت عطا فرمائے۔ جن گھڑیوں میں دعا قبول ہوتی ہے ان میں سے چند کا ذکر آخری صفحات میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے در سے لولگانے کی سعادت عطا فرمائے۔

نیت صالحہ

عَنْ اَمِیرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبِی حَفْصٍ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ، وَاِنَّمَا لِاِمْرِءٍ مَانَوٰی فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ لِدُنْیَا یُصِیْبُھَا اَوْاِمْرَاَۃٍ یَنْکِحُھَا فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَاھَاجَرَاِلَیْہِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۳۴۴)	جلد۲	صفحہ۱۲۸
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۲۲)	جلد۱	صفحہ۵۹
قال الالبانی:	صحیح ۔مشہور		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱)	جلد۱	صفحہ۲۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۶۸۹)	جلد۴	صفحہ۲۰۸۸
مسند ابی عوانہ	رقم الحدیث (۷۴۳۸)	جلد۴	صفحہ۴۸۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۹۰۷)	جلد۴	صفحہ۱۶۴

سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۴۲۲۷)	جلد۴	صفحہ۵۲۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۴۲۲۷)	جلد۵	صفحہ۶۲۵
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۳۰۲)	جلد۳	صفحہ۳۷۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۲۰۱)	جلد۲	صفحہ۲۳۵
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۲۰۱)	جلد۲	صفحہ۱۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۶۵۳)	جلد۳	صفحہ۲۴۳
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۷۱۴)	جلد۲	صفحہ۱۲۸
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبری للبیھقی	رقم الحدیث (۸۱۰۸)	جلد۴	صفحہ۳۹۶
السنن الکبری للبیھقی	رقم الحدیث (۷۳۷۰)	جلد۴	صفحہ۱۸۸
السنن الکبری للبیھقی	رقم الحدیث (۸۹۹۲)	جلد۵	صفحہ۶۰
السنن الکبری للبیھقی	رقم الحدیث (۱۲۹۰۷)	جلد۶	صفحہ۵۳۸
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۸۸)	جلد۲	صفحہ۱۱۳
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
الموطا لامام مالک بروایۃ الامام محمد/رقم الحدیث (۹۸۱)			صفحہ۴۰۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۸)	جلد۱	صفحہ۲۳۶

قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۰۰)	جلد۱	صفحہ۲۹۲
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
معرفۃ السنن والآثار	رقم الحدیث (۵۸۵)	جلد۱	صفحہ۲۶۰
معرفۃ السنن والآثار	رقم الحدیث (۵۸۷)	جلد۱	صفحہ۲۶۱
معرفۃ السنن والآثار	رقم الحدیث (۵۸۸)	جلد۱	صفحہ۲۶۱
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۶۱۲)	جلد۸	صفحہ۹۱
شرح مشکل الآثار	رقم الحدیث (۵۱۰۷)	جلد۱۳	صفحہ۱۰۶
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرط الشیخین		
مسند ابی داود الطیالسی	رقم الحدیث (۳۷)		صفحہ۹
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۴۲)	جلد۱	صفحہ۷۳
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۴۳)	جلد۱	صفحہ۷۴
سنن الدارقطنی	رقم الحدیث (۱۲۸)	جلد۱	صفحہ۴۶
تاریخ بغداد	رقم الحدیث (۴۸۹۷)	جلد۹	صفحہ۳۴۵
سنن النسائی		جلد۱	صفحہ۵۸
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۷۵)	جلد۱	صفحہ۳۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی		جلد۶	صفحہ۱۵۸
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۴۳۷)	جلد۲	صفحہ۴۷۹
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی		جلد۷	صفحہ۱۳

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۸۰۳)	جلد۳	صفحہ۱۴
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

امیر المومنین ابو حفص عمر بن الخطاب -رضی اللہ عنہ- نے فرمایا:

میں نے حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کو یہ فرماتے ہوئے سنا بیشک اعمال (صالحہ) کا انحصار نیتوں پر ہے اور یقیناً ہر آدمی کے لئے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔

پس جس نے ہجرت کی اللہ اور اس کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی طرف تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی طرف ہی ہے۔

پس جس نے دنیا کے لئے ہجرت کی تا کہ اسے پالے، یا کسی عورت کے لئے ہجرت کی تا کہ اس سے نکاح کرے تو (سن لیجئے) ایسے آدمی کی ہجرت ادھر ہی ہوگی جدھر اس نے ہجرت کی۔

-☆-

اللہ کے پیارے حبیب اور ہم سب کے آقا -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا درج بالا ارشاد مبارک کتنا فکر انگیز ہے بندہ مسلم اس میں جتنا گہرا غور کرتا جائے اسی فرمان مبارک کی برکت سے اتنا ہی خلوص نصیب ہوگا۔

ذرا توجہ فرمائیے!

دو آدمی مکہ مکرمہ سے ہجرت کرتے ہیں اور دونوں مدینہ منورہ کی پاکیزہ سرزمین میں پہنچتے ہیں۔ دونوں کی نیتیں مختلف ہیں ایک اللہ کے حبیب اور ہمارے آقا -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- سے ملنے کے لئے گھر سے نکلتا ہے اور اسی کا دوسرا ساتھی بھی اپنا گھر، اپنا وطن چھوڑتا ہے لیکن اس کی نیت کسی عورت سے شادی کرنا ہے۔

صرف نیت کی وجہ سے

پہلے کی ہجرت، ہجرت اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ہوگی اس کا ہر قدم نیکی، اس کا ہر سانس سعادت سے لبریز اور اس کا یہ سفر ایسا رحمتوں سے لبریز کہ رشک قدسیاں ٹھہرا۔

اسی کا دوسرا ساتھی وہی سفر کر رہا ہے لیکن اس کا سانس اس کا قدم اس کی مشقت اور اس کی روز وشب کی طویل مسافت سب اللہ کے ہاں بیکار ہے جس میں نیکی نام کی کوئی چیز نہیں۔

سبحان اللہ! حسن نیت واقعی بندہ مسلم کے نیک اعمال کو رضائے الٰہی کا زینہ بنادیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے طفیل ہمیں ہر نیک کام میں نیت درست رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، خلوص وللّٰہیت

کی سعادت سے بہرہ ور فرمائے۔

فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ :

اس حدیث پاک میں ایک اور بات بھی واضح نظر آتی ہے جس کو سن کر ایک مسلم بھائی کی کشت ایمان تروتازہ ہوجاتی ہے۔

رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضری سے ہر نعمت مل جاتی ہے بلکہ نعمتیں پیدا فرمانے والا ''اللہ'' بھی مل جاتا ہے۔ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ کے الفاظ اسی حقیقت کو اجاگر کرتے ہیں۔ بندہ مسلم ہجرت تو مدینہ منورہ کی طرف کرتا ہے جہاں اللہ کے پیارے حبیب -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- جلوہ افروز ہیں لیکن حدیث پاک کے الفاظ مبارکہ کہتے ہیں کہ وہ بندہ مسلم اللہ اور اس کے رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی طرف جارہا ہے تو بات بالکل واضح ہوگئی کہ مدینہ منورہ وہ پاک زمین ہے جہاں جلوہ مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- بھی ہے اور اسی پرنور ذات کے صدقے سے تجلی الٰہی بھی ہے۔

فَلَکَ الْحَمْدُ یَااَللّٰہُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

حسن نیت ہی اعمال صالحہ کی روح ہے اگر یہ روح نہ ہو تو اعمال صالحہ بے جان جسم کی طرح ہونگے۔

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وسلم- کا یہ ارشاد گرامی ہم سب کو اپنی نیتیں درست کرنے کا حکم دے رہا ہے۔ اعمال صالحہ میں جب تک اخلاص وللّٰہیت پیدا نہ ہو اس وقت تک ان کی بارگاہِ الٰہی میں کوئی حیثیت نہیں۔ دعاء اعمال صالحہ کی جان ہے، دعاء عبادت ہے اور جب تک اس دعا مانگنے والے میں اخلاص پیدا نہ ہوگا یہ دعا دعا نہ ہوگی ہوسکتا ہے یہ اس کیلئے وبال جان بن جائے۔

مثلاً ایک آدمی دعاء مانگ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ہر قسم کی نعمتیں مانگ رہا ہے اس سے عافیت کا سوال کرر ہا ہے جنت کی درخواست کرر ہا ہے لیکن اس کا دل یہ کہہ رہا ہے کہ لوگ مجھے کہیں یہ بہت نیک اور اچھا آدمی ہے اور دعائیں مانگتا رہتا ہے اس آدمی کا صرف یہی خیال اس دعاء کے حسن کو ختم کردے گا۔ جب تک دعاء مانگنے والے میں اخلاص وللّٰہیت پیدا نہ ہوگا دعاء بارگاہِ ذوالجلال میں قبول نہ ہوگی۔

قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اِنَّ اللّٰهَ لا يَقْبَلُ مِنْ مُسَمِّعٍ وَلا مُرَاءٍ وَلا لاعِبٍ وَلادَاعٍ اِلَّا دَاعِياً دُعَاءً ثَبْتاً مِنْ قَلْبِهٖ.

تخریج :

الاثر صحیح

الادب المفرد رقم الحدیث (۶۰۶)

صحیح الادب المفرد رقم الحدیث (۶۰۶) صفحہ ۲۲۶

قال الالبانی: صحیح الاسناد

کتاب الزھد لوکیع بن الجرّاح/رقم الحدیث (۳۰۵) جلد۲ صفحہ ۵۷۹

قال المحقق: ھذا سند صحیح

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود -رضی اللہ عنہ- نے ارشاد فرمایا:

بیشک اللہ تعالیٰ کسی ریاء وسُمعہ والے کا عمل قبول نہیں کرتا اور نہ کسی کھیلنے والے کا اور نہ دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہے مگر یہ کہ دعاء مانگنے والا ایسی دعا مانگے جو اس کے دل میں پیوست ہو۔

-☆-

علامہ قرطبی مفسر قرآن رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَمِنْ شَرْطِ الدَّاعِيْ اَنْ يَكُوْنَ عَالِماً بِاَنْ لا قَادِرَ عَلٰى حَاجَتِهٖ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ الْوَسَائِطَ فِيْ قَبْضَتِهٖ وَمُسَخَّرَةٌ" بِتَسْخِيْرِهٖ وَاَنْ يَدْعُوَ بِنِيَّةٍ صَادِقَةٍ وَحُضُوْرِ قَلْبٍ.

-الجامع لاحکام القرآن ۲/۳۱۱-

اللہ کی بارگاہ میں دعا مانگنے والے کیلئے شرط یہ ہے کہ

وہ اس بات کو جانتا ہو کہ اس کی اس حاجت برآری پر سوائے اللہ

کے کوئی قادر نہیں ہے اور تمام وسائل اللہ کے قبضہ قدرت میں ہیں اور اسی کی تسخیر سے مسخر ہیں اور وہ نیت صادقہ اور حضور قلب سے دعا مانگے ۔

قبلہ رُخ

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَهُمْ اَلْف" وَاَصْحَابُهُ ثَلاثُ مِائَةٍ وَتِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلاً فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّيَدَيْهِ فَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح مسلم	رقم الحدیث(۱۷۶۳)	جلد۱۲	صفحہ۷۲
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث(۱۰۴۹۶)	جلد۸	صفحہ۴۳
مسند ابی عوانۃ	رقم الحدیث(۶۶۹۲)	جلد۴	صفحہ۲۵۴
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث(۲۶۹۰)	جلد۲	صفحہ۶۸
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث(۲۶۹۰)	جلد۲	صفحہ۱۵۰
سنن الترمذی	رقم الحدیث(۳۰۹۲)	جلد۵	صفحہ۵۵
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث(۳۰۸۱)	جلد۳	صفحہ۲۴۰
قال الالبانی:	حسن		

صحیح ابن حبان　رقم الحدیث (۴۷۹۳)　جلد ۱۱　صفحہ ۱۱۴

قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم

السنن الکبریٰ (للبیہقی) رقم الحدیث (۱۲۸۴۳)　جلد ۶　صفحہ ۵۲۱

مسند الامام احمد　رقم الحدیث (۲۰۸)　جلد ۱　صفحہ ۲۵۳

قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح

المصنف (ابن ابی شیبہ)　رقم الحدیث (۱۸۵۳۱)　جلد ۱۴　صفحہ ۳۶۵

دلائل النبوۃ　جلد ۳　صفحہ ۵۲-۵۱

جامع البیان (للطبری) رقم الحدیث (۱۵۷۳۴)　جلد ۸　صفحہ ۲۹۱

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عمر بن الخطاب -رضی اللہ عنہ- کا بیان ہے

جب یوم بدر کو (میدان بدر میں) حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے مشرکین کی طرف دیکھا اور انکی تعداد ایک ہزار تھی اور حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے صحابہ تین سوانیس تھے تو حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے قبلہ کی طرف رُخ انور فرمالیا پھر اپنے ہاتھوں کو دراز کردیا تو اپنے رب کو بلند آواز سے پکارنا شروع کردیا۔

-☆-

اس حدیث پاک سے عیاں ہوا کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے غزوۂ بدر کے موقع پر دعا مانگنے کیلئے اپنا رخ انور قبلہ کی طرف کرلیا۔

صلاۃ کی ادائیگی کیلئے بھی قبلہ کی طرف رخ کیا جاتا ہے۔ دعا چونکہ عبادت ہے اس لیئے دعا میں بھی عموماً قبلہ کی طرف رخ کیا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن زید -رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک جو صلاۃ استسقا میں ہے یہ الفاظ بھی ہیں:

اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى يُصَلِّيْ وَاِنَّهٗ لَمَّا دَعَا اَوْ اَرَادَ اَنْ يَدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ.

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- صلاۃ استسقاء کی ادائیگی کیلئے مصلّی کی طرف نکلے جب آپ نے دعا مانگی یا جب آپ دعا مانگنے لگے تو قبلہ کی طرف رخ انور کرلیا اور اپنی چادر کو پھیر دیا۔

دعا کے وقت قبلہ شریف کی طرف رخ کرنا مستحسن تو ہے لازمی نہیں۔ دعا کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنا ضروری نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ سے کسی بھی وقت اور کسی بھی حالت میں مانگا جاسکتا ہے وہ ہر حالت میں سنتا ہے ہاں جب بھی دعا مانگی جائے روح دعا انکساری وعاجزی چاہیئے۔ جب خشوع وخضوع سے نہایت انکساری سے دعا مانگی جائے گی تو اللہ تعالیٰ ضرور اپنے لطف وکرم سے اس دعا کو قبول فرمائے گا۔

امام بخاری -رضی اللہ عنہ- صحیح البخاری میں باب باندھتے ہیں:

بَابُ : الدُّعَاءُ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ

باب: قبلہ شریف کی طرف رُخ کیے بغیر دعا

اس کے تحت ایک حدیث پاک نقل فرماتے ہیں ملاحظہ ہو

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ :

بَيْنَا النَّبِيُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ- يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ رَجُلٌ" فَقَالَ :

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَسْقِيَنَا فَتَغَيَّمَتِ السَّمَاءُ وَمُطِرْنَا حَتّٰى مَاكَادَ الرَّجُلُ يَصِلُ اِلٰى مَنْزِلِهٖ ، فَلَمْ يَزَلْ تُمْطِرُ اِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ ، فَقَامَ ذَالِكَ الرَّجُلُ اَوْغَيْرُهٗ فَقَالَ : اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَصْرِفَهٗ عَنَّا فَقَدْ غَرِقْنَا فَقَالَ "اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَقَطَّعُ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ وَلَايُمْطِرُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۳۴۲)	جلد۴	صفحہ۱۹۹۵
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۹۰۲)	جلد۳	صفحہ۱۶۵۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۹۵۸)	جلد۱۰	صفحہ۳۳۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۸۸۴)	جلد۱۱	صفحہ۴۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۹۵۰)	جلد۱۱	صفحہ۶۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۴۶۱۷)	جلد۴	صفحہ۱۰۳
قال المحقق:	متفق علیہ		
کنز العمال	رقم الحدیث (۲۳۵۴۸)	جلد۸	صفحہ۴۳۷
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۱۱۶۸)	جلد۴	صفحہ۴۱۵
قال البغوی:	ھذا حدیث متفق علیٰ صحتہ		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۸۹۷)	جلد۶	صفحہ۱۷۰
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۶۴۳۲)	جلد۳	صفحہ۴۹۳
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۶۴۳۶)	جلد۳	صفحہ۴۹۴
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۶۴۴۴)	جلد۳	صفحہ۴۹۷
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۵۲۳)	جلد۳	صفحہ۱۶۳
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۵۲۶)	جلد۱	صفحہ۴۹۳
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۵۹۶)	جلد۱	صفحہ۱۷۸
مجمع الزوائد (عبداللہ بن عباس)/	رقم الحدیث (۳۲۸۵)	جلد۲	صفحہ۴۵۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۹۳۳)	جلد۱	صفحہ۲۷۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۰۳۳)	جلد۱	صفحہ۳۰۹
الاذکار	رقم الحدیث (۴۶۸)		صفحہ۲۱۵

صحیح الاذکار	رقم الحدیث (۲۱۴)		صفحہ ۲۳۴
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۵۲۴)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۴
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۵۲۷)	جلد ۱	صفحہ ۴۹۳
قال الالبانی:	صحیح		
اتحاف السادۃ المتقین		جلد ۷	صفحہ ۱۹۵
فتح الباری	رقم الحدیث (۳۵۸۲)	جلد ۸	صفحہ ۷۲۹

ترجمۃ الحدیث:

حضرت انس -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ اس دوران کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- یوم الجمعہ کو خطبہ ارشاد فرما رہے تھے ایک آدمی کھڑا ہوا عرض کی یارسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ ہم پر بارش نازل فرمائے (حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے دعا فرمائی) آسمان پر بادل چھا گئے ہم پر بارش نازل کر دی گئی یہاں تک کہ آدمی کا اپنے گھر پہنچنا مشکل ہو گیا تھا۔ آئندہ جمعہ تک بارش کا نزول ہوتا رہا۔

(آئندہ جمعہ دوران خطبہ) وہی آدمی کھڑا ہوا یا کوئی اور عرض کی (یارسول اللہ!) اللہ سے دعا مانگیے کہ وہ ہم سے اس بارش کو پھیر دے ہم غرق ہوا چاہتے ہیں۔

تو حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے دعا مانگی

اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَ لَا عَلَیْنَا.

اے اللہ! ہمارے اطراف میں بارش ہو اور ہم پر بارش نہ ہو۔

اتنی دعا مانگنے کی دیر تھی کہ بادل مدینہ منورہ کے گرد پھٹنا شروع ہو گئے اور اھل مدینہ پر بارش کا نزول موقوف ہو گیا۔

-☆-

ان دونوں مواقع پر حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے بارش کی دعا مانگی تو حضور منبر پر ہی جلوہ افروز رہے۔

اور یہ تو بدیہی بات ہے کہ منبر پر بیٹھے ہوئے قبلہ رخ نہیں ہوا جاتا بلکہ عوام کی طرف رخ ہوا کرتا ہے۔

یہ بات واضح ہوئی کہ دعا کیلئے قبلہ رخ ہونا ضروری نہیں۔

ابوعبدالرحمٰن جیلانی العروسی لکھتے ہیں:

وَمِنَ الْمَعْلُوْمِ اَنَّ الْخَطِیْبَ یَکُوْنُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَۃِ فِیْ حَالِ خُطْبَتِہٖ وَذَالِکَ لِلْاِشَارَۃِ اِلٰی اَنَّ الْاِسْتِقْبَالَ لَیْسَ بِلَازِمٍ.

-الدعا ومنزلتہ من العقیدۃ جلد اول صفحہ ۲۰۷-

یہ بات ہر ایک کو معلوم ہے کہ خطیب خطبہ کی حالت میں قبلہ کی طرف پشت کیے ہوئے ہوتا ہے (اس کا چہرہ قبلہ کی طرف نہیں ہوتا) اور یہ بھی اشارہ ہے کہ دعا میں استقبال القبلہ لازم نہیں ہے۔

جب دعا کیلئے قبلہ رخ ہونا ضروری نہیں نیز امام بخاری نے باب اَلـدُّعَاءُ غَيْرَ مُسْتَقبِلِ الْقِبْلَةِ ذکر کر کے اس بات کو بالکل واضح کر دیا ہے قبلہ کی طرف منہ کیئے بغیر دعا کرنا بھی سنت مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہے اب دعا کیلئے قبلہ رخ کو ضروری قرار دینا مداخلت فی الدین ہے اور خود شارع بننا ہے حالانکہ اھل ایمان کے نزدیک غیر مشروط اطاعت واتباع صرف حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی ہے۔

اب ان افراد کو ہزار بار سوچنا چاہیئے جو روضۂ رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر حاضری دینے والے مسلمین پر جب وہ روضۂ اقدس کی طرف رخ کر کے دعا مانگتے ہیں تو زبردستی انکا رخ پھیر دیتے ہیں اور مختلف قسم کے القابات سے نوازتے ہیں۔ یاد رکھیئے روضۂ اقدس پر حاضری دینے والوں کے رخ روضہ اقدس سے پھیر دینا مداخلت فی الدین ہے اور حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ارشادات سے انحراف ہے۔

خشوع وخضوع سے

وَزَكَرِيَّا إِذْ نَادَى رَبَّهُ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ يَحْيَى وَأَصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ. إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ. -الانبیاء-/٩٠-

ترجمہ:

اور یاد کیجئے حضرت زکریا کو جب انہوں نے اپنے رب کو ندا دی (عرض کی) اے میرے رب! مجھے تنہا نہ چھوڑنا اور تو ہی بہتر وارث ہے تو ہم نے ان کی دعا کو قبول کر لیا اور ہم نے انہیں یحیٰی (علیہ السلام) بیٹا عطا فرمایا اور ہم نے ان کی خاطر ان کی اہلیہ کو تندرست کر دیا۔ بیشک وہ نیکیاں کرنے میں بہت تیز رفتار تھے اور وہ ہم سے دعائیں مانگا کرتے تھے امید وخوف سے اور وہ ہماری خاطر عجز ونیاز کیا کرتے تھے۔

-☆-

حضرت زکریا-علیہ الصلاۃ والسلام- کے پاس اولاد نہ تھی آپ کا
سینہ مبارک فیضان نبوت سے لبریز تھا انہیں تنہائی کا احساس ہوا تو اللہ تعالیٰ
کی بارگاہ میں دست بدعا ہوئے اور عرض کی:

رَبِّ لَاتَذَرْنِیْ فَرْداً.

اے میرے رب! مجھے تنہا نہ چھوڑنا۔

مجھے ایک فرزند عطا فرما جو فیضان نبوت کا امین ہو۔ اللہ تعالیٰ نے
ان کی دعا کو شرف قبولیت بخشا اور انہیں حضرت یحییٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی
صورت میں ایک بیٹا عطا فرمایا۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں سورۃ الانبیاء میں ان کی اس دعا اور
اجابت دعا کے بعد ان الفاظ میں ان کا ذکر کرتا ہے:

اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَباً
وَّرَهَباً وَكَانُوْا لَنَا خَاشِعِيْنَ.

یہ نبوت کا گھرانہ نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتا تھا امید وخوف
کے ملے جلے جذبات میں وہ دعائیں مانگا کرتا تھا اور وہ ہماری خاطر خشوع
وخضوع کا پیکر تھا۔

حضرت زکریا-علیہ الصلاۃ والسلام- کی دعائیں قبول ہوتی ہیں ان

کا یہ وصف ہے کہ وہ خشوع وخضوع سے لبریز تھے۔ آج ہمیں بھی چاہیئے کہ
جب بھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں خشوع وخضوع سے دعا مانگیں عاجزی کے
وصف سے متصف ہو کر مانگیں جب ہم اس کی بارگاہ میں قلب وقالب سے
جھک جائیں گے تو وہ یقیناً دعا قبول فرمائے گا۔

عزم ویقین کے ساتھ

بندہ جب بھی اللہ سے دعاء مانگے تذبذب کی کیفیت سے باہر نکل کر مانگے اور جب بھی مانگے پورے یقین اور اعتماد سے مانگے۔ یہ احکم الحاکمین جل جلالہ کا در ہے اس در پر دست سوال اس یقین محکم کے ساتھ پھیلانا چاہیئے کہ یہ ضرور ہماری دعائیں قبول فرمائے گا اور ہماری التجاؤں پر خصوصی توجہ فرمائے گا۔

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ –رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ –قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ –صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ–اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوا اَنَّ اللّٰهَ لَايَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۵۳۱)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۵۲
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۹۰)	جلد ۵	صفحہ ۲۹۲
قال الترمذی:	ھذا حدیث غریب		

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۷۹)	جلد ۳	صفحہ ۴۳۴
قال الالبانی:	حسن		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۸۶۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۶۴
قال الحاکم:	حدیث مستقیم الاسناد		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ / رقم الحدیث (۵۹۴)		جلد ۲	صفحہ ۱۴۳
قال الالبانی:	حدیث مستقیم الاسناد		
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۵۱۰۹)	جلد ۴	صفحہ ۳۲
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۲۴۱)	جلد ۲	صفحہ ۷
اتحاف السادۃ		جلد ۵	صفحہ ۳۹
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۱۶۰۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۴۱

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ–رضی اللہ عنہ–سے روایت ہے کہ رسول اللہ–صلی اللہ علیہ وسلم–نے ارشاد فرمایا:

جب بھی اللہ سے دعا کرو تو اس یقین سے مانگو کہ وہ تمہاری دعاء ضرور قبول فرمائے گا اور سن لو! اللہ تعالیٰ ایسی دعا کو قبول نہیں کرتا جو غافل اور بے پرواہ دل سے نکل رہی ہو۔

-☆-

دعاء اس تذبذب سے بھی نہ مانگی جائے کہ اسے مانگنا ہی نہ کہا جائے جیسے کوئی یہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے تو مجھے معاف کردے، اگر تو

چاہتا ہے تو مجھے روزی عطا کردے۔

یہ مقام بندگی نہیں بلکہ بندہ اپنے مالک کے دامن سے چمٹ کر سوالی ہوتا ہے اور اپنی بے بسی اور بے مائیگی ظاہر کرکے اس کے کرم کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔

رسول عربی -صلی اللہ علیہ وسلم- کا اس سلسلہ میں ارشاد گرامی بھی واضح ہے:

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ –رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ– قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ –صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ– إِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اِنْ شِئْتَ اُرْزُقْنِيْ اِنْ شِئْتَ وَلْيَعْزِمْ مَسْئَلَتَهٗ اِنَّهٗ يَفْعَلُ مَايَشَاءُ وَلَا مُكْرِهَ لَهٗ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۰۰۵)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۲۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۷۹)	جلد ۱۷	صفحہ ۷
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۲۲۵)	جلد ۲	صفحہ ۶۹۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۴۷۷)	جلد ۲	صفحہ ۲۳۳۴
اتحاف السادۃ		جلد ۵	صفحہ ۱۸۸

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابو ہریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اللہ سے دعاء کرے تو اس طرح نہ کہے:

اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے تو مجھے بخش دے اگر تو چاہتا ہے تو مجھ پر رحم فرما اور اگر تو چاہتا ہے تو مجھے رزق عطا فرما بلکہ اپنی طرف عزم واعتماد کے ساتھ اللہ سے مانگے بے شک وہ کرے گا وہی جو وہ چاہے گا اور کوئی ایسا نہیں جو اس ذات کو مجبور کر سکے۔

-☆-

بھری کائنات میں کوئی بھی ایسا نہیں جو اس قادر مطلق کو مجبور کر سکے عزم وپختگی سے صرف اس لئے دعا مانگی جاتی ہے کہ اس کی رحمت کاملہ کسی صاحبِ یقین کو محروم نہیں کرتی بلکہ جتنا یقین زیادہ ہوگا اتنا ہی وہ زیادہ عطا فرماتا ہے۔

عَنْ سَلْمَانَ –رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ– قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ –صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ– اِنَّ رَبَّكُمْ "حَيِيٌّ" كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۷۶)	جلد۳	صفحہ۱۶۰
قال شعیب الارنووط:	حدیث قوی		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۷۳۴۰)	جلد۱۰	صفحہ۲۶۵
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۴۸۸)	جلد۱	صفحہ۴۶۸
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۴۸۸)	جلد۱	صفحہ۴۰۹
قال الالبانی:	صحیح		
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۱۳۵۵۷)	جلد۱۲	صفحہ۴۲۳
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۳۸۵)	جلد۵	صفحہ۱۸۵
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۶۷)	جلد۵	صفحہ۳۲۶
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۵۶)	جلد۳	صفحہ۴۶۳
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۴۴۹۴)	جلد۴	صفحہ۲۹
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۶۵)	جلد۴	صفحہ۳۲۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۳۱)	جلد۳	صفحہ۲۶۳
قال الالبانی:	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۲۴۴)	جلد۲	صفحہ۶۹۴
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۱۶۰۹)	جلد۲	صفحہ۱۴۲

المستدرک (للحاکم)	جلد۱	صفحہ۴۹۷
تلخیص بذیل المستدرک	جلد۱	صفحہ۴۹۷

ترجمۃ الحدیث:

حضرت سلمان فارسی - رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

یقیناً تمہارا پروردگار حیاء والا اور کریم ہے جب بندہ سوالی بن کر اس کی جناب میں ہاتھ پھیلاتا ہے تو اسے شرم آتی ہے کہ ان کو اسی طرح خالی لوٹا دے۔

-☆-

وہ کریم مولا جو ہاتھوں کو خالی نہیں لوٹاتا بلکہ کشکول بھر دیتا ہے دامن گوہر مراد سے لبریز کر دیتا ہے ہم اس کی بارگاہ سے عزم ویقین کے ساتھ کیوں نہ مانگیں اور تذبذب کا شکار ہو کر اپنا نقصان کیوں کریں۔

اے اللہ! ہمیں ایمان وایقان کے ساتھ مانگنے کی توفیق عطا فرما اور اپنی کرم نوازیوں سے سرفراز فرما۔

اللہ کے حضور دعاء مانگنے والے کے لئے یہ بھی مناسب ہے کہ وہ

ہاتھوں کو پھیلا کر

خشوع وخضوع اور خوفِ خدا سے لبریز ہو کر

آہ وزاری کے ساتھ

بار بار دعاء مانگے

اوراس کے لئے یہ بھی لازم ہے کہ گذشتہ گناہوں سے توبہ کرے اور دعاء مانگتے وقت یہ عزم کرے کہ آئندہ گناہ کا ارتکاب نہیں کروں گا۔

اے اللہ! ہمیں ظاہری اور باطنی آداب کی رعایت رکھ کر اپنی بارگاہ میں دستِ سوال پھیلانے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں اپنے درِاقدس کے سوالی ہونے کی سعادت سے محروم نہ فرما۔ آمین

بِجَاہِ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ مِنَ الصَّلٰوٰاتِ اَطْیَبُھَا وَمِنَ التَّسْلِیْمَاتِ اَزْکٰھَا.

گناہوں کا اعتراف

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

اِنَّ اللّٰہَ لَیُعْجَبُ مِنَ الْعَبْدِ اِذَا قَالَ : لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ قَالَ : عَبْدِیْ عَرَفَ اَنَّ لَہٗ رَبًّا یَغْفِرُ وَیُعَاقِبُ.

تخرج الحدیث:

الحدیث صحیح

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۵۲۷)	جلد۲	صفحہ۴۲۴
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۵۷)	جلد۵	صفحہ۲۷۸
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۴۶)	جلد۳	صفحہ۴۲۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۶۰۲)	جلد۲	صفحہ۴۰

صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۶۰۲)	جلد۲	صفحہ۱۲۳
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۶۹۸)	جلد۶	صفحہ۴۱۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۳۰)	جلد۲	صفحہ۷
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۵۳)	جدل۱	صفحہ۴۹۲
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۵۶)	جلد۲	صفحہ۵۵
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۱۳۲)		صفحہ۲۰

ترجمة الحدیث:

حضرت علی بن ابی طالب -رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

یہ بات اللہ تعالیٰ کو بہت اچھی لگتی ہے کہ بندہ کہے

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ .

اے اللہ! تیرے علاوہ کوئی الہ نہیں میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا میرے گناہوں کی مغفرت فرمادے کیونکہ اے اللہ! تیرے سوا کوئی نہیں جو معاف کر سکے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

میرے بندے کو عرفان ہے کہ اس کا رب ہے جو معاف بھی کرتا ہے اور سزا بھی دے سکتا ہے۔

-☆-

تائب کی دعا مقبول

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی –رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ– عَنِ النَّبِیِّ – صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ –قَالَ:

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَبْسُطُ یَدَهٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْٓءُ النَّهَارِ وَیَبْسُطُ یَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْٓءُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

جامع الاصول — رقم الحدیث (۹۸۶) — جلد۲ — صفحہ۲۸۱

صحیح مسلم — رقم الحدیث (۲۷۵۹) — جلد۱۷ — صفحہ۶۴

الترغیب والترھیب — رقم الحدیث (۴۵۸۷) — جلد۴ — صفحہ۵

قال المحقق: صحیح

صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۳۱۳۵) — جلد۳ — صفحہ۲۱۵

قال الالبانی: صحیح

السنن الکبریٰ (للنسائی)/رقم الحدیث (۱۱۱۸۰) — جلد۶ — صفحہ۳۴۴

مشکاۃ المصابیح — رقم الحدیث (۲۳۲۹) — جلد۲ — صفحہ۷۲۱

مصابیح السنۃ — رقم الحدیث (۱۶۶۸) — جلد۲ — صفحہ۱۶۶

السنن الکبریٰ (للبیہقی)/رقم الحدیث (۶۵۰۴) — جلد۸ — صفحہ۲۳۵

السنن الکبریٰ (للبیہقی)/رقم الحدیث (۲۰۷۶۶) — جلد۱۰ — صفحہ۳۱۷

مسند الامام احمد — رقم الحدیث (۱۹۴۲۱) — جلد۱۴ — صفحہ۵۰۳

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

الدر المنثور — جلد۳ — صفحہ۶۲

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوموسیٰ اشعری –رضی اللہ عنہ– سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– نے ارشاد فرمایا:

بیشک اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہے کہ دن کو گناہ کرنے والے کی توبہ قبول فرمائے اور دن کو ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کے مجرم کی توبہ قبول فرمائے یہ قبولیت توبہ کا سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ (قیامت کے قریب) سورج مغرب سے طلوع ہو۔

–☆–

قیامت کے قائم ہونے سے پہلے پہلے اللہ رب العزت نے در توبہ کشادہ کیا ہوا ہے اور اس وقت تک جو بھی توبہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا قیامت سے پہلے پہلے اللہ کے حضور دعائیں مانگنے والا محروم

نہیں رہے گا اس کی جملہ دعائیں بارگاہ ذوالجلال میں قبول ہونگی۔

اس حدیث پاک میں ہے کہ

اللہ تعالیٰ اپنا دست کرم رات کو پھیلا دیتا ہے کہ دن کا مجرم توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول کر لی جائے اور اسی طرح وہ اپنا دست کرم دن کو پھیلاتا ہے تا کہ رات کا مجرم اگر توبہ کرے تو اللہ کریم اس کی توبہ کو شرفِ قبولیت بخشے۔

اللہ کا دستِ کرم ہر وقت کشادہ ہے وہ اپنے خزانے ہر لحہ بانٹتا ہے اس کی عطا و بخشش میں انقطاع نہیں وہ مسلسل کرم نوازی فرماتا جاتا ہے یہ سلسلہ کرم ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری و ساری رہے گا۔

یہود کا یہ غلط نظریہ تھا:

قَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُاللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ" غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَاقَالُوْا بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ.

یہود بولے اللہ کا ہاتھ جکڑا ہوا ہے۔ ان (یہودیوں) کے ہاتھ جکڑے جائیں اور لعنت ہو ان پر بوجہ اس قول کے جو انہوں نے کہا بلکہ اللہ الکریم کے دونوں دست کرم کشادہ ہیں وہ جیسے چاہتا ہے خرچ کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جواد و منعم ہے وہ وہاب و معطی ہے اس کی عطا و عنایات کی ہر وقت برکھا رہتی ہے جب بھی کوئی مجرم ندامت لیئے اس کی بارگاہ میں

حاضر ہوتا ہے اس کے آنسو گرنے سے پہلے ہی وہ کرم کر دیا کرتا ہے۔ وہ دست کرم دن کو بھی پھیلاتا ہے اور رات کو بھی پھیلاتا ہے رات کے مجرم دن کو بخش دیئے جاتے ہیں اور دن کے مجرم رات کو بخش دیے جاتے ہیں۔

یہ تو مجرم و گنہگار پر نظر کرم ہے تو جو دولتِ اطاعت سے مالا مال ہے اتباع و فرمانبرداری اس کے خمیر میں ہو اس کی زبان ہر لحہ ذکر الٰہی سے تروتازہ ہو اسکے قلب سے یادِ الٰہی سے سوتے پھوٹتے رہتے ہوں تو ایسا آدمی جب دستِ سوال دراز کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا دست کرم اسے کیا کچھ عنایت فرماتا ہوگا اس کی عنایات کی وسعت و گہرائی کو دار فانی کے فانی بندے کیسے جان سکتے ہیں۔

انبیاء کرام کی تعلیمات:

قرآن کریم کی تلاوت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرات انبیاء کرام ۔علیہم الصلاۃ والسلام۔ اپنی اپنی امتوں کو رحمت الٰہی کے حصول کیلئے پہلے توبہ و استغفار کا حکم دیتے تھے کیونکہ توبہ کرنے سے بندے کا رب سے ٹوٹا ہوا رشتہ بحال ہو جاتا ہے پھر وہ رحیم و کریم اللہ کی بارگاہ میں التجا کرتا ہے تو اس کی التجا فوراً سن لی جاتی ہے۔

بارانِ رحمت کیلئے بھی انبیاء کرام۔ علیہم الصلاۃ والسلام۔ اپنی اپنی

امتوں کو دعا سے پہلے استغفار کا حکم ارشاد فرماتے تھے۔

حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام کا تذکرہ ان کلمات مبارکہ میں ہے

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّاراً يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَاراً وَيُمْدِدْكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَل لَّكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَل لَّكُمْ أَنْهَاراً. -نوح ۷۱/۱۰ تا ۱۲-

ترجمہ:

(حضرت نوح -علیہ الصلاۃ والسلام- نے فرمایا) میں نے ان سے کہا اپنے رب سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لو بیشک وہ بہت بخشنے والا ہے وہ آسمان سے تم پر موسلا دھار بارش برسائے گا اور تمہیں مال واولاد دیکر تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہارے لیئے باغات پیدا فرمائے گا اور تمہارے لئے نہریں بنائے گا۔

-☆-

حضرت نوح -علیہ الصلاۃ والسلام- نے اپنی قوم پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے در کھلنے کو توبہ استغفار سے مشروط کردیا اگر توبہ کروگے، اپنے گناہوں پر نادم ہوکر ان کی معافی مانگو گے، اللہ ذوالجلال والاکرام کی طرف رجوع کروگے تو وہ تمہیں بارشوں سے نوازے گا تمہیں مال ودولت عطا

فرمائے گا، اولاد کی نعمت ارزانی فرمائے گا، باغات اور نہریں تمہارے مقدر میں فرمائے گا۔ تو اب بھی اگر کوئی یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر کرم کرے، اس کیلیئے در رحمت کھول دے، اسکی دعائیں قبول ہوں اور اس کی تمنائیں پوری ہوں تو وہ پہلے اپنے گناہوں پر نادم ہو، گناہوں کی معافی مانگے جب توبہ استغفار کرے گا تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی دعائیں قبول فرمائے گا اور اس کی جھولی کو ہر مراد سے بھر دے گا۔

حضرت ھود -علیہ الصلاۃ والسلام- بھی یہی تعلیم دیتے ہیں:

وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَاراً وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ. -(ھود ۱۱/۵۲)-

ترجمہ:

اے میری قوم! اپنے رب سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو پھر اس کی بارگاہ میں توبہ کرو تو وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش برسائے گا اور تمہاری پہلے سے موجود قوت میں مزید قوت کا اضافہ فرمائے گا۔

-☆-

حضرت ھود -علیہ الصلاۃ والسلام- کی تعلیمات سے بھی یہ عیاں ہوتا ہے کہ دعا کی قبولیت میں توبہ واستغفار ایک بنیادی عنصر ہے جو قوم توبہ کرتی

ہے اپنے گناہوں کی معافی مانگتی ہے پھر وہ جو دعا مانگے گی اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرمائیگا۔ اس پر بارانِ رحمت نازل کرے گا اور ان کے پاس موجود پہلی قوت وطاقت میں مزید اضافہ فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ اس امت محمدیہ علی صاحبھا افضل الصلوٰت واکمل التحیات کو اس چیز کی تعلیم فرماتا ہے انہیں بھی توبہ واستغفار کا حکم دیتا ہے تاکہ یہ امت توبہ کے بعد جو دعا مانگے اسکی دعا قبول ومنظور ہو۔

وَاَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَتَاعاً حَسَناً.

-(ھود ۳/۱۱)-

ترجمہ:

اور یہ کہ استغفار کرو اپنے رب سے اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرو وہ تمہیں تمہاری زندگی کی راحتوں سے لطف اندوز کرے گا۔

انسانی زندگی بے کیف ہو جاتی ہے جب دکھ وتکلیف اسے گھیر لیتے ہیں اگر وہ توبہ واستغفار کرتا ہے، اپنے گناہوں پر نادم ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کی طرف رجوع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی بے کیف زندگی میں کیف عطا فرماتا ہے، اس کے دکھ وتکلیف سے اسے نجات دلا کر راحت وسکون سے نوازتا ہے تو اس امت کیلئے بھی یہی پیغام ہے کہ جب بھی دعا مانگنے لگو پہلے

اپنے گناہوں کی معافی مانگو استغفار کرو پھر اللہ تعالیٰ تمہاری دعا کو سن لے گا اور تمہاری دل سے نکلی ہوئی التجا شرف قبولیت سے ہمکنار ہو گی۔

اسم اعظم سے دعا

عَنْ بُرَيْدَةَ– رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ– اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ –صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ –سَمِعَ رَجُلاً يَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ"

فَقَالَ دَعَااللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَاسُئِلَ بِهٖ اَعْطٰی وَاِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

کتاب	رقم	جلد	صفحہ
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۹۰۱)	جلد۲	صفحہ۱۸۱
قال الحاکم:	هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۴۹۳)	جلد۱	صفحہ۴۶۹
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۴۹۳)	جلد۱	صفحہ۴۰۹
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۹۱)	جلد۳	صفحہ۱۷۳

کتاب	رقم	جلد	صفحہ
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۸۶۱)	جلد۱۶	صفحہ۴۸۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۸۴۸)	جلد۱۶	صفحہ۴۷۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۵۷)	جلد۴	صفحہ۳۱۶
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۲۵)	جلد۳	صفحہ۲۶۰
قال الالبانی:	صحیح		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۲۵۹)	جلد۵	صفحہ۳۷
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۲۶۰)	جلد۵	صفحہ۳۸
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۸۶)	جلد۵	صفحہ۲۹۰
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۷۵)	جلد۳	صفحہ۴۳۲
قال الالبانی:	صحیح		
مصنف (ابن ابی شیبہ)	رقم الحدیث (۹۴۰۹)	جلد۱۰	صفحہ۲۷۱

ترجمۃ الحدیث:

حضرت بریدہ –رضی اللہ عنہ– سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– نے سنا ایک آدمی اللہ کی بارگاہ میں یوں دعا مانگ رہا تھا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَهٗ کُفُواً اَحَد"

اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں اس لیئے سوالی ہوں کہ تو ہی اللہ ہے تیرے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں تو یکتا ہے کل جہاں تیرے محتاج ہیں تو کسی کا محتاج نہیں تو ہی ہے جس نے نہ کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا اور نہ اس کا کوئی مثیل ہے۔

حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔نے ارشاد فرمایا:

اس آدمی نے اللہ سے اس اسم اعظم سے دعا مانگی ہے کہ جس اسم اعظم سے جب سوال کیا جائے عطا کیا جاتا ہے اور جب دعا مانگی جائے دعا قبول کی جاتی ہے۔

-☆-

عَنْ اَنَسٍ ۔رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ۔قَالَ کُنْتُ جَالِساً مَعَ النَّبِیِّ ۔صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔فِی الْمَسْجِدِ وَرَجُل" یُصَلِّیْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ اَسْئَلُکَ. فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ دَعَا اللّٰهَ

بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَاسُئِلَ بِهٖ اَعْطٰی.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ(۱)	رقم الحدیث(۳۸۵۸)	جلد۴	صفحہ۳۱۷
قال محمود محمد محمود:	الحدیث حسن صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ(۲)	رقم الحدیث(۳۸۵۸)	جلد۵	صفحہ۳۷۳
قال المحقق:	اسنادہ حسن		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث(۳۱۲۶)	جلد۳	صفحہ۲۶۱
قال الالبانی:	حسن صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث(۱۴۹۵)	جلد۱	صفحہ۴۷۰
صحیح سنن ابن داؤد	رقم الحدیث(۱۴۹۵)	جلد۱	صفحہ۴۱۰
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث(۲۳۸)	جلد۱	صفحہ۹۷
شرح السنۃ	رقم الحدیث(۱۲۵۸)	جلد۵	صفحہ۳۶
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث(۱۸۹۹)	جلد۲	صفحہ۱۸۰
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح علیٰ شرط مسلم ولم یخرجاہ		
الادب المفرد	رقم الحدیث(۷۰۵)		صفحہ۲۴۶
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث(۷۰۵)		صفحہ۲۶۲
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث(۱۲۵۴۸)	جلد۱۰	صفحہ۵۱۱

قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۹۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۷۵
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ قوی		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۲۹۶)	جلد ۳	صفحہ ۵۲
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۲۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۹
قال الالبانی:	صحیح		
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۲۵۸)	جلد ۵	صفحہ ۳۶
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۵۵)	جلد ۵	صفحہ ۳۲۰
قال الترمذی:	ھذا حدیث غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۴۴)	جلد ۳	صفحہ ۴۵۶
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک -رضی اللہ عنہ- کا فرمان ہے کہ میں حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ساتھ مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی صلاۃ (نماز) ادا کر رہا تھا تو اس نے یوں دعا مانگی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ اَسْئَلُکَ.

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس وسیلہ سے کہ تمام تعریفیں

تیرے لیئے ہیں تیرے علاوہ کوئی الہ نہیں تو حنان ومنان ہے سماوات وارض کا موجد ہے اے جلال واکرام والے! اے حیّ! اے قیوم! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: اس آدمی نے اللہ تعالیٰ کے اس اسم اعظم سے دعا مانگی ہے کہ جس کے ذریعے جب بھی دعا مانگی جائے اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول فرماتا ہے اور جس کے ذریعے جب بھی سوال کیا جائے وہ کریم اللہ ضرور عطا فرماتا ہے۔

-☆-

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ" وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اَغْفِرْلِیْ اَوْقَالَ ثُمَّ دَعَا اَسْتُجِيْبَ لَهٗ فَاِنْ تَوَضَّأَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ صَلَاتُهٗ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۱۵۴)	جلد۱	صفحہ۳۴۴
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۵۹۶)	جلد۶	صفحہ۳۳۰
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۲۵)	جلد۵	صفحہ۲۶۲
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۱۴)	جلد۳	صفحہ۴۰۲
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۵۷۲)	جلد۱۶	صفحہ۳۸۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۶۶۷)	جلد۳	صفحہ۸
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۷۸)	جلد۴	صفحہ۳۲۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۴۲)	جلد۳	صفحہ۲۶۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۶۰)	جلد۲	صفحہ۷۳۴
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۶۰)	جلد۳	صفحہ۲۴۴
قال الالبانی:	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۸۹۰)		صفحہ۴۷۴
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۶۱۲)		جلد۱	صفحہ۳۹۴

قال الالبانی: صحیح

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبادہ بن الصامت-رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی رات کو بیدار ہو تو یہ کلمات زبان سے ادا کرے

لاالٰہ الاَّ اللّٰہُ وَحدَہٗ لا شَرِیکَ لَہٗ ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیر" وَسُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ .

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں وہ وحدہ لاشریک ہے اسی کیلئے کل حکومت ہے اور تمام تعریفیں اسی کیلئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر نقص وعیب سے پاک ہے تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں اللہ اکبر ہے برائی سے پھرنا نہیں اور نیکی کی طاقت نہیں مگر اسی کی توفیق واعانت سے۔

ان کلمات کے ادا کرنے کے بعد عرض کرے "رَبِّ غْفِرلِی"

اے میرے رب میری مغفرت فرما۔

یا حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا ان کلمات کے بعد جو دعا مانگے اس کی دعا قبول کی جائے گی اگر وضو کرکے صلاۃ (نماز) اد

اگر ے تو اس کی یہ صلاۃ قبول کی جائے گی۔

-☆-

عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

دَعْوَةُ ذِي النُّوْنِ إِذَا دَعَا رَبَّهٗ وَهُوَ فِيْ بَطْنِ حُوْتٍ:

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحٰنَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

فَإِنَّهٗ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ "مُسْلِمٌ" فِيْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ.

تخريج الحديث:

الحدیث صحیح

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٤٦٢)	جلد٢	صفحہ٢١٧
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (٣٥١٦)	جلد٥	صفحہ٣٠٢
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (٣٥٠٥)	جلد٣	صفحہ٤٤٣
قال الالبانی:	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (٢٢٩٢)	جلد٢	صفحہ٢٢
المستدرک	رقم الحدیث (١٩٠٥)	جلد٢	صفحہ١٨٢
قال حاکم:	ھذا حدیث صحیح الاسناد		

مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (١٦٣٨)	جلد٢	صفحہ١٥٥
شعب الایمان (للبیہقی) /	رقم الحدیث (٦٢٠)	جلد٦	صفحہ٤٣٢
عمل الیوم واللیلۃ	رقم الحدیث (٦٥٦)		صفحہ٤١٦

ترجمة الحديث:

حضرت سعد -رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

حضرت یونس علیہ الصلاۃ والسلام کی دعا جب انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی تھی:

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحٰنَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ.

اے اللہ! تیرے علاوہ کوئی الہ نہیں تیری ذات ہر عیب سے پاک ہے میں ظالمین میں سے ہوں۔

ان کلمات سے جو بھی مرد مسلم دعا مانگے گا کسی بھی معاملہ میں تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرمائے گا۔

-☆-

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

اِسْمُ اللّٰهِ الْأَعْظَمُ فِيْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ "وَاحِدٌ"

لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَفَاتِحَةُ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجه	رقم الحدیث (۳۸۵۵)	جلد۴	صفحه۳۱۵
قال محمود محمد محمود:	حسن		
صحیح سنن ابن ماجه	رقم الحدیث (۳۱۲۳)	جلد۳	صفحه۲۶۰
قال الالبانی:	حسن		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۴۹۶)	جلد۱	صفحه۵۵۴
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۴۹۶)	جلد۱	صفحه۴۱۰
قال الالبانی:	حسن		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۵۷۶۷)	جلد۱۱	صفحه۲۶۴
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۸۹)	جلد۵	صفحه۲۹۱
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۷۸)	جلد۳	صفحه۴۳۳
قال الالبانی:	حسن		
شرح السنة (للبغوی)	رقم الحدیث (۱۲۶۱)	جلد۵	صفحه۳۸
قال البغوی:	هذا حدیث غریب		
مصنف ابن ابی شیبه	رقم الحدیث (۹۴۰۹)	جلد۱۰	صفحه۲۷۱

ترجمة الحدیث:

حضرت اسماء بنت یزید -رضی اللہ عنہا- سے مروی ہے کہ حضور

رسول -اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے:

۱۔ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ "وَاحِد" لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ

۲۔ سورۃ آل عمران کی ابتدائی آیت۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنٰی سے دعا مانگنا

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى. -بنی اسرائیل ۱۷/۱۱۰-

ترجمہ:

(اے میرے حبیب) آپ فرما دیجئے تم یا اللہ کہہ کر دعا مانگو یا یا رحمٰن کہہ کر دعا مانگو اسکی بارگاہ میں جس بھی نام سے دعا مانگو تو (سن لیجئے) اسماء حسنٰی اس کے ہیں۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جب بھی دعا کیلئے ہاتھ اٹھیں اور اسے پکارا جائے تو اچھے اچھے اسماء سے پکارا جائے۔ اللہ کے نام برکت سے لبریز ہیں کوئی بھی نام زبان پر آئے وہ فائدہ سے خالی نہیں پھر بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ دعا مانگتے ہوئے اس کے اسماء حسنٰی بے ساختہ زبان پر آ جائیں کیونکہ

دوہرا فائدہ ہوگا ایک دعا کرنے کا ثواب ملے گا دوسرا ذکر الٰہی کرنے کا اجر ملے گا۔

فَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا.

اسماء حسنٰی اللہ ہی کیلئے ہیں تو ان اسماء مبارکہ سے اللہ کی بارگاہ میں دعا مانگا کرو۔

اللہ تعالیٰ کا ہر اسم پاک اپنی الگ شان اور الگ خصوصیت رکھتا ہے تو جس اسم پاک کو زبان پر لائیں گے اس اسم پاک کے انوار و برکات اس دعا کرنے والے کی طرف متوجہ ہونگے۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء کی توجہ ہی ایک انسان کیلئے وافی و کافی ہے۔

غور کیجئے!

ایک آدمی تنگدست ہے۔ بے روزگاری کے ہاتھوں مجبور ہے۔ جسم و جاں کا رشتہ قائم رکھنا اس کیلئے دشوار ہے اگر وہ دعا مانگے یا وھاب، یا معطی، یا منعم یا اس جیسے دیگر اسماء کو زبان پر لائے گا تو ان اسماء کی برکت سے ہی اس پر رزق کے دروازے کھل جائیں گے۔

اگر وہ گناہ کی دلدل مین پھنسا ہوا ہے معصیتوں میں یوں گھرا ہے کہ اسے خلاصی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تو اسے چاہیئے کہ دعا مانگتے ہوئے

یاغفور، یاغفار وغیرہ اسماءِ حسنیٰ کا ورد کرے۔

اگر وہ کمزور ہے لوگ اس کی کمزوری سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں اور وہ ان کے مقابلہ کی ہمت وطاقت بھی نہیں رکھتا تو ایسا آدمی جب دعا مانگے تو یاقوی، یاعزیز وغیرہ اسماءِ حسنیٰ کا ورد کرے۔ اللہ الکریم کے کرم سے اس کے مشکل دن اچھے دنوں میں بدل جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کے در سے مانگنے والا خائب وخاسر نہیں ہوا کرتا۔ ویسے بھی کسی بڑے آدمی کو مخاطب کریں تو اس کے القابات سے اسے یاد کرتے ہیں اچھے اچھے لفظ استعمال کرتے ہیں تو یہ تو خالق ومالک ہے رازق ومعطی ہے منعم وجواد ہے جل جلالہٗ جب اس کے حضور کچھ عرض کریں گے تو اس کیلئے بھی اسماء حسنیٰ کا استعمال کریں گے۔ اسماءِ حسنیٰ کا استعمال کرنے والا اللہ کی رحمتوں کو اپنے دامن میں سمیٹ لیا کرتا ہے۔

فَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْ اَسْمَائِهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ.

-الاعراف ۷/۱۸۰-

ترجمہ:

اور اللہ ہی کے اسماء حسنیٰ ہیں تو انہیں اسماء سے اس سے دعائیں مانگو

اور چھوڑ دو ان لوگوں کو جو کجروی کرتے ہیں اسکے اسماء میں انہیں سزا دی جائے گی اس کی جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

-☆-

توسل بالاعمال الصالحه

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ

بَیْنَمَا ثَلاَثَةُ نَفَرٍ یَتَمَاشَوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ. فَمَالُوْا اِلٰی غَارٍ فِی الْجَبَلِ، فَانْحَطَّتْ عَلٰی فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَاَطْبَقَتْ عَلَیْهِمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوْا أَعْمَالاً عَمِلْتُمُوْهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهٗ یُفَرِّجُهَا فَقَالَ اَحَدُهُمْ : اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَ لِیْ وَالِدَانِ شَیْخَانِ كَبِیْرَانِ وَلِیْ صِبْیَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ اَرْعٰی عَلَیْهِمْ فَاِذَا رُحْتُ عَلَیْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَیَّ اَسْقِیْهِمَا قَبْلَ وَلَدِیْ وَاِنَّهٗ نَأٰی بِیَ الشَّجَرُ فَمَا اَتَیْتُ حَتّٰی أَمْسَیْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَجِئْتُ كَمَا كُنْتُ اَحْلُبُ بِالْحِلاَبِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُوْسِهِمَا اَكْرَهُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَاَكْرَهُ اَنْ اَبْدَأَ بِالصِّبْیَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْیَةُ یَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمِیْ فَلَمْ یَزَلْ ذَالِكَ دَأْبِیْ

وَدَأْبُهُمْ حَتّٰی طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذَالِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرٰی مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ لَهُمْ فُرْجَةً حَتّٰی یَرَوْنَ مِنْهَا السَّمَاءَ .

وَقَالَ الثَّانِیْ :

اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَتْ لِیْ اِبْنَةُ عَمٍّ اُحِبُّهَا كَاَشَدِّ مَا یُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ مِنْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتّٰی اٰتِیَهَا بِمِائَةِ دِیْنَارٍ فَسَعَیْتُ حَتّٰی جَمَعْتُ مِائَةَ دِیْنَارٍ فَلَقِیْتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَیْنَ رِجْلَیْهَا قَالَتْ یَاعَبْدَاللّٰهِ ! اِتَّقِ اللّٰهَ وَلاَ تَفْتَحِ الْخَاتَمَ اِلاَّ بِحَقِّهٖ فَقُمْتُ عَنْهَا اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ قَدْ فَعَلْتُ ذَالِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً

وَقَالَ الْاٰخَرُ :

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ اَجِیْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰی عَمَلَهٗ قَالَ اَعْطِنِیْ حَقِّیْ فَعَرَضْتُ عَلَیْهِ حَقَّهٗ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهٗ حَتّٰی جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِیْهَا فَجَاءَنِیْ فَقَالَ ! اِتَّقِ اللّٰهَ وَلاَ تَظْلِمْنِیْ وَاَعْطِنِیْ حَقِّیْ فَقُلْتُ اذْهَبْ اِلٰی تِلْكَ الْبَقَرِ وَرَاعِیْهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلاَ تَهْزَأْ بِیْ فَقُلْتُ اِنِّیْ لاَ اَهْزَأُ بِكَ

فَخُذْ تِلْكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَأَخَذَهَا فَانْطَلَقَ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَالِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَابَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۹۷۴)	جلد۴	صفحہ۱۸۹۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۹۷۳)	جلد۵	صفحہ۳۱۹
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۷۴)	جلد۵	صفحہ۳۲۱
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۴۳)	جلد۸	صفحہ۲۳۶
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۶۷۷۹)	جلد۵	صفحہ۳۶۰
سنن الکبریٰ للبیھقی	رقم الحدیث (۱۱۶۴۰)	جلد۶	صفحہ۱۹۴
قال المحقق:	رواہ مسلم فی الصحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱)	جلد۱	صفحہ۵۵
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۱)		جلد۱	صفحہ۱۰۱
قال الالبانی:	صحیح		
موارد الظمآن	رقم الحدیث (۲۰۲۷)		صفحہ۴۹۷ (مختصراً)

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر-رضی اللہ عنہ- روایت کرتے ہیں کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

تین آدمی دوران سفر چل رہے تھے کہ انہیں بارش نے آلیا تو وہ پہاڑ کی غار میں چلے گئے۔ پہاڑ سے ایک چٹان گر کر پہاڑ کے منہ (دہانے) پر آ گئی تو وہ چٹان غار کے دہانے پر پیوست ہوگئی اور انکے نکلنے راہ مسدود ہوگئی۔

توانہوں نے ایک دوسرے سے کہا

اپنے اپنے اعمال کا جائزہ لو جو عمل تم نے صرف لوجہ اللہ کیا ہو اس کا واسطہ دے کر اللہ سے دعا مانگو تا کہ وہ تمہیں اس قید سے رہائی عطا فرمائے۔

تو ان میں سے ایک نے کہا

اے اللہ! میرے ماں باپ بوڑھے عمر رسیدہ تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے میں دن بھر بکریاں چرایا کرتا تھا۔ جب میں ان کے پاس آتا تو بکریوں کا دودھ دوھتا تو اپنے ماں باپ کو اپنے بچوں سے پہلے پلاتا تو ایک مرتبہ سبز درختوں کی طلب مجھے دور لے گئی تو میں اس وقت واپس گھر آیا جب رات چھا چکی تھی تو میں نے اپنے ماں باپ کو پایا کہ وہ دونوں

سو چکے تھے۔ تو میں نے ایسے ہی دودھ دوہا جیسے میں پہلے دودھ دوہتا تھا تو
میں دوھا ہوا دودھ لے کر آیا اور اپنے ماں باپ کے سرہانے کھڑا ہو گیا اور یہ
بات مجھے ناپسند تھی کہ میں ان دونوں کو بے آرام کروں اور مجھے یہ بات بھی
ناپسند تھی کہ اپنے ماں باپ سے پہلے بچوں کو دودھ پلاؤں اور میرے بچے
میرے قدموں کے پاس فریاد وواویلا کر رہے تھے میری اور انکی یہی حالت
وکیفیت رہی یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی۔

اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا کیلئے کیا تھا تو
ہمیں اتنی کشادگی عطا کردے کہ ہم اس میں سے آسمان کو دیکھ سکیں تو اللہ
تعالٰی نے (چٹان کو ذرا سرکا کر) اتنی کشادگی کردی کہ جس سے وہ آسمان کو
دیکھ سکیں۔

دوسرے نے (دعا شروع کی اور) کہا

اے اللہ! میرے چچا کی ایک بیٹی تھی تو میں اس سے اتنی محبت کرتا تھا
جتنی آدمی عورتوں سے محبت کرتے ہیں بلکہ اس سے بھی شدید تر تو میں نے
اس سے اسکا وجود حوالے کردینے کا کہا تو اس نے انکار کردیا یہاں تک کہ
میں ایک سو دینار اسے پیش کروں۔

میں نے تگ ودو شروع کردی یہاں تک کہ ایک سو دینار جمع

کر لیئے۔ میں یہ سو دینار لے کر اس سے ملا۔ تو جب میں اسکے قریب بیٹھ
گیا تو اس نے کہا

اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈرو اور مہر کو اس کے حق کے بغیر نہ
توڑو۔ تو میں اس سے اٹھ کھڑا ہوا۔

اے اللہ تو جانتا ہے کہ اگر میرا اس کے پاس سے اٹھ آنا تیری رضا
کیلئے کیا تھا تو ھم کو اس قید سے نکال لے تو اللہ نے اس چٹان کو کچھ سرکا کر
کچھ اور کشادگی کردی۔

تیسرے نے (دعا شروع کی اور) کہا

اے اللہ! میں نے ایک مزدور تین صاع چاول پر لیا جب اس نے
اپنا کام ختم کرلیا تو کہا مجھے میرا حق دے دے۔

میں نے اس پر اسکا حق پیش کیا تو اس نے اس سے منہ پھیرا اور
اسے چھوڑ کر چل دیا میں ان چاولوں کو کاشت کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے
اس کی رقم سے کئی گائیں اور انکا چرواہا خرید لیا۔

تو وہ ایک دن آیا اور کہا اللہ سے ڈرو اور مجھ پر ظلم نہ کرو اور مجھے میرا
حق دے دو۔ تو میں نے کہا ان گائیوں اور ان کے چرواھے کو لے جاؤ۔ ان
نے کہا اللہ سے ڈرو اور مجھ سے مذاق نہ کرو۔ تو میں نے کہا میں تجھ سے مذاق

نہیں کرر ہا۔ان گائیوں اوران کے چرواھے کولے جاؤ یہ تیرا حق ہے تو اس
نے وہ سارا مال لیا اور چلا گیا۔

اے اللہ! تو جانتا ہے کہ اگر میں تیری رضا کیلئے ایسا کیا ہے تو تو
ہمیں اس قید سے رہائی عطا فرما تو اللہ تعالیٰ نے اس چٹان کو سرکا کران کو رہائی
عطا فرمادی۔

-☆-

اھل ایمان جو کام بھی کریں اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کرنا چاہیئے۔اللہ
تعالیٰ کی رضا سب سے بڑی دولت ہے۔

زیر نظر حدیث پاک میں جن تین افراد کا ذکر ہے اورانہوں نے جن
اعمال کا وسیلہ دیکر اللہ سے دعا مانگی ان کے وہ تینوں کام اخلاص وللٰہیت پر مبنی
ہیں۔انکے خلوص وجذبہ پر اللہ کی نظر رحمت ہوئی تو ہر ایک کی دعا سے اتنی
بڑی چٹان تھوڑی تھوڑی سرکنا شروع ہوئی اور وہ تینوں صحیح وسلامت غار سے
باہر آگئے۔

اس حدیث پاک سے یہ بات بھی عیاں ہوتی ہے کہ دعا مین بڑی
قوت وطاقت ہے۔اخلاص وللٰہیت سے مانگی گئی دعا ایک چٹان کو اپنی جگہ
سے سرکا دیتی ہے جو کام بیسیوں آدمی نہ کرسکیں وہ ایک دعا کر جاتی ہے۔

یہ تذکرہ یہ واقعہ اس امت کا واقعہ نہیں بلکہ یہ پہلی امتوں میں سے
کسی امت کا واقعہ ہے اب یہ امت محمدیہ علی صاحبھا الف الصلاۃ والتحیۃ جو خیر
الامم کہلاتی ہے اس کے کسی صالح وپارسا آدمی کے اخلاص وللٰہیت کا عالم کیا
ہوگا۔پھر اس کی زبان سے نکلے ہوئے کلمات کتنی حیرت انگیز طاقت کے
مالک ہونگے۔

اگر اللہ تعالیٰ اخلاص پر مبنی پہلی امتوں کے کسی فرد کی دعاء رد نہیں کرتا
تو اس خیر الامم کے نیک وصالح آدمیوں کی دعا بھی ضرور قبول فرمایا ہے۔

افراد امت صدیوں سے اپنی مشکلات کے حل کیلئے اور اپنے
مصائب سے چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے اس امت کے صلحا افراد کی بارگاہ میں
حاضری دیتے آئے ہیں کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ اگر اس نیک وصالح آدمی
نے خلوص سے ان کے حق میں دعا کردی تو اللہ تعالیٰ فوراً انکی دعا کو قبول
کرے گا اور انکی مشکل حل ہوجائے گی اور ان سے مصائب وآلام کے بادل
چھٹ جائیں گے۔

توسل بالصالحین

جب اعمال صالحہ کے توسل سے مانگی گئی دعاء قبول ہوتی ہے تو ان نفوس قدسیہ کے توسل سے دعا بطریق اولیٰ قبول ہوگی جن سے اعمال صالحہ کا صدور بکثرت ہوتا رہا۔

ویسے انسان کا اپنے بارے میں یہ دعویٰ کرنا بڑا مشکل ہے کہ اس کے اعمال کی بنیاد خلوص وللّٰہیت پر ہے اور وہ ریاء وسمعہ کی آمیزش سے پاک ہیں۔ ایسے اعمال کا دعویٰ کرنا بڑے دل گردے کا کام ہے اس لئے مناسب ہے کہ دعاء میں ان مقربین بارگاہِ الٰہی کا واسطہ دیا جائے جن کی ساری زندگی حصولِ رضائے الٰہی کے لئے بسر ہوئی ہو اور ان کا ہر عمل ہر فعل بلکہ ہر قول وحرکت ان کے اخلاص وللّٰہیت کی گواہی دیتا ہو۔

خصوصاً اس ذاتِ اقدس واعلیٰ کا واسطہ دیا جائے جن کے صدقے اللہ تعالیٰ نے صلحا کو نوازا ہے اور جن کے ابرو کے اشارہ سے متقین ومقربین کو ترقی کی منازل طے کروائی جاتی ہیں اور جن کے سرِ اقدس پر رحمۃ للعالمینی کا

تاج پوری آب وتاب سے چمک رہا ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَابِ –رضی اللہ عنہ– کَانَ اِذَا قُحِطُوا اِسْتَسْقٰی بِالْعَبَاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَلِبِ –رضی اللّٰہ عنہ– فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّنَا –صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ– فَتَسْقِیْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِعَمِّ نَبِیِنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَیُسْقَوْنَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری　　رقم الحدیث (۱۰۱۰)　　جلد۱　　صفحہ ۳۰۲

ترجمۃ الحدیث:

حضرت انس بن مالک –رضی اللہ عنہ– روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب –رضی اللہ عنہ– کے زمانہ میں جب قحط پڑتا تو حضرت عباس بن مطلب –رضی اللہ عنہ– کے واسطہ سے بارش کی دعا مانگتے اور اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے:

اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی –صلی اللہ علیہ والہ وسلم– کے وسیلہ سے التجا کیا کرتے تھے تو تو ہم پر باران رحمت نازل فرماتا تھا۔ اور آج ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی –صلی اللہ علیہ والہ وسلم– کے چچا کے وسیلہ سے

التجا کرتے ہیں تو ہم پر بارش نازل فرما۔راوی حدیث بیان فرماتے ہیں اس دعا کے بعد ان پر بارش نازل ہوجاتی تھی۔

-☆-

حضرت عمر-رضی اللہ عنہ کا عمل مبارک کتنا عمدہ اور مزاج اسلام کے مطابق ہے۔وہ حصول بارش کیلئے حضرت عباس-رضی اللہ عنہ کا سہارا لیتے تھی اور یہ سہارا وسیلہ ان کے کام بھی آتا تھا۔

حدیث پاک کے یہ الفاظ كَانَ اِذَا قُحِطُوْا قابل توجہ ہیں۔یعنی جب بھی خشک سالی ہوتی ایک آدھ مرتبہ کی بات نہیں بلکہ بارہا ایسے ہوا بارش بند ہوگئی فصلیں تباہ ہونے لگیں مویشی پیاسے مرنے لگے تو عمر فاروق حضرت عباس-رضی اللہ عنہ- کا نام لیکر اللہ کی بارگاہ میں دعا کرتے اور یہ بات یقینی ہے کہ حضرت عمر-رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام جو اس وقت موجود تھے وہ ہم سے زیادہ اسلام کو سمجھتے جانتے اور عمل کرتے تھے۔اور فرمان رسول-صلی اللہ علیہ والہ وسلم-کے مطابق ان کا عمل ہمارے لیئے حجت بنادیا گیا ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رُجُلاً ضَرِيْرًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يُعَافِيَنِيْ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ اَخَّرْتُ لَکَ وَهُوَ خَيْرٌ" وَاِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ قَالَ

فَادْعُهْ قَالَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوْئَهُ وَيُصَلِّی رَكْعَتَيْنِ وَيَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ فَيَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُکَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْکَ بِنَبِيِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَامُحَمَّدُ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِکَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ فَتُقْضٰى لِيْ. اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ وَ شَفِّعْنِيْ فِيْهِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

المستدرک للحاکم		جلد۱	صفحہ۳۱۳
قال الحاکم:	حدیث صحیح علی شرط الشیخین		
التلخیص بذیل المستدرک		جلد۱	صفحہ۳۱۳
قال الذھبی:	علی شرطھما		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۱۷۴)	جلد۱۳	صفحہ۳۱۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۸۵)	جلد۲	صفحہ۱۷۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۴۵)	جلد۱	صفحہ۴۱۲
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۹۷۶۰)	جلد۷	صفحہ۲۳۶
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۸۹)	جلد۵	صفحہ۳۳۶

قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۷۸)	جلد۳	صفحہ۴۶۹
قال الالبانی:	صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۶۶۸)	جلد۲	صفحہ۵۶۵
قال الھیثمی:	حدیث صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۸۳۱۱)	جلد۹	صفحہ۳۰
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۴۹۵)	جلد۲	صفحہ۷۶۸
قال الالبانی:	اسنادہ صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عثمان بن حنیف -رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ ایک ضریر البصر آدمی حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وسلم- کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا عرض کی (یارسول اللہ!) میرے لیئے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے عافیت عطا فرمائے۔

حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا اگر تم چاہو تو تمہارے لئے مؤخر کردوں وہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم چاہو تو تمہارے لئے دعا کروں۔ اس آدمی نے عرض کی میرے لئے دعا کر دیجئے۔ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اسے حکم دیا کہ وہ اچھے طریقے سے وضو کرے اور دو رکعت صلاۃ ادا کرے اور ان کلمات سے دعا مانگے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَامُحَمَّدُ اِنِّی تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّی فِی حَاجَتِی ھٰذِهٖ فَتُقْضٰی لِیْ. اَللّٰھُمَّ شَفِّعْهُ فِیَّ وَ شَفِّعْنِی فِیْهِ.

اے اللہ! میں تیری جناب میں سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی، نبیِ رحمت حضرت محمد مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے وسیلہ سے یا محمد! (اے سراپا حمد وخوبی!) میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی بارگاہ میں متوجہ ہوا ہوں اپنی اس حاجت میں کہ اسے میرے لئے پورا کردیا جائے۔

اے اللہ! حضور -صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کی سفارش میرے حق میں قبول فرما۔

سبحان اللہ! حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی کتنی عمدہ تعلیم ہے آنے والا تو آیا اور آپ سے دعا کی درخواست کررہا ہے لیکن حضور سید العالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اسے ایک دعا کی تعلیم دی جس دعا کے مانگنے سے اس کی تکلیف رفع ہوگئی اور اس کا نابینا پن جاتا رہا اور اس دعا کی برکت سے وہ دوبارہ بینا ہوگیا۔

الفاظِ دعا ملاحظہ ہوں:

اَللّٰھُمَّ إِنِّی اَسْأَلُکَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ

اے اللہ! میں تیری جناب میں سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی، نبیِ رحمت حضرت محمد مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے وسیلہ سے۔

یہاں حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- خود وسیلہ کی تعلیم دے رہے ہیں اور اس تعلیم کے پردے میں اپنی امت پر واضح فرما رہے ہیں کہ:

جیسے میری ذات کے بغیر تمہارا ایمان نہیں اسی طرح میرا وسیلہ بارگاہ خداوندی میں پیش کرو تاکہ تم پر کرم در کرم ہو جائے۔

یاد رہے حضور سید العالمین محمد رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا دین ابدی و سرمدی ہے۔ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات رہتی دنیا تک کیلئے ہیں۔ یہ دین دینِ حق ہمہ گیر اور عالم گیر ہے اس کی تعلیمات کو صرف اپنے خود ساختہ نظریات کیلئے محدود و مقید کر دینا کسی طور پر روا نہیں اور کسی بڑے سے بڑے عالم کو بھی اس بات کی اجازت نہیں کہ نبوی تعلیمات کو خیر القرون تک محدود کر سکے۔

اھل اسلام خیر القرون سے لیکر اب تک دعا میں بارگاہ خداوندی میں حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی ذاتِ اقدس کا وسیلہ دیتے رہے ہیں

اور انشاء اللہ قیامت تک دیتے رہیں گے بلکہ قیامت کے میدان میں وسیلہ مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کام آئے گا۔

آیئے حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی تعلیم کے مطابق اپنی اپنی دعاؤں میں

اَللّٰھُمَّ إِنِّی اَسْأَلُکَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ .

اے اللہ! میں تیری جناب میں سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی، نبیِ رحمت حضرت محمد مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے وسیلہ سے۔

اضافہ کیجئے انشاء اللہ جیسے اس نابینا پر کرم ہوا تھا آپ پر بھی کرم ہوگا۔

وماذالک علی اللہ بعزیز .

دعائیہ کلمات کاتکرار

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

مَنْ سَئَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (٢٤٧٨)	جلد٢	صفحہ٦٥
سنن ابن ماجہ (١)	رقم الحدیث (٤٣٤٠)	جلد٤	صفحہ٥٨٥
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (٢)	رقم الحدیث (٤٣٤٠)	جلد٥	صفحہ٧٠١
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (٣٥١٨)	جلد٣	صفحہ٤١١
قال الالبانی:	صحیح		

سنن الترمذی	رقم الحدیث (٢٥٨١)	جلد٤	صفحہ٢٥٧
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (٢٥٧٢)	جلد٣	صفحہ٢٣
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (٢٤٣)	جلد١	صفحہ٩٩
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٥٣٤٤)	جلد٤	صفحہ٣٢٨
قال المحقق:	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (٣٦٥٤)		جلد٣	صفحہ٤٦٥
قال الالبانی:	لغیرہ		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (١٠٣٤)	جلد٣	صفحہ٣٠٨
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (١٢١٠٩)	جلد١٠	صفحہ٣٧٧
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
سنن النسائی	رقم الحدیث (٥٥٣١)	جلد٨	صفحہ٢٩٢
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (٥٥٣٦)	جلد٣	صفحہ٤٨٠
قال الالبانی:	صحیح		
المستدرک (للحاکم)		جلد١	صفحہ٥٣٥
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		
التلخیص بذیل المستدرک		جلد١	صفحہ٥٣٤
قال الذھبی:	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (٢٤٧٨)	جلد٢	صفحہ٧٦٣
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (١٧٨٧)	جلد٢	صفحہ٢١٦

مسند ابی یعلیٰ (الموصلی)/رقم الحدیث (۳۶۸۲)　جلد ۶　صفحہ ۳۵۶

قال حسین سلیم اسد:　اسنادہ صحیح

ترجمۃ الحدیث:

حضرت انس بن مالک - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت مانگے تو جنت کہتی ہے اے اللہ اسے جنت میں داخل کردے اور جو آدمی اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ آگ سے بچنے کی دعا مانگے تو آگ کہتی ہے یا اللہ! اسے آگ سے بچالے۔

-☆-

حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے اس ارشاد گرامی سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ جو دعا تکرار سے مانگی جائے اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول کرتا ہے۔ جنت کا سوال ہوا اور اس سوال کو تین مرتبہ دھرایا گیا ہو تو قبولیت دعا کا انداز ملاحظہ ہو کہ خود جنت پکار اٹھتی ہے اے خالق و مالک اس دعا مانگنے والے کو جنت میں داخل کردے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :
يُعْجِبُهٗ اَنْ يَدْعُوَ ثَلَا ثًا وَاَنْ يَسْتَغْفِرَ ثَلَا ثًا .

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

موارد الظمآن　رقم الحدیث (۲۴۱۰)　صفحہ ۵۹۸

صحیح ابن حبان　رقم الحدیث (۹۲۳)　جلد ۹　صفحہ ۲۰۳

قال شعیب الارنووط:　اسنادہ صحیح علیٰ شرط الشیخین

مسند ابی یعلیٰ الموصلی　رقم الحدیث (۵۲۷۷)　جلد ۹　صفحہ ۱۸۴

قال حسین سلیم اسد:　اسنادہ صحیح

عمل یوم واللیلۃ (للنسائی)/رقم الحدیث (۴۵۷)　صفحہ ۳۳۱

المعجم الکبیر (للطبرانی)　رقم الحدیث (۱۰۳۱۷)　جلد ۱۰　صفحہ ۱۵۹

مسند ابی داؤد الطیالسی　رقم الحدیث (۳۲۷)　صفحہ ۴۳

مسند الامام احمد　رقم الحدیث (۳۷۴۴)　جلد ۴　صفحہ ۱۵

قال احمد محمد شاکر:　اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد　رقم الحدیث (۳۷۷۰)　جلد ۴　صفحہ ۲۵

قال احمد محمد شاکر:　اسنادہ صحیح

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن مسعود - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو یہ بات بڑی اچھی لگتی تھی کہ دعا تین مرتبہ مانگی جائے استغفار تین مرتبہ کیا جائے۔

-☆-

حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- بھی اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ

دعائیہ کلمات کا تین مرتبہ تکرار کیا جائے ان کلمات کو تین مرتبہ دھرایا جائے۔ جو مردِ مومن دعائیہ کلمات کو تین مرتبہ دھراتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اس کی جانب لپک لپک کر آتی ہیں اور اسے اپنی آغوش میں لے لیتی ہیں۔

تین مرتبہ دعا مانگنے والا اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم سے محروم نہیں رہتا۔

تکرار میں یہ ضروری نہیں کہ وہی الفاظ دھرائے جائیں بلکہ الفاظ بدل کر بھی دعا مانگی جا سکتی ہے جیسے

صحیح مسلم میں حضرت علی -رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل روایت میں یہ الفاظ مبارک ہیں

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :

ثُمَّ یَكُوْنُ مِنْ آخِرِ مَایَقُوْلُ بَیْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِیْمِ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَمَااَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَااِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

کتاب	حوالہ	جلد	صفحہ
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۷۱)	جلد ۶	صفحہ ۵۱
السنن الکبریٰ (للبیہقی) / رقم الحدیث (۲۳۴۳)		جلد ۲	صفحہ ۴۸
السنن الکبریٰ (للبیہقی) / رقم الحدیث (۳۰۱۸)		جلد ۲	صفحہ ۲۶۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۲۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۸۴
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۰۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۱۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد (عن ابی ھریرہ) / رقم الحدیث (۷۹۰۰)		جلد ۸	صفحہ ۲۹
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد (عن ابی ھریرہ) / رقم الحدیث (۱۰۶۱۶)		جلد ۹	صفحہ ۵۳۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۷۶۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۷۶۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۱۷
قال الالبانی:	صحیح		
شرح السنۃ (للبغوی)	رقم الحدیث (۵۷۲)	جلد ۳	صفحہ ۳۴
قال البغوی:	ھذا حدیث صحیح		
اتحاف السادۃ المتقین		جلد ۳	صفحہ ۸۱
اتحاف السادۃ المتقین		جلد ۵	صفحہ ۷۷
اتحاف السادۃ المتقین		جلد ۵	صفحہ ۱۶۵

اگراس دعامیں صرف اِغْفِرْلِیْ مَاصَنَعْتُ یااس جیسا کوئی لفظ ہوتا پھر بھی مفہوم واضح تھا بلکہ تکرار جودعا کی قبولیت کیلئے اہم چیز ہے اسے بھی نہ چھوڑا اور الفاظ بھی بدل بدل کراستعمال کئے تاکہ امت کو یہ بات واضح ہوجائے کہ تکرار میں وہی الفاظ ضروری نہیں بلکہ الفاظ بدل بدل کردعا مانگی جائے وہ بھی تکرار والی دعا کہلائے گی۔

-☆-

دعا میں ھاتھ اٹھانا

قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دَعَاالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْہِ وَرَأَیْتُ بِیَاضَ اِبِطَیْہِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۳۸۳)	جلد۴	صفحہ۲۰۰۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۴۹۸)	جلد۱۶	صفحہ۵۰ (مفصلاً)
السنن الکبری (عن انس)/رقم الحدیث (۶۴۴۵)		جلد۳	صفحہ۴۹۷
السنن الکبری (عن انس)/رقم الحدیث (۶۴۴۶)		جلد۳	صفحہ۴۹۷
السنن الکبری (عن انس)/رقم الحدیث (۶۴۴۷)		جلد۳	صفحہ۴۹۸
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۱۳۹۸)	جلد۵	صفحہ۲۰۱ (مفصلاً)
قال البغوی:	ہذا حدیث متفق علی صحتہ		
دلائل النبوۃ للبیہقی		جلد۵	صفحہ۱۵۳
البدایۃ والنہایۃ (لابن کثیر)		جلد۴	صفحہ۳۳۹

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوموسیٰ اشعری -رضی اللہ عنہ- کا بیان ہے

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے دعا فرمائی تو اپنے ہاتھ مبارک اٹھائے کہ میں نے حضور کی بغل کی سفیدی دیکھ لی۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے جیسے بھی مانگا جائے وہ قبول فرماتا ہے جس رنگ میں بھی دعا کی جائے وہ اسے شرف قبولیت سے نوازتا ہے لیکن بعض مواقع پر ہاتھوں کو اٹھایا جاتا ہے۔ ہاتھوں کو اٹھا کر دعا مانگنا تضرع وزاری کو ظاہر کرتا ہے اور بات واضح ہے کہ تضرع سے مانگی گئی دعا قبول ہوتی ہے۔ ہاتھوں کو بلند کر کے اللہ کی بارگاہ میں دعا مانگنا یہ بندے کے وصفِ بندگی کو مزید اجاگر کرتا ہے۔ جب ہاتھوں کو اٹھایا جاتا ہے تو اس کا مفہوم واضح ہے کہ اے خالق ومالک دیکھ صرف میری زبان ہی نہیں تیری بارگاہ میں سوال کر رہی بلکہ پورا جسم تیری بارگاہ میں ملتجی ہے یہ گریانہ انداز اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو مزید متوجہ کر دیتا ہے اور بندے کی التجا کو شرف قبولیت سے نوازا جاتا ہے۔

ہاتھ اٹھا کر اختتام پر چہرے پر پھیرنا

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۹۷)	جلد ۵	صفحہ ۲۵۰
قال الترمذی:	ہذا حدیث (صحیح) غریب		
شرح السنۃ (للبغوی)	رقم الحدیث (۱۴۰۰)	جلد ۵	صفحہ ۲۰۴
الاذکار	رقم الحدیث (۱۰۳۸)		صفحہ ۶۱۳
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۵۳۱)	جلد ۸	صفحہ ۵۸

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عمر -رضی اللہ عنہ- کا ارشاد گرامی ہے

حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- جب دعا کیلئے ہاتھ اٹھاتے تو چہرے پر پھیرے بغیر نیچے نہ کرتے۔

-☆-

انسان جب ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے تو اختتامِ دعا پر وہ ہاتھ اپنے چہرے پر پھیرے گویا یہ اظہار ہے کہ اے خالق و مالک تو نے میرے ہاتھوں سے بنے اس کشکول کو اپنی رحمت سے بھر دیا ہے اب میں اسے اپنے چہرے پر پھیر کر یہ اظہار کر رہا ہوں کہ کریم اللہ کے در سے مانگنے کے سبب میری عزت و توقیر میں مزید اضافہ ہوا ہے حالانکہ کسی سے مانگنے سے انسان کی توقیر میں کمی آتی ہے لیکن اللہ الکریم کے در سے مانگنے سے عزت میں اضافہ ہوتا ہے چہرہ پر وقار ہوتا ہے اور بندگی میں مزید نکھار آتا ہے۔

معمولی چیز بھی اللّٰہ سے مانگنی ہے

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

لِیَسْأَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ كُلَّهَا حَتّٰی یَسْأَلَهٗ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

اتحاف السادۃ المتقین		جلد ۵	صفحہ ۴۴
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۷۲۲۱)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۲۸
قال الھیثمی:	رواہ البزار ورجالہ رجال الصحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۶۶)	جلد ۳	صفحہ ۱۴۸
قال المحقق:	حسنہ الحافظ فی زوائد البزار		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۹۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۷۷
کنز العمال	رقم الحدیث (۳۱۳۹)	جلد ۲	صفحہ ۰۶۵

کنز العمال	رقم الحدیث (۳۱۴۰)	جلد۲	صفحہ ۶۵
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۲۵۱)	جلد۲	صفحہ ۶۹۶
فتح الباری		جلد۳	صفحہ ۳۸۲
تحت شرح الحدیث	رقم الحدیث (۸۱۷)	جلد۳	صفحہ ۳۸۲
کتاب الدعاء	رقم الحدیث (۲۵)	جلد۲	صفحہ ۷۹۷
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۱۳۵)	جلد۳	صفحہ ۴۲۵
قال المحقق:	وحسنہ الترمذی وھو کما قال		
موارد الظمآن	رقم الحدیث (۲۴۰۲)		صفحہ ۵۹۶
فتاویٰ ابن تیمیہ	رقم الحدیث (۴۸۶)	جلد۲	صفحہ ۲۲۴

ترجمة الحديث:

حضرت انس-رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے ہر ایک کو اپنی حاجات کا سوال اللہ سے کرنا چاہیئے یہاں تک کہ جب اس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اسی سے مانگنا چاہیئے۔

-☆-

ایک مومن و کافر کی سوچ میں نمایاں فرق ہوا کرتا ہے مومن ہر چیز کے پردے میں جلوہ الٰہی کا مشاہدہ کرتا ہے اور ہر چیز کو اللہ کے حکم و مشیت سے دیکھتا ہے۔مومن کے نزدیک کوئی بھی کام اللہ کے حکم کے بغیر نہیں ہوتا

اس لیئے وہ ہر چیز کی طلب میں وحدہٗ لاشریک کی بارگاہ میں دست سوال دراز کرتا ہے۔

لیکن کافر-اللہ کا منکر-اس رمز سے آشنا نہیں وہ ہر چیز کو اپنی کوشش کا ثمر قرار دیتا ہے اس لیئے بارگاہِ ذوالجلال سے وہ مانگتا نہیں۔لیکن ایمان کی لذت سے آشنا نعمت ایمان وایقان سے مالا مال ایک موحد و مسلم ہر چیز میں حکم الٰہی دیکھتا ہے اس لیئے وہ جب بھی کسی چیز کی خواہش کرتا ہے تو اللہ ذوالجلال سے دست بدعا ہوجاتا ہے اسے معلوم ہے تمام امور اللہ کے ہاتھوں میں ہیں اور ہر کام اس کی مشیت وارادہ پر موقوف ہیں اگر اللہ کی بارگاہ سے حکم ہوگیا تو یہ کام ہوجائے گا اگر ادھر سے حکم نہ ہوا تو یہ کام ہرگز نہ ہوگا۔اس لیئے ایک مومن و مسلم اپنی تمام حاجات کا اللہ سے سوال کرتا ہے اور اپنی ضروریات کیلئے وحدہٗ لاشریک کی بارگاہ میں دست بدعا رہتا ہے۔

درج بالا حدیث پاک میں تمام امور اللہ سے طلب کرنے کا حکم ہے یہاں تک کہ اگر جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ سے مانگنا ہے۔اس سے یہ مراد ہرگز نہیں کہ اگر کوئی ضرورت پیش آجائے اگر کوئی حاجت ہو تو صرف اللہ سے دعا کردی اور ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گئے۔

اس نظریے کا اسلام اور نبوی تعلیمات عَلٰی صَاحِبِهَا اَکْمَلُ

الصَّلٰوۃِ وَاَفْضَلُ التَّسْلِیْمَاتِ سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ یہ مفہوم ہرگز
نہیں کہ اگر تسمہ ٹوٹ گیا تو کسی جوتے مرمت کرنے والے کے پاس نہیں جانا
بلکہ صرف دعا کر دینی ہے اور دعا سے تسمہ خود بخود ٹھیک ہو جائے گا۔ اگر بھوک
لگی ہو بچے بھوکے ہوں تو صرف دعا کرنی ہے اور بس رزق کی تلاش میں نہیں
نکلنا۔ اگر کپڑے کی ضرورت ہے تو صرف دعا کرنی ہے اور بازار سے کپڑا
نہیں خریدنا اگر بیمار ہے تو صرف دعا کرنی ہے معالج کے پاس نہیں جانا اور نہ
دوائی کھانی ہے۔ اگر مکان کی ضرورت ہے تو صرف اللہ سے عرض کر دینی
ہے اور مکان نہ خریدنا ہے اور نہ بنانا ہے۔ الغرض اس نظریہ کا اسلام اور
اسلامی تعلیمات سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

بلکہ اھل ایمان کو اس حدیث پاک سے سمجھایا جارہا ہے کہ اگر تمہیں
کسی چیز کی ضرورت ہو تو تگ و دو کرنے سے پہلے اللہ سے دعا کرو اللہ تعالیٰ
اسباب مہیا کرے گا تمہارا کام بن جائے گا۔ اسباب سے قطع تعلقی نہیں بلکہ
اسباب کے پردے میں مسبب الاسباب پر نظر رکھنی ہے۔ اگر رزق کی
ضرورت ہے تو کاروبار کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو دوکان کھولنے
سے پہلے اللہ کی بارگاہ میں التجا کرو اگر کپڑا خریدنا ہے تو بازار جانے سے پہلے
اللہ سے دعا کر کے جاؤ۔ بلکہ اے اہل ایمان اس رمزِ توحید سے اس درجہ آشنا

ہو جاؤ کہ اگر تمہارے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تمہاری جیب میں پیسے بھی
ہوں اور سامنے جوتے ٹھیک کرنے والا بھی ہو تو جوتے کو درست کرانے سے
پہلے اللہ ذوالجلال والاکرام سے دعا کرو کبھی بھی اپنی دولت پر ناز نہ کرنا اور نہ
کسی پر مکمل بھروسہ کرنا اھل ایمان کا بھروسہ صرف اور صرف ذاتِ وحدہ
لاشریک پر ہوتا ہے اور ان کا توکل علی اللہ ان کے ہر جگہ کام آتا ہے۔

آخر میں آمین

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :

دَعْوَۃُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِیْہِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ مُسْتَجَابَۃٌ" عِنْدَ رَأْسِہٖ مَلَکٌ" مُوَکَّلٌ" کُلَّمَا دَعَا لِاَخِیْہِ بِخَیْرٍ قَالَ الْمَلَکُ الْمُوَکَّلُ بِہٖ اٰمِیْنَ وَلَکَ بِمِثْلٍ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۳۳)	جلد ۱۷	صفحہ ۴۱
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۲۲۸)	جلد ۲	صفحہ ۴
الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۱۳۳۹)	جلد ۳	صفحہ ۳۲۷
سنن ابی داؤد (الفاظ مختلفہ) /	رقم الحدیث (۱۵۳۴)	جلد ۱	صفحہ ۴۸۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۵۳۴)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۲۸۹۵)	جلد ۳	صفحہ ۴۱۲

سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۲۸۹۵)	جلد ۴	صفحہ ۴۰۰
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۳۵۸)	جلد ۳	صفحہ ۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۷۴۳۰)	جلد ۱۸	صفحہ ۵۸۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۱۵۹۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۷
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۹۳۹)	جلد ۸	صفحہ ۲۲۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۶۰۴)	جلد ۱۶	صفحہ ۶۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
الادب المفرد	رقم الحدیث (۶۲۵)		صفحہ ۲۱۹
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۶۲۵)		صفحہ ۲۳۵

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوالدرداء -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

بندہ مسلم کی دعا اپنے بھائی کیلئے اس کی غیر موجودگی میں مقبول ومنظور ہے۔ دعا مانگنے والے کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہے جب بھی وہ اپنے غیر موجود بھائی کیلئے دعا مانگتا ہے تو مقرر شدہ فرشتہ کہتا ہے آمین (اے اللہ اس کی دعا کو قبول فرما) اور دعا مانگنے والے سے کہتا ہے وَلَکَ بِمِثْلٍ جتنا تو نے اپنے بھائی کیلئے مانگا ہے اتنا تجھے بھی ملے۔

اوّل وآخر درود پاک

دعاء کی ابتداء میں اور اس کے اختتام پر رسول عربی -صلی اللہ علیہ وسلم- کی ذاتِ اقدس پر درود شریف پڑھنا چاہیئے۔

اس سلسلہ میں علامہ ابن قیم تحریر کرتے ہیں کہ ابوسلیمان الدارانی کہتے ہیں:

مَنْ اَرَادَاَنْ یَسْاَلَ اللّٰهَ حَاجَتَهٗ فَلْیَبْدَاْ بِالصَّلٰوةِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَیَسْأَلُ حَاجَتَهٗ وَیَخْتِمُ بِالصَّلٰوةِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَقْبُوْلَةٌ" وَاللّٰهُ اَکْرَمُ اَنْ یَرُدَّ مَا بَیْنَهُمَا.

-جلاء الافہام صفحہ ۲۱۷-

جو آدمی اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگنا چاہے اسے چاہیئے کہ وہ نبی کریم -صلی اللہ علیہ وسلم- پر درود پاک سے ابتداء کرے اور پھر اپنی حاجت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرے اور وہ اختتام بھی درود پاک سے کرے کیونکہ

نبی کریم -صلی اللہ علیہ وسلم- پر درود پاک ہر حالت میں مقبول ہے تو اللہ کی شان سے یہ بعید ہے کہ درود پاک تو قبول کرے اور اس کے درمیان دعاء کو رد کردے۔

گویا دعاء آسمانوں اور زمین کے درمیان موقوف رہتی ہے۔ دعاء کا کوئی حصہ بھی آسمانوں کی طرف بلند نہیں ہوتا تاوقتیکہ ہم اپنے نبی -صلی اللہ علیہ وسلم- کی خدمت میں درود پاک کا نذرانہ پیش نہ کریں۔

درود پاک کے بغیر دعا سے قوت پرواز چھن جاتی ہے اسے حریم قدس میں بازیابی کی اجازت نہیں ملتی۔ اگر ہم اپنی دعائیں اپنی التجائیں اللہ کی بارگاہ میں پہنچانا چاہتے ہیں اور یہ تمنا رکھتے ہیں کہ یہ درخواستیں قبول ہوں تو ہمیں چاہیئے کہ انہیں درود پاک کے لفافہ میں بند کرکے اللہ کی بارگاہ میں پیش کریں جو دعاء درود پاک کے غلاف میں لپٹی ہو اللہ اس درود پاک کے صدقے اس دعاء کو رد نہیں فرماتا۔

ایک فرمان رسول -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ملاحظہ ہو

فُضَالَةُ ابْنُ عُبَیْدٍ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ، فَلْیَبْدَاْ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَیْهِ، ثُمَّ

لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ- ثُمَّ لِيَدْعُ بِمَاشَاءَ.

تخريج الحديث:

الحديث صحيح

صحيح ابن حبان	رقم الحديث (١٩٦٠)	جلد٥	صفحہ٢٩٠
قال الارنووط:	اسناده صحيح		
سنن الترمذی	رقم الحديث (٣٤٨٨)	جلد٥	صفحہ٢٩١
قال الترمذی:	هذا حديث حسن صحيح		
صحيح سنن الترمذی	رقم الحديث (٣٤٧٧)	جلد٣	صفحہ٤٣٣
قال الالبانی:	صحيح		
سنن ابی داود	رقم الحديث (١٤٨١)	جلد١	صفحہ٤٦٧
صحيح سنن ابی داود	رقم الحديث (١٤٨١)	جلد١	صفحہ٤٠٧
قال الالبانی:	صحيح		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (٢٣٨٢١)	جلد١٧	صفحہ١٧٧
قال حمزه احمد الزين:	اسناده صحيح		
السنن الكبریٰ (للبيهقی)	رقم الحديث (٢٨٥٤)	جلد٢	صفحہ٢١١
المعجم الكبير (للطبرانی)	رقم الحديث (٧٩١)	جلد١٨	صفحہ٣٠٧
المعجم الكبير (للطبرانی)	رقم الحديث (٧٩٣)	جلد١٨	صفحہ٣٠٨
المستدرک (للحاکم)		جلد١	صفحہ٢٣٠
قال الحاکم:	هذا حديث صحيح علىٰ شرط مسلم ولم يخرجاه		

التلخيص بذيل المستدرک		جلد١	صفحہ٢٣٠
قال الذهبی:	علىٰ شرط مسلم		
المستدرک (للحاکم)		جلد١	صفحہ٢٦٨
قال الحاکم:	هذا حديث صحيح علىٰ شرط الشيخين ولا تصرف له علة ولم يخرجاه		
التلخيص بذيل المستدرک		جلد١	صفحہ٢٦٨
قال الذهبی:	علىٰ شرطهما		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (٩٢٠٩)	جلد٧	صفحہ٢٤

ترجمة الحديث:

جب تم میں سے کوئی صلاۃ ادا کرے تو دعا مانگتے وقت اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی ثنا سے ابتداء کرے پھر حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر درود شریف بھیجے پھر اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔

-☆-

اس حدیث پاک میں حمد الٰہی اور درود شریف کے بغیر دعا سے منع کیا گیا ہے بلکہ دعا مانگتے وقت اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر درود شریف پڑھ لیا تو پھر جو بھی دعا مانگی جائے وہ قبول ومنظور ہوگی۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّيْ وَالنَّبِيُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ- وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرَ مَعَهُ ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ ، ثُمَّ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ-

ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِی فَقَالَ النَّبِیُّ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ- سَلْ تُعْطَه سَلْ تُعْطَه

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

جلاء الافہام	رقم الحدیث (۲۵۲)		صفحہ ۲۱۶
قال المحقق:	حسن صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۹۳)	جلد ا	صفحہ ۱۰۴
قال الترمذی:	حدیث عبداللہ حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۹۳)	جلد ا	صفحہ ۳۲۶
قال الالبانی:	حسن صحیح		
شرح السنة	رقم الحدیث (۱۴۰۱)	جلد ۵	صفحہ ۲۰۴
قال المحقق:	سندہ حسن		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۹۳۱)	جلد ا	صفحہ ۲۹۳
مصابیح السنة	رقم الحدیث (۶۶۳)	جلد ا	صفحہ ۳۵۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۲۵۵)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۲
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۵۵۵۱)	جلد ۹	صفحہ ۴۶۹
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۵۵۵۴)	جلد ۹	صفحہ ۴۶۹
قال الھیثمی:	رواہ البزار واسنادہ حسن		
مسند ابی یعلی الموصلی	رقم الحدیث (۱۹۴)	جلد ا	صفحہ ۱۷۲

المعجم الکبیر (للطبرانی) رقم الحدیث (۸۴۲۲)	جلد ۹	صفحہ ۷۰
السنن الکبری (للبیہقی) / رقم الحدیث (۲۱۲۹)	جلد ا	صفحہ ۶۶۴
حلیۃ الاولیاء	جلد ا	صفحہ ۱۲۴
المعجم الکبیر (للطبرانی) / رقم الحدیث (۷۹۲)	جلد ۱۸	صفحہ ۳۰۷
المعجم الکبیر (للطبرانی) / رقم الحدیث (۷۹۴)	جلد ۱۸	صفحہ ۳۰۸
سنن النسائی	جلد ۳	صفحہ ۴۴
صحیح سنن النسائی رقم الحدیث (۱۲۸۳)	جلد ا	صفحہ ۴۱۰
قال الالبانی: صحیح		

ترجمة الحدیث:

حضرت عبداللہ بن مسعود -رضی اللہ عنہ- فرماتے ہیں

میں صلاۃ ادا کر رہا تھا حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر -رضی اللہ عنہما- بھی تھے جب میں صلاۃ ادا کرکے دعا مانگنے کیلئے بیٹھا تو میں نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر درود شریف پڑھا پھر اپنے لئے دعا مانگی تو حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

مانگو جو مانگو گے عطا کیا جائے گا

مانگو جو مانگو گے عطا کیا جائے گا۔

خوشحالی میں دعا کی کثرت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَاغُلَامُ! اَوْيَاغُلَيِّمُ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهِنَّ ؟

فَقُلْتُ : بَلٰى

فَقَالَ : اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ ، اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ أَمَامَكَ ، تَعَرَّفْ اِلَيْهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفُكَ فِي الشِّدَّةِ وَاِذَا سَأَلْتَ ، فَاسْئَلِ اللّٰهَ ، وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ قَدْ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ".

فَلَوْ اَنَّ الْخَلْقَ كُلَّهُمْ جَمِيعاً اَرَادُوا اَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْئٍ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ لَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ وَاِنْ اَرَادُوا اَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْئٍ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ ، لَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ ، وَاعْلَمْ اَنَّ فِي الصَّبْرِ عَلٰى مَاتَكْرَهُ خَيْراً كَثِيْراً وَاَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ وَاَنَّ

الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ وَاَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْراً.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۵۴۱۵)	جلد۴	صفحہ۳۸۲
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۵۲۴)	جلد۴	صفحہ۲۳۱
قال الترمذی:	حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۵۱۶)	جلد۲	صفحہ۶۱۰
قال الالبانی:	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۳۰۲)	جلد۳	صفحہ۱۴۵۹
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۴۰۹۵)	جلد۳	صفحہ۴۴۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۶۶۹)	جلد۳	صفحہ۱۹۵
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم		جلد۳	صفحہ۵۴۱
التلخیص بذیل المستدرک		جلد۳	صفحہ۵۴۱
حلیۃ الاولیاء		جلد۱	صفحہ۳۱۴
تفسیر القرطبی		جلد۶	صفحہ۳۹۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۸۰۴)	جلد۳	صفحہ۲۴۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس - رضی اللہ عنہ - کا بیان ہے

میں حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے پیچھے سوری پر بیٹھا ہوا تھا تو حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا اے بچے! یا اے پیارے بچے! کیا میں تمہیں چند کلمات کی تعلیم نہ دوں کہ جن سے اللہ تعالیٰ تجھے نفع عطا فرمائے گا۔ میں نے عرض کی ہاں یارسول اللہ! ضرور تعلیم دیجئے۔ حضور-صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے فرمایا تم اللہ کی حفاظت کرو اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے گا۔ تم اللہ تعالیٰ کی حفاظت کرو تو اسے اپنے سامنے پاؤ گے۔ تم خوشحالی میں اللہ کی معرفت رکھو، اللہ تعالیٰ شدت وسختی میں تمہاری معرفت رکھے گا۔ جب تم کسی چیز کا سوال کرو تو اللہ تعالیٰ سے سوال کرو اور جب تم مدد مانگو تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو جو کچھ ہونا ہے اس کو لکھ کر قلم خشک ہو چکا ہے۔

اگر تمام مخلوق یہ ارادہ کرے کہ تجھے اس چیز سے نفع دیں گے وہ چیز اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیئے نہیں لکھی تو تمام مخلوق وہ ایک چیز تجھے دینے پر قادر نہیں ہوگی۔ اگر وہ کسی ایسی چیز سے تجھے ضرر پہنچانا چاہے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیئے نہیں لکھی تو وہ ضرر پہنچانے پر قادر نہیں ہونگے۔

جان لو غیر پسندیدہ چیزوں پر صبر میں بہت زیادہ بھلائی ہے۔ بیشک مدد و نصرت صبر کے ساتھ ہے اور گرفت سے آزادی کرب کے ساتھ ہے اور

تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔

اس حدیث پاک میں حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے دین کے اہم امور کی وضاحت فرمائی اس لیئے اھل اسلام کو خصوصاً اس حدیث پاک کو قلوب پر نقش کرنا چاہیئے۔

اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ۔

اِحْفَظِ اللّٰهَ - اللہ کی حفاظت کرو یعنی اللہ تعالیٰ کے حقوق کی حفاظت کرو اس کے اوامر پر کاربند رہو اسکی نواھی سے اجتناب برتو اور اس کے دین وشریعت کی حفاظت کرو۔

يَحْفَظْكَ - اللہ تمہاری حفاظت فرمائے گا یعنی لوجہ اللہ جب تم اس کے اوامر بجالاؤ گے وہ اسکا اجر وثواب تمہیں عطا فرمائے گا جب اس کے نواھی سے مجتنب رہو گے تو تمہارے لیئے اپنے غضب کے دروازے بند کر دے گا اور اپنی رضا وخوشی کا پروانہ عطا فرمائے گا۔ جب تم صلاۃ پر محافظت کرو گے تو وہ جنت کو تمہارے مقدر میں کر دے گا۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۹۳۰)	جلد ۸	صفحہ ۲۲۱
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۲۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۲۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۶
قال الالبانی:	حسن		
حلیۃ الاولیاء		جلد ۲	صفحہ ۲۳۴
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۳۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۵
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۵۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۱۶
قال المحقق:	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب/	رقم الحدیث (۳۶۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۱
قال الالبانی:	حسن		

ترجمۃ الحدیث:

حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

جو ان صلوات (نمازوں) پر محافظت کرے گا تو اس کیلئے اللہ کے ہاں عہد ہے وہ اسے جنت داخل کرے گا۔

-☆-

اِحْفَظِ اللّٰہ -اللہ کی حفاظت کرو۔یعنی جس خوش نصیب کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ وطہارت کی دولت عطا فرمائی ہے وہ اس کی حفاظت کرے

کہیں ایسا نہ ہو کہ نفس کے بہکاوے میں آ کر اس نعمت کو زائل کر دے۔ اللہ تعالیٰ جسے اپنی یاد کی توفیق عطا فرمائی ہے کہ اس کے قلب وقالب سے ذکر الٰہی کے سوتے پھوٹتے ہیں اسے چاہیئے کہ وہ اس نعمت کی حفاظت کرے کہیں ایسا نہ ہو کہ ازلی دشمن شیطان اپنے شکنجے میں لیکر اسے اس نعمت عظمٰی سے محروم کر دے۔ جس سعید روح کو اللہ تعالیٰ نے قرب ووصال کی نعمت سے مالا مال کیا ہے اس کی آنکھیں جلوہ الٰہی کے خمار سے مست ہیں اسے چاہیئے کہ اس انعام کی حفاظت کرے کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی کے دام میں پھنس کر غرور وتکبر میں مبتلا ہو کر اس سعادت کو ضائع کر دے۔

یَحْفَظْکَ -یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو آدمی صرف اور صرف اس کی رضا کی خاطر کوئی نیک کام کرتا ہے اور اپنے اس کام میں نفس وشیطان کو دخل اندازی کی اجازت نہیں دیتا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لیا ہے کہ وہ ایسے آدمی کو اجر وثواب کی وہ بہاریں عطا فرمائے گا کہ اس فانی دنیا میں اس کا تصور بھی ناممکن ہے۔

اِحْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ اَمَامَکَ.

اللہ کی حفاظت کرو اس کے اوامر پر کاربند رہو اور اس کے نواھی کے نزدیک تک نہ جاؤ پانچوں وقت اس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو جاؤ اس کے

ذکروفکر سے اپنے باطن کو اجلا و مصفّٰی کرلو تو تم اس ذات وحدہٗ لاشریک کو اپنے سامنے پاؤ گے۔

اس کا ایک مفہوم تو واضح ہے کہ تم جہاں بھی جاؤ گے اللہ ذوالجلال ولاکرام اس اطاعت وفرمانبرداری کے طفیل تمہیں دل کی آنکھ عطا فرمائے گا پھر جدھر بھی نگاہ اٹھاؤ گے جلوہ الٰہی سے شادکام ہوگے۔

دوسرا مفہوم یہ بھی ہے کہ جب تم احکامات الٰہیہ پر عمل پیرا ہوگے پھر اس دوران اگر شیطان وسوسہ اندازی کرنے لگے یا کسی دشمن کی طرف سے کوئی خطرہ محسوس ہو تو پریشان نہیں ہونا تـجـدہ تـجـاهـک سامنے اللہ ذوالجلال کا جلوہ پاؤ گے تو جس کے سامنے اللہ تعالیٰ کی تجلیات ہوں وہ دونوں جہاں میں سرفراز ہوا کرتا ہے۔

ایک مومن کامل کسی بھی حالت میں اللہ کی حفاظت سے غافل نہیں ہوسکتا وہ ہر حال میں اللہ کی حفاظت کا متمنی اور سوالی رہتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُما قَالَ : لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَدَعُ هٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ حِيْنَ يُمْسِيْ وَحِيْنَ يُصْبِحُ . اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَأَهْلِيْ

وَمَالِيْ - اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِيْ وَاحْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۷۵۴)	جلد۴	صفحہ ۳۹۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
عمل الیوم واللیلۃ	رقم الحدیث (۵۶۶)		صفحہ ۳۷۹
موارد الظمان	رقم الحدیث (۲۳۵۶)		صفحہ ۵۸۵
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۶۶۷۳)	جلد۵	صفحہ ۳۲۷
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۹۴۵)	جلد۲	صفحہ ۲۰۰
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح الاسناد		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۶۱)		صفحہ ۲۴۱
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ حسن		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۷۴)	جلد۲	صفحہ ۷۳۹
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۷۴)	جلد۳	صفحہ ۲۴۸
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۳۸۷۱)	جلد۴	صفحہ ۳۲۴
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۳۸۷۱)	جلد۵	صفحہ ۳۸۵

قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۳۵)	جلد۳	صفحہ۲۶۴
قال الالبانی:	صحیح		
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۱۳۲۹۶)	جلد۱۲	صفحہ۳۴۳
مصنف ابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۹۳۲۷)	جلد۱۰	صفحہ۲۳۹
الادب المفرد	رقم الحدیث (۲۹۸)		صفحہ۲۴۳
الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۲۰۰)		صفحہ۴۱۱
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۲۰۰)		صفحہ۴۶۵
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی		جلد۸	صفحہ۲۸۲
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۵۴۵)	جلد۳	صفحہ۴۸۲
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر -رضی اللہ عنہما- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- صبح وشام ان کلمات سے دعا مانگنا ترک نہ کیا کرتے تھے:

اے اللہ میں تجھ سے عافیت کا سوالی ہوں دنیا وآخرت میں۔ اے اللہ میں تجھے سے سوال کرتا ہوں عفو کا، عافیت کا اپنے دین اپنی دنیا اپنے اھل خانہ اور اپنے مال میں اے اللہ! میری ستر پوشی فرما اور میرے خوف کو امن

میں تبدیل کر دے اور میری حفاظت فرما میرے سامنے سے میرے پیچھے سے، میرے دائیں سے، میرے بائیں سے اور میرے اوپر سے اور میں تیری عظمت کی پناہ وحفاظت میں آتا ہوں کہ مجھے میرے نیچے سے ھلاک کر دیا جائے۔

-☆-

علامہ ابن رجب حنبلی لکھتے ہیں:

مَنْ حَفِظَ اللّٰهَ فِي حَبَاهُ وَقُوَّتِهٖ، حَفِظَهُ اللّٰهُ فِيْ حَالِ كِبَرِهٖ وَضُعْفِ قُوَّتِهٖ وَمَتَّعَهُ بِسَمْعِهٖ وَبَصَرِهٖ وَحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ وَعَقْلِهٖ.

- جامع العلوم والحکم -/ ۲۴۸ -

جو خوش نصیب اپنے بچپن میں اور اپنی قوت کے دور میں احکام الٰہیہ کی حفاظت کرتا ہے اس کی حدود کی نگہداشت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بڑھاپے میں اور اس کی قوت کے ضعف کے وقت اس کی حفاظت کرتا ہے اور اسے اس کی سمع وبصر، برائی سے پھرنے کی قوت اور نیکی کرنے کی طاقت اور اسکی عقل سے اسے لطف اندوز ہونے کی سعادت بخشتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جس کے بچپن کو اپنی عنایات کریمانہ سے شیطان کے اثرات سے محفوظ رکھے اور اس کی قوت وطاقت کے زمانہ، زمانہ جوانی کو نفس

وشیطان کی فریب کاریوں سے مامون ومحفوظ فرمائے تو اسے اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی پر یقین رکھنا چاہیئے کہ رب تعالیٰ ارحم الراحمین اسکے بڑھاپے کو بھی شیطان کے اثرات بد سے محفوظ فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ اسے اپنی حفاظت وپناہ میں لے گا کہ شیطان اس کے نزدیک نہیں جاسکے گا۔ تو جس فرزند آدم کا بچپن اور اسکی جوانی شیطان کی فریب کاریوں سے محفوظ رہے اور اللہ تعالیٰ کی عنایات کریمانہ سے اس کا بڑھاپا بھی محفوظ رہے تو وہ یقیناً اپنے ایمان وایقان کو بچانے میں کامیاب ہوگیا اور حقیقی کامیاب وہی ہے جو اس رزم گاہ حیات میں اپنے ایمان کی حفاظت کرجاتا ہے اور قبر میں اپنا ایمان بخیر وعافیت لے جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کی سمع وبصر کی حفاظت فرماتا ہے اس کے سننے کی قوت اور اسکے دیکھنے کی قوت سلامت رہتی ہے یعنی اسکی کان اور اسکی آنکھیں صحیح وسلامت رہتی ہیں اسکی برائی سے بچنے کی قوت اور نیکی کرنے کی طاقت سلامت رہتی ہے اور اسکی عقل میں کسی قسم کا نقص نہیں آتا۔

فَلَکَ الْحَمْدُ یَااَللّٰہُ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ فَلَکَ الشُّکْرُ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

تَعَرَّفْ اِلَی اللّٰہِ فِی الرَّخَارِ یَعْرِفْکَ فِی الشِّدَّۃِ۔

خوشحالی میں اللہ کی معرفت سے لبریز ہوجاؤ تو اللہ تعالیٰ تنگدستی میں اپنی معرفت خاصہ کا جام پلائے گا۔

معرفِ عبد کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ معرفتِ عامہ ۲۔ معرفت خاصہ

معرفت عامہ:

یہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت وربوبیت کا اقرار کرنا ہے، رسولان کرام علیہم الصلاۃ والسلام نے جو ذاتِ باری تعالیٰ کے بارے میں فرمایا اور وہ ہم تک تواتر سے پہنچا اس کی تصدیق کرنا ہے اور یہ معرفت جو ایمان سے عبارت ہے عامۃ المسلمین کو حاصل ہے۔

معرفت خاصہ:

یہ دل کا بالکلیہ اللہ تعالیٰ کی طرف مائل ہونا ہے اور غیر حق سے کٹ کر اس کا ہوجانا ہے۔ اس ذات وحدہٗ لاشریک سے یوں انس ومحبت ہونا کہ اس کے ذکر سے اطمینان نصیب ہو اس سے حیاء یوں غالب کہ گناہ کا تصور تک نہ رہے اور اس کا خوف یوں غالب ہو کہ اس کی بارگاہ میں حاضری کے خیال سے ہی رونگھٹے کھڑے ہوجائیں۔

اللہ کی معرفت، اس کی بھی دو قسمیں ہیں

۱۔ معرفت عامہ ۲۔ معرفت خاصہ

معرفت عامہ:

اللہ تعالیٰ کے علم سے عبارت ہے کہ ذاتِ باری تعالیٰ ہر ادنی و اعلیٰ کو جانتا ہے ہر ایک کے ظاہر و باطن سے باخبر ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ.

اور یقیناً ہم نے انسان کو پیدا فرمایا اور ہم اس کے نفس کے وساوس کو بھی جانتے ہیں۔

هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهَاتِكُمْ.

وہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے تمہیں جب اس نے تمہیں زمین سے پیدا فرمایا اور اس وقت بھی جب تم اپنی ماؤوں کے رحموں میں حالت جنین میں تھے۔

معرفت خاصہ:

یہ عبارت ہے اللہ تعالیٰ کا بندے سے محبت کرنا اسے اپنے قرب کی دولت سے سرفراز کرنا اور اسکی دعا کو قبول کرنا اسی معرفت خاصہ کی طرف اشارہ ہے۔

لَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ : كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا فَلَئِنْ سَاَلَنِيْ لَاُعْطِيَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَاُعِيْذَنَّهٗ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (٦٥٠٢)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۳۹
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۴۷)	جلد ۲	صفحہ ۵۸
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۲۲۲)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۷۴

ترجمة الحدیث:

میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرے قریب ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کی سمع ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور میں اسکی بصر ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے۔ اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے دعا کرے تو میں اس کو ضرور جواب دیتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ میں آنا چاہے تو میں اس کو ضرور اپنی پناہ میں لیتا ہوں۔

-☆-

یہ معرفت خاصہ ہے۔

بندہ نوافل کے ذریعے قرب حاصل کرتا جاتا ہے صحت وتندرستی کے دور میں بندگی کا کیف لیتا ہے خوشحالی وفارغ البالی میں دعا ومناجات سے بہرہ ور ہوتا ہے جب اس کی صحت نہ رہے اور خوشحالی کی بجائے تنگ دستی آجائے جوانی کی بجائے بڑھاپا آجائے تو اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق اس کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتا ہے جب بھی وہ دست بدعا ہوتا ہے کریم اللہ اس کی دعا کو قبول کرلیتا ہے جب بھی وہ اس کی پناہ میں آنا چاہتا ہے رحیم اللہ ضرور اسے اپنی پناہ میں لے لیتا ہے۔

ایک اور حدیث پاک ملاحظہ ہو:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ –رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ– عَنِ النَّبِیِّ –صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ– قَالَ:

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّسْتَجِیْبَ اللّٰهُ لَهٗ فِی الشَّدَائِدِ فَلْیُکْثِرِ الدُّعَاءَ فِی الرَّخَاءِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سلسلة الاحادیث الصحیحة / رقم الحدیث (۵۹۳)	جلد۲	صفحہ۱۴۱
المستدرک للحاکم	جلد۱	صفحہ۵۴۴

قال الحاکم:	حدیث صحیح		
التلخیص بذیل المستدرک		جلد۱	صفحہ۵۴۴
قال الذھبی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۹۳)	جلد۵	صفحہ۲۴۸
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۸۲)	جلد۳	صفحہ۳۸۸
قال الالبانی:	حسن		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۲۴۲۲)	جلد۲	صفحہ۴۷۳
قال المحقق:	حسن		
صحیح الترغیب والترھیب / رقم الحدیث (۱۶۲۸)		جلد۲	صفحہ۲۷۶
قال الالبانی:	لغیرہ		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۴۹۷)	جلد۱۰	صفحہ۱۱۳

ترجمة الحدیث:

حضرت ابوھریرہ –رضی اللہ عنہ– سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– نے ارشاد فرمایا: جسے یہ بات خوش کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ شدائد ومصائب میں اس کی دعائیں قبول کرے تو اسے چاہیئے کہ وہ خوشحالی میں کثرت سے دعائیں مانگے۔

خوشحالی وفارغ البالی میں جسے دعا کرنے کی عادت ہو، حالت تونگری میں دعا کرنے کو ترک نہ کرے، جب ظاہراً کسی چیز کی ضرورت نہ

ہو ہر چیز کی فراوانی ہو وہ اس وقت اللہ الکریم کی بارگاہ میں دست بدعا ہے تو ایسے آدمی پر جب مشکل وقت آتا ہے، جب تنگدستی اپنے ڈیرے جمانے لگتی ہے، جب مصائب وآلام کی تند ہوائیں چلنا شروع ہوتی ہیں تو اس وقت وہ جب بارگاہ ذوالجلال میں دعا کے لیئے ہاتھ بلند کرتا ہے تو کریم اللہ اس کی دعا کو قبول کرتا ہے اور اس سے مصائب وآلام کے بادل چھٹ جاتے ہیں اور تنگدستی کی جگہ پھر تونگری لے لیا کرتی ہے۔

دعاء میں وسعت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ –رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ– قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ –صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ –فِیْ صَلَاةٍ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ" وَهُوَ فِی الصَّلَاةِ

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ وَمُحَمَّداً وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَداً فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِیُّ –صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ –قَالَ لِلْاَعْرَابِیِّ لَقَدْ حَجَّرْتَ وَاسِعاً یُرِیْدُ رَحْمَةَ اللّٰهِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۰۱۰)	جلد۴	صفحہ۱۹۰۱
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۸۸۲)	جلد۱	صفحہ۳۳۶
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۸۸۲)	جلد۱	صفحہ۲۵۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۲۱۲)	جلد۳	صفحہ۱۵
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۵۲۶۷)	جلد۱۱	صفحہ۴۷

سنن الترمذی رقم الحدیث (١٤٧) جلد١ صفحہ١٩٨

صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (١٤٧) جلد١ صفحہ١٠٢

قال الالبانی: صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- صلاۃ کی ادائیگی کیلئے قیام فرمایا تو ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوگئے تو ایک اعرابی نے یوں دعا کی

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّداً وَلا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَداً .

اے اللہ مجھ پر رحم فرما اور حضرت محمد مصطفیٰ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی پر رحم نہ فرما۔

حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اعرابی سے فرمایا: تو نے اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت کو محدود کر دیا ہے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کی رحمتیں بے پایاں اور بے حساب ہیں آج تک کوئی ایسا پیمانہ ایجاد نہیں ہوا جو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو ناپ سکے۔ اس رحیم اللہ کی رحمتیں انگنت اور لامتناہی ہیں اسی طرح وہ ذات اقدس جن کے سر انور پر اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمینی کا تاج سجایا آپ کا دل انور بھی اپنے ہر امتی کیلئے عنایات

کریمانہ سے لبریز ہے اور حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ہر لحہ اور ہر گھڑی اپنی امت کیلئے خیر خواہ ہیں۔

حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے سامنے کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو محدود کرنا چاہے اس حیی وقیوم اللہ کی عنایات کی حد بندی کرنا چاہے تو یہ آپ کو کیسے گوارا ہوسکتا ہے وہ ذات اقدس واطہر -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- جو اپنے ہر امتی کیلئے رؤوف ورحیم ہے اگر کوئی آپ ہی کی امت کو اللہ کی رحمتوں سے دور کرنا چاہے تو یہ آپ کو کیسے برداشت ہوسکتا ہے۔

درج بالا حدیث پاک میں بھی ایسے ہی ایک آدمی نے اللہ تعالیٰ کی بے پناہ رحمتوں کو محدود کرنا چاہا اور اللہ کی کرم نوازیوں سے حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے امتیوں کو محروم کرنا چاہا تو حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے اسے اس پر واضح فرمادیا کہ اے دعا مانگنے والے تو نے اللہ کی رحمتوں کو محدود کرنا چاہا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو کوئی محدود نہیں کرسکتا۔

آج ہمیں بھی چاہیئے کہ جب ہم دعا مانگیں تو اپنی دعاؤں میں تمام اھل اسلام کو شامل کریں۔ حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی تمام امت کی بھلائی اور خیر کی دعائیں مانگیں۔ اس کا دوہرا فائدہ ہوگا ایک اللہ الکریم راضی ہوگا اور دوسرا حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کا دل انور خوش ہوگا تو جس سعید

کیلئے حضور رحمۃ للعالمین -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- خوش ہو جائیں اور اللہ الکریم راضی ہو جائے اسے اور کیا چاہیئے بلکہ اسے اپنے بخت پر ناز کرنا چاہیئے۔

اے اللہ! اپنے حبیب -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی تمام امت پر رحم وکرم فرما۔

اے رب العالمین! تمام اہل اسلام کو مشکلات سے نجات عطا فرما اور انکی جھولیاں اپنے خزانوں سے بھرپور فرما اور انہیں وہ کچھ عطا فرما جو تیری شان کریمی ورحیمی کے لائق ہے۔

اے ارحم الراحمین! اپنا سحاب رحمت حضور -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کی امت پر یوں برسا کہ اس امت کا کوئی بھی فرد محروم نہ رہے بلکہ ہر ایک کو رحمتوں اور سعادتوں سے لبریز فرما اور انہیں دین و دنیا کے انعامات سے سرفراز فرما اس عالم ناپائیدار میں ایمان و وقار سے زندگی کی ساعتیں گزارنے کی توفیق عطا فرما اور عالم آخرت میں، باقی رہنے والے جہاں میں جنت الفردوس سے ہمکنار فرما اور اپنے دیدار کی لذت سے شادکام فرما کر اپنی رضا کا پروانہ عطا فرما۔ آمین

یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ بِبَرَکَةِ مَنِ اتَّخَذْتَهٗ حَبِیْباً فِی الدُّنْیَا وَالآخِرَةِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ.

جمعة المبارک کے دن

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ -رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ- اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ -صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ- ذَکَرَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِیْهِ سَاعَةٌ" لَا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ" مُسْلِمٌ" وَهُوَ قَائِمٌ" یُصَلِّیْ یَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰی شَیْئاً اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ وَاَشَارَ بِیَدِهٖ یُقَلِّلُهَا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۹۳۵)	جلد۱	صفحہ۲۷۸
کتاب الدعاء	رقم الحدیث (۱۷۱)	جلد۲	صفحہ۸۵۶
قال المحقق:	اسنادہ حسن		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۵۹۹۸)	جلد۳	صفحہ۳۵۴
حلیۃ الاولیاء		جلد۴	صفحہ۲۶۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۴۱۳)	جلد۹	صفحہ۴۸۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۴۴۱)	جلد۱۰	صفحہ۳۳۷

تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۷۸۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۸۳
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۴۶۷)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۴۱
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۰۹۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۴
شرح صحیح مسلم (للقاضی عیاض) / رقم الحدیث (۸۵۲)		جلد ۳	صفحہ ۲۴۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۱۸۵)	جلد ۹	صفحہ ۴۲۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۱۵۱)	جلد ۷	صفحہ ۸
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
الموطا الامام مالک		جلد ۱	صفحہ ۱۰۹
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۰۳۶)	جلد ۱	صفحہ ۵۵۲
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب / رقم الحدیث (۷۰۰)		جلد ۱	صفحہ ۴۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۱۱۳۷)	جلد ۲	صفحہ ۴۳
قال المحقق:	متفق علیہ		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۱۱۳۷)	جلد ۲	صفحہ ۳۲۷
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۴۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی		جلد ۱	صفحہ ۱۱۵
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۴۳۰)	جلد ۱	صفحہ ۴۶۱
قال الالبانی:	صحیح		

سنن النسائی		جلد ۱	صفحہ ۱۱۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۴۳۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۶۱
قال الالبانی:	صحیح		
المسند الحمیدی	رقم الحدیث (۹۳۶)	جلد ۲	صفحہ ۴۳۴

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوھریرہ - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ

حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے جمعۃ المبارک کے دن کا ذکر فرمایا اور فرمایا:

اس میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ کوئی بھی عبدِ مسلم اسے پالے اس حال میں کہ وہ کھڑے صلاۃ ادا کر رہا ہو تو اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے جو کچھ مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے عطا فرما دے گا اور ہاتھ کے اشارہ سے واضح فرمایا کہ وہ گھڑی مختصر ہے۔

-☆-

جمعۃ المبارک سید الایام ہے۔ یہ دن سراپا خیر و برکت ہے اسکی ہر ساعت برکات الٰہیہ سے معمور ہے۔ اسکا کوئی لمحہ عنایات ربانیہ سے خالی نہیں اس کے باوجود اس میں کچھ لمحات ایسے ہیں جن میں برکات الٰہیہ کا نزول جوبن پر ہوتا ہے۔ اللہ الکریم کے لطف وکرم کی برسات ہوتی ہے

سحاب جودخوب برستا ہے۔

لیلة الجمعه - جمعة المبارک کی رات میں ایک ایسی ساعت ہے جس میں جودعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے۔لیلۃ الجمعہ کی اس مبارک ساعت کاتعین نہیں ہے۔

اس میں بھی یہ حکمت ہوسکتی ہے کہ اللہ الکریم کا عبد کسی بھی لمحہ غافل نہ ہو بلکہ رات کے ہرلمحہ کو ذکروفکر تسبیح وتقدیس اور مناجات ودعا میں بسر کرے۔اھل ایمان پرلازم ہے کہ ہررات صلاۃ العشاء باجماعت ادا کریں اور صلاۃ الفجر بھی باجماعت ادا کریں لیکن جمعة المبارک کی رات خصوصی خیال رکھیں تاکہ اس مبارک رات کی عشاء کی صلاۃ اور فجر کی صلاۃ ادا کرنے والے کو اللہ ذوالجلال والاکرام ساری رات عبادت کا ثواب عطا فرمائے گا تو اس رات میں وہ قبولیت دعا کی گھڑی بھی آجائے گی جب قبولیت دعا کی گھڑی عبادت میں شمار ہوگی تو اللہ الکریم اس کی دعا کو ضرور شرف قبولیت بخشے گا۔

یوم الجمعۃ: جمعة المبارک کے دن ایک ساعت ایسی ہے جس میں جودعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔علماء اسلام کے اس ساعت کے بارے میں (۳۷) اقوال ملتے ہیں اکثریت نے یہ ساعت صلاۃ العصر کے بعد بیان

کی ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

علماء کرام کے یہ متعدد اقوال اس بات کی طرف لے جاتے ہیں کہ اھل ایمان کو جمعة المبارک کی کوئی بھی ساعت ضائع نہیں کرنی چاہیئے بلکہ تمام دن یاد خدا میں گزارنا چاہیئے اور زبان وقلب سے پورا دن اپنے ایمان کی سلامتی کی دعا مانگنی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ ہراھل ایمان پرلطف وکرم فرمائے اور ساعتِ جمعة المبارک نصیب فرمائے۔

نصف رات کو

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ الثَّقَفِیِّ –رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ –عَنِ النَّبِیِّ –صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ –قَالَ :

تُفْتَحُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ نِصْفَ اللَّیْلِ فَیُنَادِیْ مُنَادٍ هَلْ مِنْ دَاعٍ فَیُسْتَجَابُ لَهُ ،هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَیُعْطیٰ. هَلْ مِنْ مَکْرُوْبٍ فَیُفَرَّجُ عَنْهُ فَلا یبقیٰ مُسْلِم" یَدْعُوْبِهٖ بِدَعْوَةٍ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ اِلَّا زَانِیَةً تَسْعٰی بِفَرْجِهَا اَوْ عَشَّاراً.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (١٠٧٣)		جلد٣	صفحہ٦٢
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (٢٧٦٩)	جلد٢	صفحہ١٣٣
قال محمد حسین محمد حسن اسماعیل: اسنادہ صحیح			
مجمع الزوائد فبع الفوائد	رقم الحدیث (٤٤٧٢)	جلد٣	صفحہ٢٤٣
کنز العمال	رقم الحدیث (٣٣٥٧)	جلد٢	صفحہ١٠٥
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (٣٥٢٣)	جلد٣	صفحہ٢٣٠

الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (١١٦٣)	جلد١	صفحہ٦١٧
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (٢٣٩١)		جلد٢	صفحہ٦١٠
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحدیث:

حضرت عثمان بن ابی العاص الثقفی –رضی اللہ عنہ– سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– نے ارشاد فرمایا: نصف رات کو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں ایک نداد ینے والا ندا دیتا ہے

ہے کوئی سوال کرنے والا کہ اسے عطا کر دیا جائے؟

ہے کوئی دکھ و کرب میں مبتلا کہ اس کے دکھوں کا مداوا کر دیا جائے؟

تو اس گھڑی ہر مسلم جو بھی دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول ومنظور فرماتا ہے سوائے زانیہ کے اور خلاف شرع مسلمان تاجروں سے ان کے مال کا دسواں حصہ لینے والا۔

–☆–

تُفْتَحُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ نِصْفَ اللَّیْلِ.

دن بھر کے تھکے ماندے لوگ رات کو سو جاتے ہیں۔ جیسے جیسے تاریکی گہری ہوتی جاتی ہے سکون چھا تا جا تا ہے۔ فسق وفجور میں مبتلا لوگ

بھی تقریباً آدھی رات تک خواب کی دنیا میں چلے جاتے ہیں لوگ غفلت کی چادر تانے بے سدھ سو رہے ہوتے ہیں ادھر اللہ کی کرم نوازی کروٹ لیتی ہے اور نصف رات کو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ دروازہ کھل جائے تو آمدورفت میں آسانی ہوتی ہے۔ سہولت سے دروازے کے راستہ آیا جایا جاسکتا ہے۔ آسمان کے دروازے کھلتے ہیں تو نیچے کی چیزیں اوپر جاتی ہیں اور اوپر کی چیزیں نیچے آتی ہیں یعنی مناجاتیں کلمات طیبات اعمال صالحہ سب ان دروازوں سے گزر کر حریم ذات تک پہنچتے ہیں۔

اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ.

اسی ذات تک کلمات طیبات چڑھتے ہیں اور اعمال صالحہ بھی اس تک پہنچتے ہیں۔

ادھر اوپر سے اللہ کی رحمات، اسکی کرم نوازیاں، اسکی عنایات اس کی بے پایاں شفقتیں سب نیچے آتی ہیں اس دروان جو بھی دعا مانگی جاتی ہے وہ شرف قبولیت سے مشرف ہوتی ہے۔

يُنَادِيْ مُنَادٍ:

ایک ندا دینے والا ندا دیتا ہے۔ اس ندا میں کتنا کیف ہے اس ندا پر قربان ہونے کو جی چاہتا ہے۔ بندہ گناہ کی دلدل میں پھنسا اللہ کی نافرمانیوں

میں مگن ہے اپنی آخرت تباہ و برباد کرنے پر تلا ہوا ہے لیکن کریم اللہ کی کرم نوازیاں پھر بھی اسے اپنی آغوش میں لینا چاہتی ہیں اور اسکی کرم نوازی ندا کا روپ دھار لیتی ہے اور جو بھی اس ندا پر لبیک کہتا ہے کامیابی و کامرانی اسکا مقدر ٹھہرتی ہے۔

هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابُ لَهُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطٰى:

آدھی رات کو شروع ہونے والی ندا بڑی پرکیف اور راحت بخش ہے۔ کیا کوئی دعا مانگنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول کر لی جائے۔ کیا کوئی سوالی ہے کہ اس کی جھولی بھر دی جائے۔

کاش مصائب میں گھرے اور پریشان حال مسلمین اس ندا پر توجہ دیں اور ان نوری لمحات میں بستر سے اٹھ کر خالق و مالک سے لو لگائیں اس کی بارگاہ میں اپنی پریشانیوں اور مصیبتوں کا رونا روئیں وہ کریم اللہ ضرور کرم فرمائے گا اور اپنے وعدہ کے مطابق ان کی دعائیں قبول فرمائے گا۔

گناہ و معصیت کی دلدل میں پھنسا انسان ان لمحات کی قدر کرے اس وقت اٹھ کر اپنے عصیاں کی معافی مانگے اور پشیماں ہو کر اس کریم اللہ کی بارگاہ میں ملتجی ہو تو وہ اللہ ضرور کرم فرمائے گا اس کی لوحِ دل کو معصیتوں کے داغوں سے پاک کر دے گا۔ خلوصِ دل سے مانگی گئی دعا ان لمحات میں رد نہیں

ہوتی ۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی کرم نوازیوں کے طفیل ہم سب کو ان نور بھرے لمحات کی قدر کی توفیق عطا فرمائے ۔

هَلْ مِنْ مَكْرُوْبٍ فَيُفَرَّجُ عَنْهُ:

کیا کوئی کرب میں مبتلا ہے کہ اس کے کرب کو ختم کر دیا جائے۔

کرب انسان کو چین سے سونے نہیں دیتا یہ کرب انسان کے دل کو ٹھیس پہنچاتا رہتا ہے اس کا اطمینان ، اس کا سکون غارت جاتا ہے۔ کبھی یہ کرب اپنی ذات کے حوالہ سے ہوتا ہے، کبھی کاروبار کے حوالہ سے اور کبھی دوست احباب کے رویے سے، کبھی بہن بھائیوں سے عدم تعاون سے اور کبھی اولاد کی بے راہ روی سے تو جو مسلم بھائی رات کی تاریکی میں آدھی رات کے بعد اللہ کی بارگاہ میں اپنی اس دلی تکلیف کے ازالہ کے لیئے عرض کرتا ہے تو وہ رحیم وکریم اللہ جس کے دستِ قدرت میں کل عالم ہے ضرور اسے اس کے کرب ورنج سے نجات دے گا اس کی اس وقت مانگی گئی دعا رائیگاں نہیں جائے گی۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ ؟ قَالَ : جَوْفُ اللَّیْلِ الْآخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوٰتِ الْمَكْتُوْبَاتِ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۱۰)	جلد۵	صفحہ۳۰۰
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۹۹)	جلد۳	صفحہ۴۴۱
قال الالبانی:	حسن		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۴۸۹۲)	جلد۴	صفحہ۱۷۳
عمل یوم اللیلۃ (للنسائی)/رقم الحدیث (۱۰۸)			صفحہ۱۸۶
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۲۷۷)	جلد۱	صفحہ۴۰۹
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۲۷۷)	جلد۱	صفحہ۳۵۰
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبریٰ (للبیہقی)/رقم الحدیث (۴۳۸۶)		جلد۲	صفحہ۶۳۸
السنن الکبریٰ (للبیہقی)/رقم الحدیث (۴۶۶۱)		جلد۳	صفحہ۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۹۵۵)	جلد۱۳	صفحہ۲۳۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ابوامامۃ ۔رضی اللہ عنہ۔ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی بارگاہِ اقدس میں عرض کی گئی کہ کونسی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے ۔ آپ ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا: رات کے آخری حصہ

میں اور فرض نمازوں کے بعد مانگی جانے والی دعاء۔

-☆-

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ – اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ –صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ– قَالَ :

يَـنْـزِلُ رَبُّـنَـا كُـلَّ لَيْـلَةٍ اِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقَى ثُلُثُ الـلَّيْـلِ الآخِـرِ فَيَقُوْلُ : مَنْ يَدْعُوْنِیْ فَأَسْتَجِيْبَ لَهٗ؟ وَمَنْ يَسْأَلُنِیْ فَاُعْطِيَهٗ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَلَهٗ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۰۹)	جلد۵	صفحہ۲۹۹
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
السنن الکبری للبیهقی	رقم الحدیث (۴۶۵۲)	جلد۳	صفحہ۳
سنن ابن ماجه	رقم الحدیث (۱۳۶۶)	جلد۲	صفحہ۱۶۱
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیه		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۱۴۷۸)	جلد۱	صفحہ۴۱۲
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۲۰)	جلد۳	صفحہ۱۹۹
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
شرح السنة للبغوی	رقم الحدیث (۹۰)	جلد۱۰	صفحہ۱۲۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۰۴۱)	جلد۲۵	صفحہ۱۸۸ (کتاب التوحید)

جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۰۹۷)	جلد۵	صفحہ۵
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۵۱۲۹)	جلد۱۱	صفحہ۲۳
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۴۶۳)	جلد۱۰	صفحہ۹۸
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۳۱۵)	جلد۱	صفحہ۴۲۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۳۱۵)	جلد۱	صفحہ۳۶۰
قال الالبانی:	صحیح		
الموطا امام مالک		جلد۱	صفحہ۱۸۷
صحیح سنن ابن ماجه	رقم الحدیث (۱۱۳۲)	جلد۱	صفحہ۴۰۷
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۵۸)	جلد۲	صفحہ۱۸۸

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرۃ –رضی اللہ عنہ– سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– نے ارشاد فرمایا: ہمارا رب تعالیٰ ہر رات جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہتا ہے آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے یعنی اس کی رحمت خاصہ نزول فرماتی ہے تو ارشاد فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے میں اس کی دعا کو قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے میں اسے عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت کا سوالی ہو میں اس کی مغفرت فرمادوں؟

-☆-

اس حدیث پاک میں رات کے آخری تیسرے حصہ کا ذکر ہے۔

رات کا نصف برکات الٰہیہ سے معمور ہے لیکن رات کے آخری تیسرے حصہ میں اللہ کی عنایات کا جوبن نرالا ہوا کرتا ہے اور اس گھڑی بارگاہ ذوالجلال میں دست سوال دراز کرنے والا محروم نہیں رہا کرتا۔

یہ وہ مبارک لمحات ہیں جن میں اللہ والے سر بندگی جھکا کر سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کا کیف لیا کرتے ہیں۔ استغفار سے اپنی زبانیں معطر کیا کرتے ہیں، دستِ سوال دراز کرکے اپنی ارواح کو مزید قرب الٰہی کی دولت سے سرفراز کرتے ہیں۔ باری تعالیٰ کی بارگاہ میں آنسوؤں کا نذرانہ پیش کرکے اس کی رضا حاصل کرتے ہیں۔ یہ وہ مبارک لمحات ہیں جو خالق و مالک کو بڑے پیارے ہیں ان لمحات کی قدر کرنے والا اللہ کی عنایات سے محروم نہیں رہا کرتا۔

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی -رضی اللہ عنہ- کے وصال کے بعد کسی سے ملے تو اس نے سوال کیا حضور! قبر کے احوال سنائیے اور سنائیے کیسی بیتی؟

آپ نے ارشاد فرمایا ہم جو دنیا میں بڑے بڑے القابات سے مشہور تھے ان القابات نے کوئی فائدہ نہ دیا ہاں سحری کے وقت جو چند

رکعات پڑھتا تھا ان کے ذریعے سرمدی انعامات سے نوازا گیا۔

صحیح مسلم کی ایک اور روایت میں رات کے ثلث اول کا تذکرہ ہے ملاحظہ ہو:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُمْهِلُ حَتّٰى إِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلُ نَزَلَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ : هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ؟ هَلْ مِنْ تَائِبٍ هَلْ مِنْ دَاعٍ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ.

ترجمہ:

اللہ عزوجل امہال فرماتا ہے یہاں تک کہ جب رات کا ثلث اول چلا جاتا ہے تو آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے تو ارشاد فرماتا ہے ہے کوئی استغفار کرنے والا؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا؟ ہے کوئی دعا مانگنے والا یہ سلسلہ طلوع فجر تک جاری رہتا ہے۔

ان تینوں احادیث مبارکہ میں تطبیق یوں دی جاسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم کا سلسلہ رات کے ثلث اول (پہلے تہائی حصہ) کے گزرنے کے ساتھ شروع ہوجاتا ہے۔ جب رات کا نصف ہوتا ہے تو اس کے لطف وکرم کی بارش میں تیزی آجاتی ہے عنایات الٰہیہ کا جوبن نرالا ہوجاتا ہے لیکن جب رات کا آخری تیسرا حصہ ہوتا ہے تو کرم الٰہی کی

بارش میں مزید تیزی آ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عنایات کا نزول پوری آب وتاب سے ہوتا ہے۔ رحمان ورحیم اللہ کا لطف وکرم انسانی عقل وفکر سے زیادہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔

اے ہمارے رحیم وکریم پروردگار! رات کے ان لمحات میں ہمیں اپنی عبادت کا ذوق وشوق عطا فرما۔

اے عزت وجلال والے اللہ! رات کی ان مبارک گھڑیوں میں ہمیں مناجات کا کیف عطا فرما۔

اے ارحم الراحمین! سحری کے استغفار کی، مناجات کی سب کو سعادت نصیب فرما۔ یہ سب کچھ تیرے ہی لطف وکرم سے ہے اور تیری عنایات کریمانہ کے بغیر کچھ بھی نہیں۔

حالتِ سجدہ میں

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ :

اَقْرَبُ مَایَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ" فَأَكْثِرُوْا الدُّعَاءَ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۸۳)	جلد۱	صفحہ۳۱۳
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۵٦۵)	جلد۹	صفحہ۳۸۷
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۸۷۵)	جلد۱	صفحہ۳۸۲
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۸۷۵)	جلد۱	صفحہ۲۴۸
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۴۵٦)	جلد۲	صفحہ۲۰۷
قال المحقق:	صحیح		
السنن الکبری (للبیہقی)/رقم الحدیث (۲٦۸٦)		جلد۲	صفحہ۱۵۸

مسند الامام احمد — رقم الحدیث (٩٤١٥) — جلد ٩ — صفحہ ٢١٢

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

سنن النسائی — جلد ٢ — صفحہ ٢٢٦

ترجمة الحديث:

حضرت ابوھریرہ -رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: سجدہ کی حالت میں بندہ اپنے رب کے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے لہٰذا سجدہ میں کثرت سے دعا کیا کرو۔

-☆-

اھل ایمان اللہ کی بارگاہ میں ہر حالت میں دعائیں مانگتے ہیں وہ جیسے بھی دعا مانگیں رحیم وکریم اللہ ان کی دعائیں قبول فرماتا ہے لیکن بعض مواقع ایسے ہوتے ہیں بعض حالات ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں دعائیں مانگنے والا اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایات کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ ان میں ایک حالت سجدہ ہے۔

سجدہ کی حالت میں انسان اللہ تعالیٰ کے قریب ہوا کرتا ہے۔

پاؤوں رکھنے کی جگہ پر جب سر رکھا جاتا ہے تو بندہ میں وصف عاجزی نمایاں ہوا کرتا ہے اور یہی وصف عاجزی انسانیت کی معراج ہے اور بندگی کا شرف ہے عاجزی وفروتنی کرنے والا اللہ تعالیٰ کے قریب ہوا کرتا ہے تو جو بندہ

مومن سر سجدہ میں رکھ دے وہ اللہ تعالیٰ کے قرب کی دولت سے سرفراز ہوتا ہے۔ اب اھل ایمان کو چاہیئے کہ وہ جب دعائیں مانگیں تو کبھی سجدہ کی حالت میں بھی دعا مانگ لیا کریں کیونکہ حالت سجدہ میں جو مانگا جاتا ہے کریم اللہ اسے اس سے ضرور نوازتا ہے۔

یادرہے! ہمارا ازلی دشمن شیطان جو بارگاہ خداوندی سے دھتکارا گیا وجہ واضح ہے کہ اس نے سجدہ سے انکار کردیا تھا اور فرشتے مقرب بارگاہ ٹھہرے وجہ واضح ہے کہ انہوں نے سرجھکا کر سجدہ کرکے اپنے خالق مالک کو راضی کرلیا اور جو اللہ کو راضی کرلیا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر کرم ہی کرم فرماتا ہے۔

ابلیس کو جتنا دکھ اھل ایمان کے سجدوں سے ہوتا ہے اتنا کسی اور چیز اور کسی اور عمل سے نہیں ہوتا وجہ یہ ہے کہ ابلیس کو علم ہے کہ میں ایک سجدہ نہ کرنے سے مستحق لعنت ہوا یہ آدم کا بیٹا سجدہ پر سجدہ کرکے رحمت کا سزاوار ٹھہرتا ہے میں تو انکار سجدہ سے جہنم کا ایندھن بنا یہ آدم کا بیٹا سجدہ پر سجدہ کرکے جنت کی دائمی وسرمدی نعمتوں کا مستحق ٹھہرا۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے صدقے ہم سب کو سر بندگی جھکانے کی سعادت ارزانی فرمائے اور سر سجدہ میں رکھ کر بارگاہِ خالق ومالک سے مانگنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اذان کے وقت

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ مَاتُرَدَّانِ اَلدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِيْنَ يَلْحِمُ بَعْضُ" بَعْضاً.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۴۵۹)	جلد۳	صفحہ۵۰۲
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۴۷۶۹)	جلد۴	صفحہ۱۲۴
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۵۴۰)	جلد۳	صفحہ۳۴
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۵۴۰)	جلد۲	صفحہ۱۰۸
قال الالبانی:	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۰۹۹)	جلد۳	صفحہ۴۰۵
المستدرک علی الصحیحین		جلد۱	صفحہ۱۹۸
التلخیص بذیل المستدرک		جلد۱	صفحہ۱۹۸
قال الالبانی:	وھو حدیث صحیح باستثناء درواية وتحت المطر فانها ضعیفه		
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۱۳۲۷)		جلد۲	صفحہ۱۱۳

قال الالبان:	صحیح		
الاذکار للنووی	رقم الحدیث (۱۵)		صفحہ۶۹
قال المحقق:	قال الحافظ حدیث حسن صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۰۶)	جلد۱	صفحہ۲۶۱
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۲۶۶)		جلد۱	صفحہ۲۲۵
قال الالبانی:	لغیرہ		
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۱۳۲۷)		جلد۲	صفحہ۱۱۳
قال الالبانی:	حسن		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۲۰)	جلد۵	صفحہ۵
قال شعیب الارنووط:	اسنادہ صحیح		
المعجم الکبیر (للطبرانی)/رقم الحدیث (۵۷۵۶)		جلد۶	صفحہ۱۳۵
مصنف (ابن ابی شیبہ)/رقم الحدیث (۹۲۹۱)		جلد۱۰	صفحہ۲۲۴

ترجمۃ الحدیث:

حضرت سھل بن سعد -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشادفرمایا:

دو دعائیں رد نہیں کی جاتیں اذان کے وقت دعا اور جہاد کے وقت جب بعض بعض کو تہہ تیغ کررہے ہوتے ہیں۔

-☆-

اذان کا وقت اور جہاد کا وقت دونوں ہی باعثِ برکت ہیں سجدہ وبندگی کیلئے جب بلایا جا رہا ہو اللہ اکبر اللہ اکبر کی مسحور کن آواز آ رہی ہو اس کی کبریائی وعظمت کے عملی اظہار کی طرف بلایا جا رہا ہو اللہ الواحد کی الوہیت کی گواہی دی جا رہی ہو حضور سید العالمین محمد رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کی رسالت کی برملا گواہی دی جا رہی ہو صلاۃ وفلاح کی طرف بلایا جا رہا ہو۔ اس پروردگار عالم کی کبرائی کے ڈنکے بج رہے ہوں اور اس کی الوہیت کا سرعام اقرار کیا جا رہا ہو ان نور بھرے اور رحمتوں سے لبریز وقت میں جو بھی مردمومن اللہ ذوالجلال والاکرام کی بارگاہ میں دست بدعا ہوگا کریم اللہ اس کے ہاتھوں کو خالی نہیں لوٹاتا بلکہ اپنی رحمتوں سے مالا مال کر دیا کرتا ہے دعا مانگنے والا اس برکت والے لمحات میں جو کچھ بھی مانگے سخیوں کا سخی اور داتاؤں کا داتا جلا جلالہ وہ کچھ عنایت فرما دیتا ہے۔

اذان کی آواز پر شیطان کی حالت دگرگوں ہوتی ہے اس کے حواس اس کے قابو میں نہیں رہتے اور وہ دم دبا کر بھاگ جاتا ہے جہاں تک اذان کی آواز آتی ہے شیطان ان حدود سے باہر نکل جاتا ہے۔اب غور فرمائیے شیطان انسان کا ازلی دشمن ہے اور ہر وقت انسان کو راہِ حق سے پھسلانا چاہتا ہے اور اپنے دام تزویر میں اولاد آدم کو گرفتار کرنا چاہتا ہے۔اذان کے لمحات

وہ لمحات ہیں جب ازلی دشمن بری حالت میں بھاگ جاتا ہے اس وقت دعا کیلئے اٹھا ہوا ہاتھ بلا روک ٹوک عنایات ربانیہ کو متوجہ کر لیتا ہے اور دعا مانگنے والے کے کاسۂ گدائی کو بھر دیا جاتا ہے۔

زمین پیاسی ہوتی ہے خزاں کا موسم اپنے گہرے پنجے گاڑے ہریالی کو ختم کر چکا ہوتا ہے انسان تو انسان چرند پرند پانی کو ترستے ہیں اللہ الکریم کا کرم جوش میں آتا ہے اور بارانِ رحمت کا نزول شروع ہوتا ہے جہاں پژمردہ کلیوں میں حیات نو آجاتی ہے اداس چہرے کھل اٹھتے ہیں پیاسی مخلوق کو سکون ملتا ہے اس رحمتوں وکرم نوازیوں سے بھرپور لمحات میں جو مردمومن اللہ الوہاب کی بارگاہ میں دعا کیلئے ہاتھ اٹھاتا ہو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کرتا ہے اور اٹھے ہوئے ہاتھوں کو گوہرِ مراد سے بھر دیتا ہے۔رب تعالیٰ مخلوق پر کرم کر رہا ہو اس کا جودوسخا جوبن پر ہو اور مخلوق کے چہرے رحمات الٰہیہ سے شاداب ہوں ان لمحات میں مانگنا یقیناً فیروز بختی ہے اور مانگنے والا محروم نہیں رہا کرتا۔

ظاہری بارش سے خشک سالی ختم ہو جاتی ہے قحط کا دورانیہ سمٹ جاتا ہے اسی طرح دعا سے کرم کی بارش شروع ہو جاتی ہے جس سے انسانیت کے بختِ خفتہ کو بیداری ملتی ہے اجڑے نصیب آباد ہوتے ہیں دل کی مردہ زمین

زندگی کی بہاروں سے آشنا ہوتی ہے۔

اے خالق و مالک! ہمیں رحمتوں والے لمحات کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اے رحیم و کریم اللہ! ہمیں اپنے در سے مانگنے کی سعادت عطا فرما۔

اے ارحم الراحمین! ہمیں وہ فکر و سوچ عطا فرما جو تیری رحمتوں کے لمحات میں تجھے یاد کرنے کا کیف لے اور تیری بارگاہ بے کس پناہ میں آ کر سکوں و اطمیناں سے لبریز ہو۔

اذان سننے کے بعد

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ -رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ- قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ -صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ- مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْاَذَانَ

"اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ - رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا"

غُفِرَلَهٗ ذَنْبُهٗ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۳۸۶)	جلد۴	صفحہ۴۷
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۰)	جلد۱	صفحہ۲۵۲
قال الترمذی:	ھذا حدیث حسن صحیح غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۰)	جلد۱	صفحہ۱۳۲

قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵٦۵)	جلد۲	صفحہ۲٦۲
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مصنف (ابن ابی شیبہ)/رقم الحدیث (۹۲۹۸)		جلد۱۰	صفحہ۲۲٦
مسند ابی یعلیٰ (الموصلی)/رقم الحدیث (۷۲۲)		جلد۲	صفحہ۷٦
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱٦۹۳)	جلد۴	صفحہ۵۹۱
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علیٰ شرط مسلم		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۷۲۱)	جلد۱	صفحہ۳۹۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۷۲۱)	جلد۱	صفحہ۴۸
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۵۹۵)	جلد۱	صفحہ۲۲۴
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۳۸۷۷)	جلد۳	صفحہ۲۹۲
سنن النسائی	رقم الحدیث (٦۷۵)	جلد۲	صفحہ۲۸
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (٦۷۸)	جلد۱	صفحہ۲۲۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۲۵)	جلد۱	صفحہ۱۵۷
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۲۵)	جلد۱	صفحہ۱۵۷
قال الالبانی:	صحیح		

صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۴۲۱)		صفحہ۲۲۰
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۵٦)	جلد۱	صفحہ۴۵۱
قال الحاکم:	صحیح		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۳۸۸)	جلد۱	صفحہ۲۵۴
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۲۵۴)		جلد۱	صفحہ۲۲۱
قال الالبانی:	صحیح		
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۴۵۸)	جلد۱	صفحہ۲۷۳
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (٦٦۱)	جلد۱	صفحہ۲۰۹

ترجمۃ الحدیث:

حضرت سعد بن ابی وقاص -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم- نے ارشاد فرمایا: مؤذن کی اذان سن کر جو یہ دعا مانگے اس کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔

"اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَـہٗ وَاَنَّ مُحَمَّـدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُـہٗ – رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا"

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لاشریک کے علاوہ کوئی الہٰ نہیں اور حضرت محمد -صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- اللہ کے عبد اور اسکے رسول ہیں۔ میں اللہ

کورب مان کر حضرت محمد۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔کورسول مان کر اور اسلام کو دین مان کر راضی ہوا۔

اذان اور اقامت کے درمیان

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :

اَلدُّعَاءُ بَیْنَ الاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ لاَ یُرَدُّ فَادْعُوْا.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۶۹۶)	جلد۴	صفحہ۵۹۳
قال شعیب الارنوؤط:	اسنادہ صحیح (بالفاظ مختلفۃ)		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۴۲۵)	جلد۱	صفحہ۲۲۲
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۱۳۹)	جلد۱۰	صفحہ۳۸۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن (بالفاظ مختلفۃ)		
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۰۵)	جلد۱	صفحہ۲۶۱
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۲۶۵)		جلد۱	صفحہ۲۲۵
قال الالبانی:	صحیح لغیرہ		

المصنف لعبدالرزاق	رقم الحدیث (۱۹۰۹)	جلد۱	صفحہ۴۹۵
عمل الیوم واللیلۃ (للنسائی)/رقم الحدیث (٦٧)			صفحہ١٦٧
عمل الیوم واللیلۃ (للنسائی)/رقم الحدیث (٦٨)			صفحہ١٦٨
عمل الیوم واللیلۃ (للنسائی)/رقم الحدیث (٦٩)			صفحہ١٦٨
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۲۱)	جلد۱	صفحہ۱۹۹
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۲۱)	جلد۱	صفحہ١٥٦
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۲)	جلد۱	صفحہ۲۵۴
قال الترمذی:	حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۲)	جلد۱	صفحہ۱۳۳
قال الالبانی:	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (٦٧١)	جلد۱	صفحہ۲۱۲
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۹۳۷)	جلد۱	صفحہ٦٠٤
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۴٦٨)	جلد۱	صفحہ٢٧٦
مصنف (ابن ابی شیبہ)/رقم الحدیث (۹۲۹۳)		جلد۱۰	صفحہ۲۲۵
مصنف (ابن ابی شیبہ)/رقم الحدیث (۹۲۹٦)		جلد۱۰	صفحہ۲۲٦

ترجمۃ الحدیث:

حضرت انس بن مالک -رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا: اذان واقامت کے درمیان مانگی گئی دعا رد نہیں کی جاتی اس وقت دعا مانگا کرو۔

اذان اور اقامت کے دوران بڑا برکت والا وقت ہے اذان سے لوگوں کو بندگی کیلئے بلایا گیا ہے اور اقامت صلاۃ کا قیام ہو رہا ہے۔ اس دوران بندگانِ خدا اللہ ذوالجلال والاکرام کے حضور حاضر ہو رہے ہوتے ہیں اس وقت جو بھی دعا مانگی جائے گی شرف قبولیت سے سرفراز ہوگی۔

ماءِ زمزم پیتے ہوئے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :

مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا يُشْرَبُ لَهٗ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۰۶۲)	جلد۳	صفحہ۴۹۶
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۵۰۶)	جلد۳	صفحہ۵۹
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۷۸۵)		صفحہ۵۵۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۹۹۸۷)	جلد۵	صفحہ۳۳۱
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۲۷۸۴)	جلد۲	صفحہ۳۰۹
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۱۱۲۳)	جلد۴	صفحہ۳۲۰
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمۃ الحدیث:

حضرت جابر بن عبداللہ -رضی اللہ عنہ- فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- ارشاد فرما رہے تھے:

زمزم کا پانی پیتے جو دعا مانگی جائے وہ دعا قبول ہو جاتی ہے۔

-☆-

حضرت ابراھیم - علیہ الصلاۃ والسلام - اپنی اھلیہ اور اپنے دودھ پیتے بچے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بے آب وگیاہ وادی میں بحکم الٰہی چھوڑ گئے تو جاتی مرتبہ عرض کر کے

رَبِّ اِنِّیْ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِیْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ.

اے میرے رب میں نے اپنی ذریت کو تیرے حکم سے وادی غیر ذی زرع میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس ٹھہرا دیا ہے۔

اس وادی مبارک میں پانی کا نام ونشان تک نہ تھا حضرت ابراھیم علیہ السلام کی اھلیہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا اضطراب اور انکی دل کی گہرائی سے نکلی ہوئی دعائیں رنگ لائیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس وادی میں پانی کا چشمہ جاری کر دیا۔ اس چشمہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اسے

ایک اللہ تعالیٰ کی مقبول بندی سے نسبت ہے۔

اللہ کی مقبول بندی سے نسبت والے پانی کو پیتے ہوئے جو بھی دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ کو ان نسبتوں کا بڑا پاس ہے یہ پانی فقط ایک مقبول بارگاہ الٰہی سے منسوب ہے اس پانی میں شفا رکھ دی گئی جو نیت اور مقصد رکھ کر پانی پیا جائے اللہ اس نیت و مقصد کو پورا فرماتا ہے۔

یہ تو ایک عورت سے منسوب پانی ہے تو جس جگہ تمام انسانیت کے سردار کل بنی آدم کے پیشوا انبیاء و رسل کے امام حضور۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ جلوہ افروز ہوں وہ پاکیزہ و طاہر شہر جس کے نام کی مٹھاس آج بھی کشت ایمان کو تازہ کرتی ہے جس کی ہوائیں جس کی فضائیں اھل ایمان کے ایمان کی غذا و روح ہیں اس شہر مبارک کے پانی کا عالم کیا ہوگا۔

اگر کوئی مرد مومن نیت صالح سے اس شہر مبارک کا پانی نوش کرے گا تو یقیناً اللہ تعالیٰ اسے اپنی کرم نوازیوں سے مالا مال کرے گا۔

اے مدینہ! تیری بہاروں کو سلام

اے شہر نبی! تیری عظمتوں پر قربان

تیرے پانی میں کس درجہ مٹھاس ہے تیرا پانی کس درجہ خیرات

و برکات سے لبریز ہے باایمان اس مبارک پانی کو پیتے ہوئے جو بھی دعا مانگی جائے گی اللہ الکریم کے کرم سے امید ہے وہ دعا شرف قبولیت کو پہنچے گی بلکہ اس دعا کے طفیل باقی دعائیں بھی قبولیت کی خلعت زیبا سے آراستہ ہونگی۔

حضور ضیاء الامہ۔رحمۃ اللہ علیہ۔ مدینہ منورہ حاضر ہیں کسی ارادت مند نے ایک متبرک پانی پیش کر دیا تو آپ کی آنکھیں بھیگ گئیں اور فرمایا:

مجھے شہر مدینہ میں کوئی اور پانی پلاؤ گے؟

میں تو شہر نبی۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کا پانی پینے کیلئے آیا ہوں۔

0304 30 23239

ليلة النصف من شعبان

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ لَيَطَّلِعُ فِیْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهٖ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ.

تخريج الحديث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۹۰)	جلد۲	صفحہ ۱۷۶
قال محمود محمد محمود:	الحدیث حسن		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۴۰۹)	جلد	صفحہ ۴۱۴
قال الالبانی:	حسن		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۹۰۰۶)	جلد۶	صفحہ ۴۲۰
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۳۰۶)	جلد۱	صفحہ ۴۰۹
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۱۵۶۳)		جلد۴	صفحہ ۸۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۶۴۲)	جلد۶	صفحہ ۱۹۸
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
حلیۃ الاولیاء		جلد۵	صفحہ ۱۹۱

ترجمة الحديث:

حضرت ابوموسیٰ اشعری -رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نصف شعبان (پندرہ شعبان) کی رات کو مطلع ہوتا ہے تو تمام مخلوق کی مغفرت فرمادیتا ہے سوائے مشرک اور مشاحن کے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ نے اس امت محمدیہ عَلٰی صَاحِبِهَا اَفْضَلُ الصَّلاةِ وَاَكْمَلُ التَّحِيَّةِ کیلئے بعض بڑی ہی بابرکت راتیں پیدا فرمائی ہیں۔ان خیرات وبرکات سے لبریز ایک رات نصف شعبان کی رات ہے جسے ہمارے ہاں شب برات کہتے ہیں۔اس مقدس رات میں اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو نظر کرم سے دیکھتا ہے۔جب اللہ تعالیٰ مغفرت وبخشش کیلئے اپنی مخلوق کو دیکھ رہا ہوتو اھل ایمان کو چاہیئے کہ وہ ان لمحات کو غفلت کی نذر نہ کریں بلکہ وہ ہمہ تن متوجہ ہوکر خالق ومالک کی بندگی کا کیف لیں اس کے حضور طویل سجدے کریں کہ یہ سجدے اللہ تعالیٰ کو بڑے محبوب ہیں اور سجدہ کرتے وقت مسلم اللہ تعالیٰ کے مزید قریب ہوجاتا ہے۔

اس مبارک رات کو اللہ کے حضور دستِ سوال دراز کرنا چاہیئے۔

جب رحیم وکریم نظر رحمت سے دیکھ رہا ہو اور اس کی طرف سے عام مغفرت کی نوید مل رہی ہو تو ان لمحات میں اس سے مانگنا ازلی سعید ہونے کی نشانی ہے جو اس کے در سے نہ مانگے وہ اس سے ناراض ہوتا ہے تو ایسی مبارک راتوں کو رحیم وکریم کو ناراض نہیں کرنا چاہیئے۔

اس مبارک رات کو اھل اسلام اجتماعی طور پر بارگاہ ذوالجلال میں سجدہ ریز ہوتے ہیں اور اجتماعی طور پر اس سے دعائیں مانگتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے مجھے مجمع میں یاد کرو تو میں اس سے بہتر مجمع میں تمہیں یاد کروں گا۔ جب اھل اسلام ایک مجمع میں سر سجدہ میں رکھ کر اسے یاد کریں گے تو وہ اپنے وعدہ کے مطابق ان اھل اسلام کو اس سے بہتر مجمع میں یاد فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ کا اپنے کسی بندے کو بہتر مجمع میں یاد کر لینا اس کے سعید و نیک بخت ہونے کی علامت ہے اور وہ یقیناً ازلی وابدی انعامات کا مستحق ہے اور اس کیلئے اللہ تعالیٰ در جنت کشادہ کر دیتا ہے۔

لیلۃ القدر میں

اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرَاكَ مَالَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ ’’ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ الرُّوحُ فِيهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلَامٌ ‘‘ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ.

ترجمہ:

بے شک ہم نے اس قرآن کریم کو لیلۃ القدر میں نازل فرمایا اور آپ کیا جانیں کہ لیلۃ القدر کیا ہے؟ لیلۃ القدر ہزار مہینہ سے بہتر ہے۔ اس رات نازل ہوتے ہیں فرشتے اور روح الامین اپنے رب کے اذن سے ہر حکم لیکر سراپا سلامتی ہے اور یہ رات طلوع فجر تک ہے۔

-☆-

یہ خیر و برکت سے لبریز رات لیلۃ القدر ایک ہزار ماہ سے بہتر وافضل ہے یعنی ایک مومن اگر ایک ہزار ماہ عبادت و بندگی کرتا رہے اور دوسرا مومن اس ایک رات کو عبادت کرے تو اس رات عبادت کرنے والے کی

عبادت اس سے بہتر وافضل ہوگی۔

یہ عظیم الشان رات خواب غفلت کے مزے لیکر نہیں گزارنی چاہیئے بلکہ کوشش کرنی چاہیئے کہ اس رات کی صلاۃ العشاء اور صلاۃ الفجر باجماعت ادا کی جائے پھر اس کے بعد ساری رات عبادت وبندگی میں گزارنی چاہیئے نوافل ادا کرتے ہوئے کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے درود شریف پڑھتے ہوئے اللہ کی تسبیح وتقدیس کرتے ہوئے اور بارگاہ ذوالجلال والاکرام میں دعائیں مانگتے ہوئے یاد رہے اس رات مانگی گئی دعائیں تقدیر بدلنے کیلئے کافی ہیں۔

جو آدمی رات بھر دعا مانگتا رہا گویا وہ ہزار ماہ دعا مانگتا رہا تو اللہ الکریم اس رات دعا مانگنے والے کو محروم نہیں رکھتا بلکہ اپنی عنایات بے پایاں سے سرفراز فرماتا ہے اور اس کے دامن کو اپنی رحمات سے بھر دیتا ہے۔

اس رات اپنے لیئے اپنے اھل خانہ کیلئے اپنے دوست احباب کیلئے دعائیں مانگنی چاہئیں۔ اس رات اپنے وطن عزیز کی سلامتی کیلئے دین حق کے غلبہ کیلئے اور اسلام کے عروج کیلئے دعائیں مانگنی چاہئیں۔

اللہ تعالیٰ ایسی دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازتا ہے اور دعا مانگنے والے کو اپنے در سے محروم نہیں رکھتا۔

وہ زبان رحیم وکریم کو بڑی پسند ہے جو اس کی جناب میں التجائیں کرتی ہے اور اپنی تمام مرادات کیلئے اس حی وقیوم کے در پر لو لگائے رکھتا ہے۔

افطاری کے وقت

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰـه صَـلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : اِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهٖ لَدَعْوَةً مَاتُرَدُّ.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن ابن ماجہ(۱)	رقم الحدیث (۱۷۵۳)	جلد۳	صفحہ ۲۲۸
قال المحقق:	اسنادہ حسن		
سنن ابن ماجہ(۲)	رقم الحدیث (۱۷۵۳)	جلد۳	صفحہ ۲۲۸
قال بشار عواد معروف:	اسنادہ حسن		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۵۷۵)	جلد۲	صفحہ ۵۲
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۸۸۴۲)	جلد۶	صفحہ ۳۴۸
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۱۴۴۹)	جلد۲	صفحہ ۱۶
المسند الجامع	رقم الحدیث (۸۴۳۷)	جلد۱۱	صفحہ ۹۷
إرواء الغلیل	رقم الحدیث (۹۲۱)	جلد۴	صفحہ ۴۱

ترجمة الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص -رضی اللہ عنہما- سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

روزہ دار افطاری کے وقت دعا مانگتا ہے ایسی دعا ہے جسے رد نہیں کیا جاتا۔

-☆-

اللہ الکریم اھل ایمان کی ہر دعا کو سنتا ہے۔ اھل ایمان کی دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازتا ہے اس کی بارگاہ میں کوئی دستِ دعا دراز کرے وہ کریم اس کی دعا کو قبول نہ کرے یہ کیسے ہوسکتا ہے لیکن کچھ ایسے مواقع بھی ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ خود وعدہ فرماتا ہے کہ یہ دعا رد نہیں کی جاتی۔

روزہ دار اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوا کرتا ہے۔ اس نے کھانا پینا صرف اور صرف رضائے الٰہی کیلئے ترک کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ذیشان ہے:

اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ.

روزہ میرے لیئے ہے اور اسکی جزاء میں دونگا۔

یہ اعزازات، یہ انعامات قیامت کے دن ملیں گے سبحان اللہ! اللہ

تعالیٰ نے روزہ دار کی افطاری کی گھڑی کو بڑا باعث برکت قرار دیا اس وقت جو بھی دعا مانگی جائے گی اس کا وعدہ ہے کہ وہ دعا رد نہیں کی جاتی بلکہ اس دعا کو شرف قبولیت سے نوازا جاتا ہے۔

اے اہل ایمان! آپ جب بھی روزہ رکھیں یہ روزہ فرض روزہ ہو یا نفلی روزہ اس کی افطاری کی سعادتوں سے لبریز گھڑیوں کو نہ بھولیے گا۔ ان پر بہار لمحات میں اللہ کے حضور دست دعا بلند کر دیجیے۔ انشاء اللہ العزیز مولیٰ تعالیٰ تمہاری ہر دعا کو اپنے وعدہ کے مطابق قبول فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ کے وعدے پورے ہوا کرتے ہیں۔

میدان جہاد میں

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ:

ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ اَوْ قَلَّ مَاتُرَدَّانِ اَلدَّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِيْنَ يَلْحَمُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً.

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۹۳۸)	جلد۱	صفحہ۴۰۶
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۴۷۶۹)	جلد۴	صفحہ۱۲۴
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۵۴۰)	جلد۳	صفحہ۳۴
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۵۴۰)	جلد۲	صفحہ۱۰۸
قال الالبانی:	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۰۹۹)	جلد۳	صفحہ۴۰۵
الترغیب والترھیب	رقم الحدیث (۴۰۶)	جلد۱	صفحہ۲۶۲
قال المحقق:	صحیح		

صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۲۶۶) جلد۱ صفحہ۲۲۵

قال الالبانی: صحیح لغیرہ

صحیح الترغیب والترھیب/رقم الحدیث (۱۳۲۷) جلد۲ صفحہ۱۱۳

قال الالبانی: حسن

المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۲۵۸۰) صفحہ۴۴۵

قال الحاکم: حدیث صحیح الاسناد

ترجمة الحديث:

حضرت سھل بن سعد-رضی اللہ عنہ- سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ-صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

دو وقت مانگی گئی دعا رد نہیں کی جاتی یا بہت کم رد کی جاتی ہے

اذان کے وقت دعاء اور جہاد کے وقت دعا جب بعض بعض کو قطع کر رہے ہوں۔

-☆-

بعض اوقات میں کچھ خصوصیت ہوتی ہے کہ وہ استجابت دعا کے وقت ہوتے ہیں۔ اذان کے وقت اللہ کی رحمتوں اور اسکی بندگی کی طرف بلایا جارہا ہوتا ہے اگر کوئی اس وقت اپنے ہاتھ اٹھا کر اللہ ذوالجلال سے دعا مانگے تو رب العالمین اس کے ہاتھوں کو خالی نہیں لوٹاتا بلکہ اس کی دعا قبول کرلی جاتی ہے۔

جب اعلاء کلمۃ اللہ کی خاطر جنگ جاری ہو اھل اسلام اپنی جانوں کے نذرانے بارگاہ الٰہی میں بصد محبت وعقیدت پیش کررہے ہوں اس وقت مانگی گئی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

جہاد کے وقت جسے اللہ تعالیٰ یاد رہے اس کا واضح مفہوم ہے کہ وہ ظاہری نام ونمود کیلئے یا اپنے خاندان یا قبیلہ کی برتری کیلئے نہیں لڑ رہا بلکہ اللہ کے حکم کی تعمیل میں اپنی جان ہتھیلی پر رکھے دشمن سے ٹکرا رہا ہے۔ ایسا شخص یقیناً اللہ کی رحمتوں کا سزاوار ہے اور اسکے خصوصی انعامات کا مستحق ہے۔

جہاد کے وقت اکثر باقی دعائیں بھولی ہوتی ہیں اس وقت اسلام کے غلبہ ودین حق کی برتری کی دعا یاد رہتی ہے اور میدانِ جنگ میں کامیابی وکامرانی کی دعا مانگی جاتی ہے تو مفہوم بالکل واضح ہوا۔

اے اھل ایمان یہ تمہارا قتال کرنا صرف ایک بہانہ ہے تمہیں عزت وسرفرازی سے نوازنے کا ذریعہ ہے جنگ میں کامیابی وکامرانی کثرتِ تعداد یا اسلحہ کی فراوانی پر نہیں یہ محض اللہ تعالیٰ کے امر سے اور اُسی کا حکم ہے میدان جہاد میں دعا مانگو قبول ہوگی یعنی ادھر تم دشمن سے لڑ رہے ہو لیکن تمہارا دل اللہ کی جانب متوجہ ہیں اور اسی سے عرض کریں وہ یقیناً فتح ونصرت سے ہمکنار کرے گا۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر"

یوم عرفه

عَنْ عَمرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَاقُلْتُ اَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ".

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۹۶)	جلد ۵	صفحہ ۳۳۹
قال الترمذی:	حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۸۷)		
قال الالبانی:	حسن		
اتحاف السادۃ المتقین		جلد ۴	صفحہ ۳۷۴
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۵۹۸)	جلد ۲	صفحہ ۹۲
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۸۶۹۸)	جلد ۶	صفحہ ۳۱۲

صحیح الترغیب والترھیب / رقم الحدیث (۱۵۳۶)		جلد ۲	صفحہ ۲۲۶
قال الالبانی:	حسن لغیرہ		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۱۵۰۳)		جلد ۴	صفحہ ۶
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۱۸۷۶)	جلد ۲	صفحہ ۲۵۳

ترجمة الحديث:

جناب عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ عمرو کے دادا -رضی اللہ عنہ- سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے ارشاد فرمایا:

بہتر دعاء یوم عرفہ کی دعا ہے اور بہتر دعا وہ ہے جو میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام علیہم الصلوۃ السلام نے مانگی:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ".

اے اللہ! تیرے علاوہ کوئی الہ نہیں (ہمارا الہ) وحدہٗ لاشریک ہے کل بادشاہی اسی کی ہے اور تمام تعریفیں اسی کیلئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

-☆-

امام مسجد دعا مانگتے ہوئے اجتماعی دعا مانگے

عَنْ ثُوْبَانَ –رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ –عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ –صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ– قَالَ :

لا یَحِلُّ لِامْرِیءٍ اَنْ یَنْظُرَ فِیْ جَوْفِ بَیْتِ امْرِیءٍ حَتّٰی یَسْتَاْذِنَ فَاِذَا نَظَرَ فَقَدْ دَخَلَ وَلا یَؤُمَّ قَوْماً فَیَخُصَّ نَفْسَہٗ بِدَعْوَۃٍ دُوْنَھُمْ فَاِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَھُمْ وَلا یَقُوْمُ اِلَی الصَّلاۃِ وَھُوَ حَاقِنٌ"۔

تخریج الحدیث:

الحدیث صحیح

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۳۱۴)	جلد ۱۶	صفحہ ۳۰۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۷۳
قال الترمذی:	حدیث ثوبان حدیث حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۸

قال الالبانی:	ضعیف: الا جملة (ولا يقوم إلى الصلاة وهو حقن)؛ فصحيحة		
صحیح الادب المفرد للبخاری/ رقم الحدیث (۱۰۹۳)			صفحہ ۴۲۱
قال الالبانی:	صحیح دون جملۃ الامامۃ		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۰۷۰) (نحوہٗ)	جلد ۱	صفحہ ۳۱۴
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۷۷۲)	جلد ۱	صفحہ ۳۹۶
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۹۰)	جلد ۱	صفحہ ۷۰

ترجمۃ الحدیث:

حضرت ثوبان –رضی اللہ عنہ– سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– نے ارشاد فرمایا:

کسی آدمی کیلئے حلال نہیں کہ وہ کسی کے گھر میں بغیر اجازت دیکھے جب اس نے گھر مین دیکھ لیا تو وہ گھر میں داخل ہوگیا اور وہ آدمی قوم کی امامت نہ کروائے جو دعا مانگتے ہوئے اس قوم کو چھوڑ کر صرف اپنے لیئے دعا مانگے اور کوئی آدمی صلاۃ کی ادائیگی کیلئے کھڑا نہ ہو اس حال میں کہ وہ حاقن ہو۔

-☆-

یہ دین حق دین اسلام چادر اور چاردیواری کے تقدس کا بڑا خیال رکھتا ہے۔ اس دین اسلام کے والی حضور سید العالمین –صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم– نے اپنے ماننے والوں کو بغیر اجازت کسی کے گھر جھانکنے سے منع فرمایا

ہے۔اگر کسی نے جھانک لیا تو اس نے صرف جھانکا نہیں بلکہ وہ گھر میں داخل بھی ہو گیا ہے اور کسی کے گھر بے اجازت داخل ہونا محمود و مستحسن نہیں۔ بلا اجازت داخل ہونے سے کئی قسم کی قباحتیں جنم لیتی ہیں اور آپ کی محبت میں گرہ پڑ جاتی ہے بالآخر یہ محبت نفرت میں بدل جاتی ہے بسا اوقات بلا اجازت کسی گھر میں داخل ہونا کسی جان کے ضیاع کا سبب بھی بنتا ہے۔ان خدشات کے پیش نظر محمد عربی -صلی اللہ علیہ والہ وسلم- کے غلاموں کو کسی کے گھر بلا اجازت داخلہ سے روک دیا گیا ہے۔

جو آدمی قوم کی امامت کرواتا ہو صلوات میں مصلی امامت پر جلوہ گر ہوتا ہو لوگ اس کی اقتداء میں عبادت و بندگی کا کیف لیتے ہوں تو ایسے آدمی کو دعا مانگتے وقت ان سب نمازیوں کا خیال رکھنا چاہیئے وہ اپنی دعاؤں میں ان سب کو شریک کرے یعنی جب وہ دعا مانگنے لگے تو ایسے صیغوں سے دعا مانگے جو اجتماعیت پر دلالت کرتے ہوں اور جس میں تمام مسلم بھائی شریک ہو جاتے ہوں اور ایسے صیغوں کے استعمال سے احتراز کرنا چاہیئے جو صرف اس کی ذات تک محدود ہونے پر دال ہوں۔

اس حدیث پاک سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ صلوات کے بعد اجتماعی دعا خیر القرون میں شائع و رائج تھی جو صحابہ کرام امامت کرواتے وہ

دعا مانگتے تھے اور سب کیلئے دعا مانگتے شاید کسی امام نے نماز کے بعد صرف اپنے لیئے دعا مانگی ہو تو مخبر صادق -صلی اللہ علیہ والہ وسلم- نے ایسا کرنے سے منع فرما دیا اور آئمہ مساجد کو حکم دیا کہ وہ جب دعا مانگنے لگیں تو سب کے لیئے دعا مانگیں۔

جس آدمی کو پیشاب و پاخانہ کا زور ہو اسے چاہیئے کہ وہ پہلے مرحاض جا کر فارغ ہو لے پھر صلاۃ ادا کرے ایسی صورت میں صلاۃ ادا کرنا خشوع و خضوع کے منافی ہے جو صلاۃ کی روح ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صلوات پر محافظت کی سعادت عطا فرمائے۔

آمین یارب العالمین

ببرکۃ سید الانبیاء والمرسلین -صلی اللہ علیہ والہ وسلم-

"**آداب الدعاء**" کے سلسلہ میں یہ چند کلمات ہیں۔اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- کے صدقے انہیں شرف قبولیت سے نوازے اور میرے لیئے اور میرے اھل خانہ اور اولاد کیلئے وجہ نجات بنائے آمین یارب العالمین۔

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحاً تَرْضَاهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیِّ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِماً وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ.

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ عَدْلٌ" فِیَّ قَضَائُکَ اَسْاَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ هُوَ لَکَ سَمَّیْتَ بِهٖ نَفْسَکَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ کِتَابِکَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَداً مِنْ خَلْقِکَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرآنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ صَدْرِیْ وَجِلاءَ حُزْنِیْ وَذِهَابَ هَمِّیْ

اَللّٰهُمَّ شَرِّفْنِیْ بِاتِّبَاعِ نَبِیِّکَ الْمُصطَفٰی وَرَسُوْلِکَ الْمُرْتَضٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ.

اَللّٰهُمَّ کُنْ لِیْ وَلِیًّا مُرْشِداً فِیْ جَمِیْعِ اَحْوَالِیْ وَاجْعَلْ سِرِّیْ اَحْسَنَ وَاَزْکٰی وَطَهِّرْ قَلْبِیْ مِنَ الْحِقْدِ وَالْحَسَدِ وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّیَاءِ وَالنِّفَاقِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْکَذِبِ وَعَیْنِیْ مِنَ الْخِیَانَةِ اِنَّکَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْیُنِ.

اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ صَدْرِیْ بِالْعُلُوْمِ اللَّدُنِّیَةِ وَامْلاءْ قَلْبِیْ بِالْمَعَارِفِ الرَّبَّانِیَّةِ وَاَسْعِدْنِیْ بِخِدْمَةِ دِیْنِکَ الْحَنِیْفِ

آمِیْنَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ بِبَرْکَةِ اَسْمَائِکَ الْحُسْنٰی وَبِبَرْکَةِ نَبِیِّکَ الْمُرْتَضٰی

صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْوَجْهِ الْجَمِیْلِ وَالطَّرْفِ الْکَحِیْلِ وَالْخَدِّ الْاَسِیْلِ وَعَلٰی آلِهٖ بُدُوْرِالدُّجٰی وَاَصْحَابِهٖ نُجُوْمِ الْهُدٰی وَمَنْ تَبِعَهُمْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنَ.

محمد کریم سلطانی

خادم السنۃ المطہرہ

جامعہ تبلیغ الاسلام مفتی آباد

۷ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ فیصل آباد

29.6.2001

مصادر ومراجع

۱۔ قرآن کریم

۲۔ صحیح البخاری

للامام محمد بن اسماعیل البخاری

تحقیق: الدکتور مصطفیٰ دیب البغا / دار ابن کثیر بیروت ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء

۳۔ صحیح مسلم

للامام ابی الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری المتوفی ۲۶۱ھ

تحقیق: الدکتور مصطفیٰ شاہین لاشین/ الدکتور احمد عمر ہاشم

موسسۃ عز الدین بیروت ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء

۴۔ سنن الترمذی

للامام ابی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی المتوفی ۲۷۹ھ

تحقیق: صدقی محمد جمیل العطار/ دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء

۵۔ صحیح سنن الترمذی

للالبانی/ مکتبۃ المعارف الریاض ۱۴۲۰ھ/ ۲۰۰۰ء

۶۔ سنن النسائی

للامام احمد بن شعیب الخراسانی النسائی المتوفی ۳۰۳ھ

۷۔ صحیح سنن النسائی

للالبانی/ مکتبۃ المعارف الریاض ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء

۸۔ سنن ابی داؤد

للامام ابی داود سلیمان بن اشعث السجستانی المتوفی ۲۷۵ھ

۹۔ صحیح سنن ابی داؤد

للالبانی/ مکتبۃ المعارف الریاض ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء

۱۰۔ سنن ابن ماجہ (۱)

لابی عبداللہ محمد بن یزید القزوینی المتوفی ۲۷۵ھ

تحقیق بشار عواد معروف

۱۱۔ سنن ابن ماجہ (۲)

تحقیق محمود محمد محمود حسن نصار/ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء

۱۲۔ سنن ابن ماجہ (۳)

تحقیق محمد فواد عبدالباقی

۱۳۔ صحیح سنن ابن ماجہ

للالبانی/ مکتبۃ المعارف الریاض

۱۴۔ السنن الکبریٰ

لابی بکر احمد بن الحسین البیہقی المتوفی ۴۵۸ھ

تحقیق محمد عبدالقادر عطا/ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء

۱۵۔ صحیح ابن حبان

لابن حبان ابی حاتم التمیمی البُستی السجستانی المتوفی ۳۵۴ھ

تحقیق: شعیب الارنؤوط/ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء

۱۶۔ شرح السنۃ

للامام محی السنۃ الحسین بن مسعود البغوی المتوفی ۵۱۶ھ

تحقیق: زہیر الشاویش وشعیب الارنؤوط/ المکتبۃ الاسلامی بیروت ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء

۱۷۔ مصابیح السنۃ

للامام محی السنۃ ابی محمد الحسین بن مسعود البغوی المتوفی ۵۱۶ھ

تحقیق: یوسف المرعشلی - محمد سلیم ابراہیم سمارہ - جمال حمدی الذہبی

دار المعرفۃ بیروت ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء

۱۸۔ صحیح ابن خزیمہ

للامام ابی بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ السلمی النیساپوری المتوفی ۳۱۱ھ

تحقیق: الدکتور مصطفی الاعظمی/ المکتب الاسلامی بیروت ۱۳۹۵ھ/ ۱۹۷۵ء

۱۹۔ المعجم الکبیر

للحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ

تحقیق: حمدی عبد المجید السلفی (مطبع وسن طباعت مرقوم نہیں)

۲۰۔ المعجم الاوسط

للحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد اللخمی الطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ

تحقیق: محمد حسن اسماعیل الشافعی/ دار الفکر عمان اردن ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء

۲۱۔ مسند الامام احمد (۱)

للامام احمد بن محمد بن حنبل المتوفی ۲۴۱ھ

تحقیق احمد محمد شاکر - حمزہ احمد الزین/ دار الحدیث قاہرہ ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء

۲۲۔ مسند الامام احمد (۲)

تحقیق: شعیب الارنووط - عادل مرشد/ موسسۃ الرسالۃ بیروت

۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء الی ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء

۲۳۔ الفتح الربانی بترتیب مسند الامام احمد الشیبانی/ للساعاتی

۲۴۔ تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف

للحافظ جمال الدین ابی الحجاج یوسف المزی المتوفی ۷۴۲ھ

تحقیق: عبد الصمد شرف الدین/ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء

۲۵۔ مشکاۃ المصابیح

للخطیب التبریزی/ تحقیق: ناصر الدین الالبانی

۲۶۔ الترغیب والترہیب

للحافظ زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی المنذری المتوفی ۶۵۶ھ

تحقیق: مصطفی محمد عمارہ

۲۷۔ صحیح الترغیب والترہیب/ للالبانی

۲۸۔ تہذیب الترغیب والترہیب

محی الدین دیب مستو - سمیر احمد العطار - یوسف علی بدیوی

دار ابن کثیر بیروت ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء

۲۹۔ سنن الدارمی (۱)

للامام عبد اللہ بن عبد الرحمٰن الدارمی السمرقندی المتوفی ۲۵۵ھ

تحقیق: نواز احمد زمرلی - خالد السبع العلمی/ دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء

۳۰۔ سنن الدارمی (۲)

تحقیق: حسن سلیم اسد الدارانی/ دار المغنی الریاض ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء

۳۱۔ سنن الدارمی (۳)

تحقیق ابو عاصم نبیل الغمری

دار البشائر الاسلامیہ بیروت ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء

۳۲۔ ارواء الغلیل فی تخریج احادیث منار السبیل

لناصر الدین الالبانی / المکتب الاسلامی بیروت ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵ء

۳۳۔ مسند ابی داؤد الطیالسی

للحافظ سلیمان بن داود بن الجارود الفارسی البصری الشہیر بابی داود الطیالسی المتوفی ۲۰۴ھ

دار المعرفۃ بیروت (سن طباعت مرقوم نہیں)

۳۴۔ حلیۃ الاولیاء

لابی نعیم الاصبھانی المتوفی ۴۳۰ھ

دار الفکر بیروت (سن طباعت مرقوم نہیں)

۳۵۔ مختصر صحیح مسلم للمنذری

تحقیق محمد ناصر الدین الالبانی

۳۶۔ المستدرک (۱)

للامام ابی عبداللہ الحاکم النیساپوری المتوفی ۴۰۵ھ

۳۷۔ التلخیص بذیل المستدرک

للامام شمس الدین ابی عبداللہ محمد بن احمد التمیمی الذھبی المتوفی ۷۴۸ھ

دار المعرفۃ بیروت (سن طباعت مرقوم نہیں)

۳۸۔ المستدرک (۲)

للامام الذھبی المتوفی ۷۴۸ھ

تحقیق: ابوعبداللہ عبدالسلام علوش / دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۸ء

۳۹۔ المستدرک (۳)

تحقیق: حمدی الدمرداش محمد

مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز مکہ مکرمہ ۱۴۲۰ھ / ۲۰۰۰ء

۴۰۔ الادب المفرد

محمد بن اسماعیل البخاری دار الکتب العلمیہ بیروت (سن طباعت مرقوم نہیں)

۴۱۔ صحیح الادب المفرد

لناصر الدین الالبانی / دار الصدیق السعودیہ ۱۴۱۵ھ / ۱۹۹۴ء

۴۲۔ المصنف

للامام الحافظ ابی بکر عبدالرزاق بن ھمام الصنعانی المتوفی ۲۱۱ھ

تحقیق: حبیب الرحمٰن الاعظمی / المکتب الاسلامی بیروت ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء

۴۳۔ جامع الاصول

لابی السعادات المبارک بن محمد: ابن الاثیر الجزری المتوفی ۶۰۶ھ

تحقیق عبدالقادر الارنووط / دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء

۴۴۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ / محمد ناصر الدین الالبانی

المکتب الاسلامی بیروت ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵ء

۴۵۔ کنز العمال

للعلامہ علاء الدین علی المتقی البرھان فوری المتوفی ۹۷۵ھ

موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵ء

۴۶۔ اتحاف السادۃ المتقین بشرح احیاء العلوم الدین

السید محمد بن محمد الحسینی الزبیدی

دار الفکر (سن طباعت مرقوم نہیں)

۴۷۔ الجامع لاحکام القران

للامام ابی عبداللہ محمد الانصاری القرطبی / مکتبہ الریاض الحدیثۃ

۴۸۔ تاریخ بغداد
لابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی المتوفی ۴۶۳ھ
دارالکتب العلمیہ بیروت

۴۹۔ مجمع الزوائد (۱)
للحافظ نورالدین علی بن ابی بکر الھیثمی المتوفی ۸۰۷ھ

۵۰۔ بغیۃ الرائد فی تحقیق مجمع الزوائد (۲)
للحافظ نورالدین علی بن ابی بکر الھیثمی المتوفی ۸۰۷ھ
تحقیق: عبداللہ محمد الدرویش
دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء

۵۱۔ دلائل النبوۃ
لابی بکر احمد بن الحسین البیھقی المتوفی ۴۵۸ھ
تحقیق وتخریج: الدکتور عبدالمعطی قلعجی
دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء

۵۲۔ المسند
للحافظ عبداللہ بن الزبیر الحمیدی
تحقیق: حبیب الرحمٰن الاعظمی
عالم الکتب بیروت (سن طباعت مرقوم نہیں)

۵۳۔ فتح الباری (۱)
للامام ابی قط احمد بن علی بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ
دارنشر الکتب الاسلامیہ لاہور پاکستان ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء

۵۴۔ فتح الباری (۲)
للحافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ
تحقیق: عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز
دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء

۵۵۔ المسند الجامع
بشار عواد معروف

۵۶۔ موطا الامام مالک (۱) روایۃ الامام محمد بن حسن الشیبانی
لابی عبداللہ مالک بن انس الاصبحی المتوفی ۱۷۹ھ
تحقیق: عبدالوھاب عبداللطیف
المکتبہ العلمیہ بیروت (سن طباعت مرقوم نہیں)

۵۷۔ الموطا الامام مالک (۲) رویۃ یحیٰی بن یحیٰی اللیثی
جمعیۃ احیاء التراث الاسلامی الکویت ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء

۵۸۔ الموطا الامام مالک (۳) روایۃ ابی مصعب الزھری المدنی المتوفی ۲۴۲ھ
تحقیق: بشار عواد معروف۔ محمود محمد خلیل
موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۸ء

۵۹۔ اکمال المعلم بفوائد مسلم
للقاضی ابی الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض الیحصبی المتوفی ۵۴۴ھ
تحقیق: یحیٰی اسماعیل
دارالوفاء ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء

۶۰۔ الدرالمنثور فی التفسیر بالماثور
للحافظ جلال الدین السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ

تحقیق: نجدت نجیب

داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء

۶۱۔ الاذکار

لابی بکر یحییٰ بن شرف النووی الدمشقی المتوفی ۶۷۶ھ

تحقیق وتخریج: محی الدین دیب مستو

دار ابن کثیر بیروت ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء

۶۲۔ مسند ابی عوانہ

لیعقوب بن اسحاق ابی عوانۃ الاسفرائینی المتوفی ۳۱۶ھ

تحقیق: ایمن بن عارف الدمشقی

دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء

۶۳۔ مسند ابی یعلی الموصلی (۱)

للامام احمد بن علی بن المثنی التیمی المتوفی ۳۰۷ھ

تخریج وتحقیق: حسین سلیم اسد

دار الثقافۃ العربیہ بیروت ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲ء

۶۴۔ مسند ابی یعلی الموصلی (۲)

تحقیق مصطفی عبدالقادر عطا

دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء

۶۵۔ معرفۃ السنن والآثار

لابی بکر بن احمد بن الحسین البیہقی المتوفی ۴۵۸ھ

تحقیق الدکتور عبدالمعطی امین قلعجی

دار الوعی القاہرہ ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء

۶۶۔ موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان (۱)

للحافظ نورالدین علی بن ابی بکر الہیثمی المتوفی ۸۰۷ھ

تحقیق محمد عبدالرزاق حمزہ/ دار الکتب العلمیہ بیروت (سن طباعت مرقوم نہیں)

۶۷۔ موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان (۲)

تحقیق حسین سلیم اسد الدارانی ۔ عبدہ علی کوشک

دار الثقافۃ العربیہ بیروت ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۰ء

۶۸۔ کشف الخفاء ومزیل الالباس

للشیخ اسماعیل بن محمد العجلونی المتوفی ۱۱۶۲ھ

دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء

۶۹۔ شرح مشکل الآثار

لابی جعفر احمد بن محمد بن سلامۃ الطحاوی المتوفی ۳۲۱ھ

تحقیق شعیب الارنووط

موسسۃ الرسالہ ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۴ء

۷۰۔ الکتاب المصنف فی الاحادیث والآثار

لابی بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ المتوفی ۲۳۵ھ

تحقیق: محمد عبدالسلام شاہین

دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء

۷۱۔ کتاب الدعاء

للحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ

تحقیق وتخریج: الدکتور محمد سعید بن محمد حسن البخاری

دار البشائر الاسلامیہ بیروت ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء

۷۲۔ السنن الکبریٰ للنسائی

للامام احمد بن شعیب النسائی المتوفی ۳۰۳ھ

دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء

۷۳۔ عمل الیوم واللیلہ

للامام احمد بن شعیب النسائی المتوفی ۳۰۳ھ

موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۵ء

۷۴۔ البدایۃ والنھایہ

للحافظ ابن کثیر الدمشقی المتوفی ۷۷۴ھ

المکتبۃ القدوسیہ لاہور ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۳ء

۷۵۔ فتاویٰ ابن تیمیہ

للعلامہ احمد بن تیمیہ

جمع وترتیب عبدالرحمن بن محمد اعاصمی النجدی الحنبلی

کمتبہ ابن تیمیہ

۷۶۔ جلاء الافہام

لابن قیم الجوزیہ

۷۷۔ جامع العلوم والحکم

لابن رجب الحنبلی

۷۸۔ مسند الشہاب

للقاضی ابی عبداللہ محمد بن سلامہ القضاعی

تحقیق: حمدی عبدالمجید السلفی

موسسۃ الرسالہ بیروت

۷۹۔ کلیات اقبال

لعلامہ محمد اقبال

۸۰۔ ضیاء القرآن

لضیاء الامۃ محمد کرم شاہ الازہری

ضیاء القران پبلی کیشنز لاہور

۸۱۔ سنن الدارقطنی

للحافظ علی بن عمر الدارقطنی المتوفی ۳۸۵ھ

تحقیق مجدی منصور بن سید الشوری

دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء

۸۲۔ کتاب الزہد لوکیع بن الجراح

للامام وکیع بن الجراح المتوفی ۱۹۷ھ

تحقیق: عبدالرحمن عبدالجبار الفریوائی

مکتبۃ الدار المدینۃ المنورہ ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۳ء

۸۳۔ صحیح الاذکار

لابی عبید ماہر بن صالح آل مبارک

دار علوم السنۃ الریاض ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء

۸۴۔ الدعاء ومنزلۃ من العقیدہ

لابی عبدالرحمن جیلان بن خضر العروسی

مکتبۃ الرشد الریاض ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء

☆☆☆